

UNIVERSITY
لَيْسَ الْإِنْسَانُ إِلَّا مَسْجُودٌ

سلاطنت کے تفصیلی افتتاحیہ اور ناسیو جی و جنک فتوحات کے لئے
یعنی یہ

بساط العنایم

المعروف باسم تاریخی

شیان مرید

تصحیح و اہتمام

محمد علی صاحبزادہ کوہنوار ترک محبہ شیریا فیاض آشتی

ج. ک. نظام الخایع طبع

شجرہ نستینہ

تاریخ نزل کے دیباچہ میں ہم نے قلمی کتابوں کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا حال پورے طور سے قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پرستو بی ظاہر ہے۔ چنانچہ اُسی تلاش کا ثمرہ یہ دوسری کتاب ہے۔

یہ اُن اولوالعزم روسا مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنکو ایک زمانہ میں دکن کے معصروں میں بدلہ ہونے کا فخر یہ دعوے تھا۔ چنانچہ مرہٹوں کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہیں۔ اور انکی جرات و بہادری کے فائدے ضرب المثل ہیں۔ ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہ ہوگی کہ جس میں اس بہادر قوم کی شجاعت جو انگریزوں نے ذکر نہ ہوگا۔ مگر خال خال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات صراحت کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔

یہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اس میں اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور انکی مشافین۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً مرقی کے حالات مقبوضہ قلعوں کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ تعداد افواج وغیرہ پوری پوری صحت کے ساتھ درج ہیں۔ اور ضمناً حیدر آباد دکن کے امرا اور دکن کے روسا کے واقعات بھی شامل ہیں۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس میں نمایاں ہیں۔

اسکی بھی عبارت مثل تاریخ نزل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیس

اور عام فہم۔ جس کے معائنہ سے راجہ معلوم است کو وسعت اور تجربہ کو ترقی ہو گی
اور پچھلے واقعات اور قہیم کارناموں کا نوٹو نظر آئے گا۔
اسکا تاریخی نام مہنت ہے۔ ایسا خط الغدایہ رکھا ہے جس کو ہم خیمابان
سے موسوم کرتے ہیں۔

ناظرین! اسکے دیکھنے سے مرہٹوں کے سلطنت کی وسعت اور انکی ریاست کے
جہشل و مخارج کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ وہی مرہٹے ہیں جنکے زبردست ہاتھوں سے ایک زمانہ میں سلطان علی دل شاہ
و نظام شاہ بیست تنگ آ گئے تھے۔ اور جن کا استیصال بڑبڑناہ عالمگیر علیہ
فریس روزگار و بد زمانہ سے نہ ہو سکتا تھا۔ آخر اس قوم نے اس قدر غرور و
رفت حاصل کی تھی کہ الہامین دار الخلافہ دہلی پر چڑھائی بھی کر دی۔
افسوس ہے کہ آج وہ قوم جسکے عظمت و جبروت کے نقارے تمام ہندوستان
کو بچ رہے تھے صفحہ ہستی سے معدوم ہے۔ فاعتبرو یا اولی الالبصار

بندہ احقر
غلام صدیقی خان گوہر جید آبادی

دارالشفاء - حیدر آباد دکن
انڈیا ۲۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

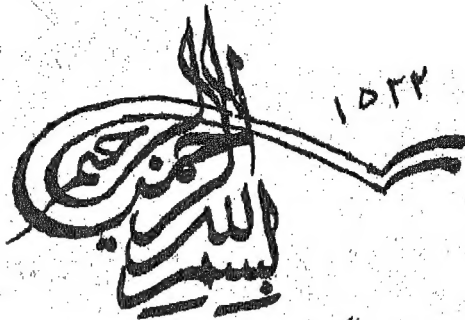
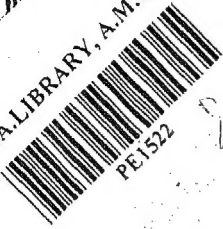
معنون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فرما راجہ
راجیشور راو بہادر سمستان و مکندہ کے نام نامی سے
اس اعانت امداد کے شکریہ میں معنون کرتے ہیں۔ جو
راجہ صاحب معر نے ہمارے ساتھ قلمی کتب کے
تلاش و جستجو میں فرمائی ہے۔

گر تہیول افتد نہ ہے غر و شرف

بندہ احقر

غلام صدیقی خان گوہر حیدر آبادی۔



اللہ اللہ این فوج یاد گدگوش میرساند فردی تازه سروش

دیرین اوقات ہمالیوں و اعیان سرت مشون کہ از شہور سندھ یکہزار دود و صد و چہار دہ ہجریہ مقدسہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ثلث حصہ سال منقضی گشتہ لچہی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را کہ روشناس ارباب کمال است و لیل و نہار در تنوید و تبہیض اوراق حالات ہر ناحیہ و دیار مصروف۔ و خاطر گذشت کہ انوادی در احوال مرہطہ تا کہ شریک غالب رو سادہ کن بلکہ کل رئیس اند پر دختہ آید و کار نامہ مصفا بہارت سادہ و شستہ در کیفیات نفس الامری ساختہ گردد تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد۔ از آنجا کہ این خیال از مدت پیرامون دل میکشت شادمانی برادقت خوش شد و خرمی بر خویش مالید۔ آستین ترود بر ساعد حکمت و کمر بہت بر میان جان بستم۔ چون این نامہ بد کہ غنیم است بہ بہا ط الغنایم کہ از سندہ تالیف خیر میدہد سو سو م کردم با اللہ ولی التوفیق۔

مہتید سخن در تالیف کتاب بیان قوم مرہطہ

بر سپاہ طرازان سررشتہ اخبار و روزنامہ پروزان و فائز لیل و نہار طہرین آئین

و این سن اللامس که شیوه تواریخ نویسی از شیوه ناسی عمده روزگار است و در پیش
 و قایل بخاری و واقعی اینانیت دشوار - چه موعود امین موطن صادق القول گزیده سخن
 باشد و باید نفع و خوف ضرر و تعصب ملت و رعایت طرف از جاده صداقت کیشی یا
 فراتر گذاشته تا و بل و حق پوشی نگراید و حسن معامله به قبیح بدل نه نماید و رعایت تفصیل
 یکی بر دیگر منظور نشناختد و در اوقات اقبال تعبیر سخن تزیینی نکند و بهنگام اوج بار
 بقصور و تقصیر نسبت ندهد و از صراط المستقیم راستی تجاوز ننماید و از فضل الامری و
 بیان واقعی بگذرد و تحقیق را تحقیق و ادبی را ادبی و اند و بنا بر جلب منفعت کار
 منبر اجباری و خوشامد نفرماید - و بسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبای
 نشناسد **ابیات** - اهل هنر گریه بشاری و رند بازی بهر آن نیز بکار می آورند -
 نه که بی برود از طرف زود و بگویند بد باد سراید سرود و قهقهه زد و کبک بر رفتار
 زناغ و گرچه بی کام پریشان بیاض و زناغ بد و گفت که پرواز کن و گر کرد از من
 بهری ناز کن و هیچ کنی نیست زنیاد زشت و کش نه حکیم از پی کاره سرشت و زشت
 نه پی مصیحت آراستند و مصیحت است اینکه چنین خواستند و آریاب نظر
 میدانند که تواریخ نویسان اسلامی در تحریرات خود طرف همانست را بچه تحقیر
 می نگارند - و چنانکه کلمات نا ملائم و الفاظ رکیک نسبت یا جانب بزبان قلم می آورند -
 و از امور دنیا تعصب دینی را داخل میدانند - و هنر را بر طاق بلند گذاشته عیب
 می نمایند - و حدیث شریف نبوی صلی الله علیه وسلم خدا صفا و پاک را از خاطر محو
 میسازند - نعمت خان عالی غزل طولانی در موعظاتی گوید و بر راه حق بوده باطل را

این خیال مولف کاغذی بر منی است - خود مولف ان الفاظ که گفته است آب خود تعصب است و دل من
 بهین بابیه شاید مولف که نظر بر موعظان اسلام که سبک کتب منین گذری - و رند به پیشقدمی نکند ۱۲ اگر چه -

نی جوید۔ ازان جملہ است این ابیات انبیاء چون نیست بہرہ بیشتر از قیمت
و نصیب پڑ بر خلق رشک و شکوہ قیمت براسے چہ پڑ امید وار کردن ار باب
احتیاج پڑ بروعدہ زیادہ ز طاقت براسے چہ پڑ ہرگز گویا ز کس اگر راست و
گردوغ پڑ غیبت چہ نفع دارد و محنت براسے چہ پڑ در روز ہنگامہ تنجہ باید قیاس
نست پڑ نادیدہ جنگ لاف شجاعت براسے چہ پڑ تالیف قلب اگر چہ بحر ف
خوشامد است پڑ لیکن فزون ز رتبہ و حالت براسے چہ پڑ باور نشد اگر سخت کو مشو
چہ پاک پڑ ہر چاقم بغیر ضرورت براسے چہ پڑ بہر مصاحبت نہ بود فقط گفتگو۔
حر فی کزو است بیم مضرت براسے چہ پڑ در خشم یک سخن کہ درشت است گانیت
و شنام و نذر وقت خنوت براسے چہ۔ کارنامہ نامے کہ مرہٹہ نادرا قدر خود کردہ
اند فارسی زبان متقدمین و متاخرین یک قلم ترک دادہ و حل بر استغراق و مبالغہ
می نمایند۔ و کسانیکہ بہ تحریر پرداختہ اند حرکات لغو را با صفات مرقوم ساختہ اند
راقم سطور حالات این گروہ را کہ با قوام مختلفہ مستہر اند و تعداد از ہفتاد و ستا و زیگیونہ
از زبانان و واقف حالان ہر قدر بہ تحقیقات رسید بہ تحریر می آرم و از امور عجیب
و غریب و معلومات دیگر مبنی گذرم دینی گذارم۔ محفی نمائد کہ در کمیش ہنود اصول چارگونہ
قرار دادہ اند۔ و آن را چار چو ترن نامند۔ برہمن و چہتری۔ ہیس و سودر۔ فرقہ اول
یعنی برہمن مخصوص است بہش چیز خواندن بید و دیگر علوم در سوزش دیگران
و چاک کردن یعنی براسے دیوتہا نقد و جنس دادن و دیگران را بران داشتن
خیر دادن و خیر گرفتن۔ دوسین یعنی چہتری کہ بہتری بدل شدہ ازان شش بہ
کنہ خواندن و چاک کردن خیر دادن و خدمت گاری برہمن و پاسہانی عالم گرفتن
دست برد آن و گاہبانی دین و تاوان گرفتن از بہکار و اندازہ آن نگاہ داشتن
و سزا خوردن و زراعت و دن و بجان سپر کردن و فیل و اسب و گاؤ و ہندگان

خد متکذرا را شمار داری کردن و بجا آوردنش نمودن و ناخواستن از مردم و اعتنا
 نمودن نیکو کاران و مانند آن سیوین که بس باشد نیز آن سه کار برهن کند لیکن
 پرستاری و کشاورزی و بازرگانی و کاردانی سرایزی - و از هنگام زیتن تا زمان پین
 ده کار که گفته آمد هر سه کنند چنانکه سود را است چنانکه گری هر سه سزاوار بود و
 پوشیده و پس خورده آنها بهوشد بخورد و دیگر نگاری و زرگری و آهنگری و دروگری
 و سودا و سنگ و مشبه و شیر و ماست و روغن و غله خاص او باشد - پنجمین را
 بیرون از دین شمارند چون مسلمان و ترسا و جهود و نصارا و آنها را طایفه گویند -
 از آنجا که این تقسیم را دقتی سپری شد از امتزاج با هم شروع بر آوردند و سر کلام
 را در رسم پرستش تفاوت بسیار است - و هر یک را به نسبت جا و پیشه و بزرگی
 بزرگان شاخه بر شده و شماره آن از بیان بسیدون - الفقه قوم مرهش که
 عمارت از سکنه سرزمین مرهش است و این خطه در زمان حال بصورتی خسته
 بنیاد و رنگ آباد نامزد و قلعه دیو گیر یعنی دولت آباد از مصناف آن است
 هفتاد و قسم از اقوام مرهش معلوم گردید و سواک آن هم هست احاطه آن دشوار
 و هر یک در رسوم و عادت خویش متفردی باشد و در بعضی چیزها متحد - اگر چه
 در طعام خوردن شریک همدیگر اند اما اجتناب از قرابت و مصاهرت دارند
 و در یک رکابی بجز بهجنس و قرابتی هم طعام نمی شوند - حالا تحریر خصوصیات دیگر
 اینها را گذاشته بتفصیل اسمهای اقوام ایشان پرداخته سخن را اینجا میبایزم
 اول بهول - دوم سرک - سوم کهور پری - چهارم بجاری - پنجم ریکاری
 ششم پائین کر - هفتم دمو - هشتم بریکلی - نهم پاکله - دهم سیندی - یازدهم
 دیگر - دوازدهم بیابان راو - سیزدهم کدم - چهاردهم حله رانی - پانزدهم
 سرور کر - شانزدهم باهری - هجدهم پارس - نوزدهم بهوزی - فزدهم باهر -

بستم کهارکی - بستم ویکم کاکوار - بستم ددوم جادو - بستم وسوم و برول کر بستم
 چهارم دن دیوی - بستم و پنجم اوی جاری - بستم و ششم بارکل - بستم و هفتم
 حاسبه کر - بستم و هشتم مری نگر - بستم و نهم سروے - بستم دس کر - سی و یکم
 سوخته - سی و دوم مکی - سی و سوم کال - سی و چهارم بانک موزی - سی و
 پنجم کوهر - سی و ششم کولے کر - سی و هفتم سور کر - سی و هشتم گنگ - سی و نهم
 دلور - چهل و یکم انٹوے - چهل و دوم بھاوک - چهل و سوم راس
 جاجی - چهل و چهارم چوان - چهل و پنجم وان موری - چهل و ششم پنوار - چهل و
 هفتم کوک وے - چهل و هشتم کھان ویل کر - چهل و نهم رولے کر - پنجاهم سال
 کھی - پنجاه و یکم وانگری - پنجاه و دوم بھاوکر - پنجاه و سوم موری - پنجاه و
 چهارم بهیراؤ - پنجاه و پنجم بانکال - پنجاه و ششم مان کر - پنجاه و هفتم سرسیجی
 پنجاه و هشتم بهاندول کر - پنجاه و نهم اندولی - شصتم و هونے - شصت و یکم
 کالے - شصت و دوم مادھو - شصت و سوم بناکر - شصت و چهارم هروی
 شصت و پنجم پنپلی - شصت و ششم سوئے - شصت و هفتم لوکھدا - شصت و
 هشتم پان دمار - شصت و نهم سولہی - شصت و دهم بهاندیہ - آزا سجا کہ تشریح احوال
 ہر فریق و وجہ تسمیہ ہر کہ ام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود و ہم حکامین
 بہ تحقیق ز سید فقط بر تحریر احوال بہو سلہ کہ ریاست مدان خاندان است -
 اکتفا میا ز م و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب اظہار و تبیین بقدر معلوم
 می پردازم -

بیان وجہ تسمیہ بہو سلہ و شروع احوال نسب او

پوشیدہ نماند کہ در وجہ تسمیہ بہو سلہ اختلاف است یعنی بہو سلہ و اکثرے کہو سلہ

و نندے ہو سرہ می گویند و وجہ آن بآئین دیگر بیان می نمایند آنرا که بهوسله میدان
چنین تقریری کنند که بهوزبان ہندی بمعنی زمین دسلہ بمعنی خار و پیکان آید
سلہ مخفف سال است و این لفظ در نامہاے راجہا اکثر می باشد چنانچہ پیر سال
و درجن سال و شتر و سال نام راجہائے کوٹہ است کہ بقوم ہاڑا مشہور چہ پیری
و درجن و شتر و ہر سلہ لفظ بزبان سنسکرت بمعنی دشمن آید بمعنی خار و دشمن و
موجب لقب ہاڑا اینکہ ہاڑا بمعنی استخوان است از نیایکان آن راجہ ناموافق
حکم مرشد پرستش ہاڑا کردہ صاحب ولد گردید بالجملہ چون مقتداے بہوسلہ قزاقی
و صحرا نوردی و اعدا کشتی داشت نامش بہوسلہ گذاشتند بمعنی خلش زمین و کشتی
بہ کہوسلہ تعبیری نمایند معنی کہوسلہ بزبان مرہٹی آشیانہ کو چاک می داند برگردہ
اینہا بنا بر عشق ز نکہ ظاہر از غیر قوم بشہرت بخار باشد جائے مکانی مختصر ساخته
ہیجان بتوسیت داشت بہ کہوسلہ مشہر شد و گردہی بہ ہوسرہ نسبت می دہند
توجہی عجیب بیان می کنند کہ ہوسرہ در ہندی بمعنی منج است از آنجا کہ مشغول
عشق زنن شب و روز بود ہم قوش نسبت او بفرج دادہ از راہ استہرا
با ہم تخلم می کردند تا آنکہ رفتہ رفتہ را در مہلہ موافق قاعدہ ہندی مثل کو ارن و
کوالن تبدیل بہ لام یافتہ بہوسلہ شد دانشا علم بحقیقت احوال ہر دو و جہ اول
تاریخ نویسینان نوشتہ اند وجہ ثالث زبانی شخص ثقہ واقف خاندان اینہا
شنیدہ بقید قلم آورد صاحب تاریخ ہاڑا لام را جدید می نویسد کہ راجہ بہوسلہ
بہوسلہ از سلہ راجہ پلسے چتور است کہ مسودہ اند از نیاکانش راجہ سورین
نام بنابر وجہی از چتور بدکن رفتہ چندے موضع بہوسلہ علمہ برگنہ کر کتل سرکار پندرا
صوبہ خجستہ بنیاد سکونت گرفت و نسبت بہ آن موضع خود را بہ ہوسلہ ملقب
ساخت انتہی کلام چون بوضع پیوست کہ نسبت بہوسلہ براجہائے اد دیور کہ

مسعودیہ اندی رسد۔ دراجہاے ادیہ پور فوق حج راجہاے سرزمین اجپوت
 انداز راجہاے دیگر ہر راجہاے کہ نور مسند راج می نشیند راجہ ادیہ پور
 برائے ادیہ فرستد داو آن قشقہ افغانی را بر پیشانی ادب می کشد داو اراقت
 از خون آدمی می کشند۔ ولقب راجہ ادیہ پور رانا است۔ داو نسب خود افغانی
 عادل می رساند۔ اگرچہ کیفیت اینها در دفتر سوم اکبر نامہ و دیگر تواریخ بہ تفصیل
 مرقوم است۔ وقفہ سلطان علاء الدین و فتح چتور مشہور۔ اما الحال آنچه
 بتازگی زبان باد فرودشان صادق القول معلوم شد۔ نوشتہ می شود۔
 او ویشکہ پسرے بنام پرتاب سنگہ بر راج گذاشت و از دامر سنگہ
 و از وراج سنگہ و از دسنگرام سنگہ و از وجکت سنگہ و از پرتاب سنگہ
 دوم و از وراج سنگہ ثانی بر مسند راج یکے بعد دیگرے نشسته و غات یافت
 بعد راج سنگہ آدسینہ پسر خود وجکت سنگہ نہ کورنگن گزیہ بعد چندے پسر
 راجہ امید سنگہ اورادر شکار گاہ گشت۔ پسرش براودیہ پور قابض ماند۔
 در تن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشته
 در کوہ ہلمیر نشو و نمایا فتنہ بہنگامہ آرائی استدعاے راج است زیادہ ازین تحقیقا
 شاخائے شجرہ اینها و کارنامہ ہائے ہر کدام پرداختن از مطلب باز می آرد۔
 برہمان قدر پسند نمود و چون بالاند کور شد کہ مسعودیہ نسب خود بنویسد و ان
 عادل می رسانند۔ شمعہ از احوال خاندان کسرے بنا بر شادابی کلام نوشتن
 درین مقام مناسب افتاد۔

احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آنہارا اکاسر و نیز گویند می آرند

ایشان طبقه چهارم از پادشاهان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کیان
 بوده و اکثر ممالک بایشان بلع و خراج داده اند اول ایشان اردشیر بابکان
 و آخر ایشان یزدجرد بن شهریار بود سبب و شش تن از ایشان در پنج پادشاهی
 و سبب هفت سال پادشاهی کردند ظهور دولت ایشان در سنه پنجاه و هشت
 و سبب و یک از تاریخ آدم است و انقراض دولت ایشان در سنه سی و یک هجری
 بوده مذکور اینها بشرح و سبط تمام در شاهنامه فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است
 این جا بحال نوشیروان بن قباد بن فیروز که ملقب به عادل است اجمالاً می
 پردازم. **نوشیروان** چنانکه آر بود عادل با فضل گواه عدالتش همین بس که پیش
 آن خزان صلی الله علیه و سلم مبعوث در زمانش شده او را عدالت یاد کرده و نیز
 فرمود که نوشیروان بنا بر عدالت و حاتم طائی جهت سخاوت پادشاهت بودن
 در کفر از حرارت آتش و دوزخ محفوظ خواهند بود. الحاصل با کمال عدالت و
 نصفت چهل و هشت سال پادشاهی را ند و جمیع بلاد و سرستان و ماوراء النهر
 و یمن و مصر و یارب عرب و اکثر بلاد هندوستان زیر فرمان خود آورد. و سلاطین
 روزگار فاشیه اطاعتش بر دوش کشیدند. در ابتدا ای سلطنت خود خواب
 دید که خوک با او در یک کاسه شراب می نوشد. از معبران تعبیر خواست بپرس
 زبان به تعبیر نگشاد. موبد موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر گوی
 بقتل رسانم. موبد موبدان منادی داد که هر که تعبیر خواب کسری کند یک بزر
 زر سرخ از من گیرد. این خبر به بزرجمهر رسید و او در مرد پیش استا و خود
 درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک و انم. بشرطیکه مرا پیش کسری
 برند. موبد موبدان عرض نموده بزرجمهر را پیش کسری طلبید. بزرجمهر گفت
 در شبستان پادشاه غلامی است که با یک از اهل حرم نزد مباشرت می باز د

کسری همه زنان و کنیزکان را پیش بزرجمهر گذرانند. مردی ظاهر نشد. آخر همه را
 بگفته بزرجمهر برهنه کردند. فرو. غلامی پدید آمد اندر میان و بیا لاچوسرو بپهره
 گیان. گویند که باخته حاکم جاج مختلط نوشیروان بر دو را بقتل رساند. فردوسی
 طوسی این قصه را حواله به مادر نوش زادمی کند که خسته قیصر بود و بعضی موزین
 بر آنند که غلام با دختر امیر جاج مختلط بود. واضح آنست که کنیز کے بود بعد ازین
 بزرجمهر را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاند و پایتخت او
 از سکنان مرتفع گرداند در عهد نوشیروان مژوک زندیق که دعوی نبوت کرده
 عالمی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نود و هشت هزار کس بودند بقتل رسید
 و در زمانش نوش زادمی را که از بطن دختر قیصر بهر سیده بود از دین عیس
 برگشته بدین ترسیان گردید و بالشکر خود به هندوستان رفت و در آنجا سپاه گران
 جمع نمود و خواست که بایران رود. نوشیروان رام برزین را بالشکر عظیم بپیک
 امیر فرستاد و نوش نهاد و بعد از محاربه بقتل رسید و از دور هندوستان اولاد جانم
 میگویند که را نارا جادو و پیوران را نزد نوش زادمی است و در عهد نوشیروان خضاب
 موبهم رسید و ایضا در عهدش افسانه های سندی را بر زبان فارسی ترجمه کردند
 و خاقان چین نیز دختر کبیری داد و در چهار دخترا سپه با سواران از جواهر آباد
 ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم و ملک روم نمود و بالاخر در سنه شش هزار
 و یکصد و شصت و هشت هرگز که از دختر خاقان بهم رسید و بود ولی عهد نموده
 نیمه بار باقی زد چون در آئین جوسان لاش میت را امانت در حمله با
 میگذرانند. می گویند قالب نوشیروان بدستور تا حال سالم است و خستکی درین
 راه نیافت و ایام بتا شیر عدل یا از حکمت حکما چین است. آدم بر احوال
 بن شهر یار بن خسرو پرویز بن هر مزین نوشیروان که آخر ملوک عجم است. (ادوا)

با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد. رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکراو
 بود بجنگ سعد و قاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه
 پانزده هجری مقتول شد. و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه
 سی و یک هجری مغرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد. مدت سلطنت
 یزدجرد و هفده سال واکثر نوشته اند که چون سعد و قاص با رستم فرخ زاد نبرد
 آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر عجم روداد و
 رستم فرخ زاد بدست هلال بن علقمه کشته گردید. اگر چه فردوسی در شاهنامه
 گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاتل رستم هلال
 بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر
 گشتند و چندان سیم و زر و اقمشه و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب
 اندیشه در شمار آن عاجز است و بعد از آن جارجان که افریسیز از امرایان
 عمده ایران بود شکست فاحش یافت و ز بهرین رئیس جارجان را بکشت. و
 پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت بمغیر
 علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد و قاص کوفه را بنا کرد و درین سال
 سی و نه ز دجه رسول خدا صلی الله علیه و سلم وفات یافت و در سنه بیفده هجری
 بعد کشته شدن رستم فرخ زاد مداین مفتوح گشت و غنائم آنقدر بدست
 اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متحیر است. گویند عرب طلحا را
 بالنقره بمبادات بیع و شکر میکردند. و جنس غنائم به مدینه آمد. حصه هر یک
 از اهل بدر پنجاه دینار رسید و حضرت فاروق بن عباس سبت و پنجاه دینار
 و نیا دهر یک از ازواج رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضا درین سال یومئذ اشعری ابو اوفه
 را همیرا التخییر نمود و بهر فرانب عم یزدجرد را و گنیمده باد و عمر از د حضرت فاروق و یکصد هزار دینار

امام حسین علیه السلام داد و دختر دیگر او را به محمد بن ابی بکر منسوب
 ساخت **ایات** بیابگویی که پرویز ازین زمانه چه خورد و پیر و پهرس
 که کسرے ز روز کاچه برد و اگر این نهادن این بدگیرے بگذاشت و دراد
 گرفت حالک بدگیرے بسپرد تا اینجا از تواریخ پیچیتوید مسید تا بناظران این
 اوراق محنت تحقیق بظهور پیوند صاحبان دین زردشتی در ضبط تواریخ و
 قید سنین و شگانه تمام دارند و مدار زندگانی آنها بر دریافت حالات سلف
 و احکام نجوم است و کتاب های اینها مانند کتب اهل هند اجاری از گزشتگان
 دوسه هزار ساله میکند آورده اند که چون در دولت یزدجرد تفرقه روداد
 اولادش انتشار یافتند از آنجمله سه دختر او آوارگی گزیدند دختر متوسط
 مسیه بشهر باثو و حباله نکاح حضرت امام حسین علیه السلام آمد و بعد شهادت
 امام بهمان زمان از خیمه اهل بیت دو شاد و شش ملایک بجلد برین رسید
 و صبیغه صغیره یزدجرد که بفارس بانونا فرود است از دستبر سواران عرب
 بدرجسته در کوه چک چک که از نیروسی کرده فاصله دارد بمناجات الکی توار
 گردید چنانچه تا حال زیارت گاه پارسیان است و اهل اسلام آنرا نهانخانه
 عفت نام میگویند و در دامنه کوه مذکور نشین های متعدده مختصر ساخته اند
 و صلحای اهل پارس بهنگام مجمع آسجا که در بهمن ماه قدیمی روز اشتاد ایرد
 که عبارت از تاریخ نسبت و ششم شهر مذکور است می شود و نشین باقیام
 نموده بعبادت می گذرانند می گویند آبی از کوه می تراود و هر روز بقدر
 نوش و صرف دو کس مجاور آسجا که از پارسیان مدام در آسجا حاضر میباشند
 می چکد و هرگاه مردم زائرین که قریب به ده هزار مجتمع می شوند آب موافق کفان
 آنها می افزاید و بعد شست و زبرای سیرابی دار بست که از بیار های انگور

ورد آمدند کوه خازم متقبل مسیح داده اند وزیر سایه آن فرودگاه متفرقین
است حسب طرادت آن ریش می کند و هرگاه در آن مجسمه که محترم
یا حایض شد بهمان زمان آب از چکیدن می آید مجاوران ندای کنند
که هر که حایض یا محکم باشد از کوه فرود آید - چون فرود آمد باز بدستور آب
ترا دیدن گیر و اینست از عجایب آب و خرسیوین نیز در که آنرا همین
یا نو گویند و نیز هم یار سپاهان منقود الخیر است و کتب هندوان بود آن در
سند گواهی میدهد و از نسلش قوم سسودی و اند - از اینجا دریافت شد که دختر
دوین نیز در همین جگه به نسلش بن الی بکر رسید - شاید نیز در چهار دختر
داشته باشد که پارسپان را بر آن علم نیست - یا هندوان را برود و دخترش
اطلاع نگاهی نبوده - یا اهل اسلام و خراجینی را بمغایطه نسبت به نیز وجود
می دهند - بهر حال قوم سسودی از اولاد نولش زاد پسرنشینان یا از
اخلاف صبیبه نیز وجود نمیره آن است الحال به ترجمه کتب مرهٹی که در ملک
پونہ قلمی شده و نام محرر یافته نمی شود و ایمای از ان در تواریخ مائراصفی
منوده ام میگرایم - از تعمیر و تبدیل کارنداشته بکم و کاست ترجمه می نمایم

شروع احوال مرهٹہ از تاریخ مرهٹی که نام مولف و سنہ

تالیف از ان پیدافیت

راویان روایت اسماء عالم و حاکیان حکایت اخبار بنی آدم که چهره شاید
منقال شان از خال و خط سبالت و فضول معراست و از گلگونہ صداقت و تحقیق
جلوه افروز و رونق افزاچنین آورده اند - که راجارانا بهیم از اخلاف سسودی

او دیو پر مصاف صوبه اجیر بود و فرکنت و ثروت انصاف داشت و کمال اخلاق
 ستوده و ناموری علم آشتیاری افراشت در شبستان دولتش و دنیای اقبال را
 تابانی و دوا خیر اجلال را در خشانی بود و لد کبیرش با سم رام سنگه روشناس چنان
 و خلف صفیرش از نام با که سنگه مشهور زمان **فرود** دو بهر دو و بهنج و دو بهر دو
 بدیدن هر دو چون بادام توام با هرگاه بهیم سنگه آجنانی شد رام سنگه را نظر بکافی
 قشقه راج کشیده بر سینه نشاندند - با که سنگه حکم اینکه الاسما تنزل من السماء
 نظر بطینت شتری که اطاعت جبلت آن نیست خیل غیور مزاج بود بمقتضای این
 معنی که ده درویش در گلیخی خسپند و دو بادشاه در اتیلی می نگنجد متبعیت برادر
 ناگوار دیده روزی بتقریب لشکار برآمده بدر زد و جانب و کن شتافته متصل
 در یای زربا رسیده توسل ابی موهن مرزبان آسجا گزید - و چون علو نسب
 و سمو حسب او حاجت اظهار داشت بکمال احترام و تقرب ممتاز گردید - تا
 آنکه در حیات راجه مختار مالک در راتق و فائق مہات او گشت و قسی
 بتفظیم و تنسیق ملک پرداخت - و معندان و مہتران را مغلوب و منکوب
 ساخت - که به با که سنگه بهو سله مشهور گردید - چه بهو یعنی زمین و سله یعنی خلش
 است - بعد وفات ابی موهن تاجوان شدن بهر شش شصت امور ریاست نمود
 و هرگاه داشت ملک لیاقت ملک را بی هم رساند - بمقتضای نیک ذاتی و حق
 شناسی تسلیم راج با و کرده پیوستی نمود و از آنجا رخصت کرده دارد دیول گالون
 گشته سکونت گزید - و بجهت طے مسافت زندگانی مشغله گشت و کار مزروعات
 که بعقیده همنود بهتر ازین روزی حلال نیست اختیار نموده چه ضرب امثل
س همنود است او تم کبیتی مدہسم بان با گشت چاکری بهی که نه ان -
 یعنی افضل ترین معاش زراعت است و متوسط تجارت و بدترین پیشه نوکری

کہ ہمیشہ گدائی می باشد۔ آورده اند کہ وجہ برآمدن باکبه سنگه از دیار خود توسل
 بابی موہن و بعد ازان تون در دیول گانون بنا بر عشق دختر سنجار سے بود از اسخا
 کہ عشق پیچہ در دامن حالش زوہ گریانش کشید۔ دختر را بے عقد داخل حرم
 ساخت۔ و از خویش و بیگانه واپرداختہ اسیر دامن زلفت گردید۔ ہر کجا
 سلطان عشق آمدنند پڑ قوت بازوئے تقوی را محل پاپک دامن چون زیر پیچہ
 ناگربیان افشاہ در جل۔ از بسکہ باغیر کفو بلکہ فروترین قوم نزد توصل باخت
 مطعون ہم قومان و اقارب گردید ناچار چندے اورادر ہنہا سخا نہ داشت۔ بعد
 از آنکہ دختر ندکور حاملہ شد۔ بیرون شہر در مزرعہ اند نظر مردم خویش و تبار
 پنهان نگاہداشت۔ و کلمہ مختصرے کہ آنرا کہہوسلہ یعنی آشیانہ کوچیک تعبیر کردند
 تر شیب و افاقہ کہ لقب کہہوسلہ شد۔ چون صاحب ولد گردید و طشت رسوائی از
 بام افتاد۔ بنا بر کہ خدا ساختن او در ہم قومان متامل گردیدہ نظر بہ محبت زنکہ وغیرت
 مزاج و خوف طعن و تشنیع ہمجنسان بامدخولہ و لہنہال جانب دکن رہگرا گشتہ۔
 توسل بابی موہن حبت و آن ولد را در قوم مرہٹہ منسوب ساخت زیرا کہ راجپوتان
 صحیح النسب نہ پذیرفتند۔ ناچار بغیر قوم کتھا نمود۔ و بطویل محبت زن خود را نیز
 از کیش ابا و اجداد فروتر نشاند۔ عاشقی جیت بجان بندہ جانان بودن
 دل بدست دگر بے دادن و حسیں ان بودن پڑ سوئے زلفش نگہے کردن و روش
 دیدن پڑ گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن۔ آین ماجرا را خافی خان در تاریخ
 خود بطور قبیح بیان کردہ چنانچہ نقلہ ازان در ماثرا صفی آورده ام و اینجا حسب
 ترجمہ ہندی گذارش رفت نوجہ انقطاع از بابی موہن و ورود در دیول گانون
 چنین گویند کہ چون پسر ابی موہن بمکہ بلوغ رسیدہ بشور بہرساند اکثر گاہ باتفاق
 بہر باکبه سنگہ بسیر و شکار میرفت۔ وقتے چوپے خوش رنگ مصفا جت شیر عمارت

از جنگل آورده بودند و پسرانی موهن با حاضران تماشا می کردند - در شناخت
 آن چوب عاجز ماندند - و دانستند که از کدام درخت است - ناگهان بزرگان پسر
 ابی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه با که سنگه به پیکو وجه خواهر شناخت
 چون او از شکم خسته بخارج بود - این سخن بد گذشت - در دل داشته بعد و سه روز
 بمعلوم از آسجابر آمد و راه دیول گانون گرفتند و بعد فوت با که سنگه به پیکو
 پرداختند - الحاصل پسر اول به بابوچی و دومین را به بنوچی موسوم ساختند
 از صلب بابوچی که پیوند بمرهه دارد و پسر بوجو آمدند یکی شهباچی و دوم
 شرفاچی - و از بنوچی هشت پسر با اسم کهلوجی و بناچی و غیره متولد شدند و آنها را
 عالمگیر بادشاه بنابر جریمه در سخته کشید و بابوچی بهوسله و بنوچی بهوسله هر دو
 برادر بنابر مناقشه زمینداری ترک دیول گانون گفتند مع آل و عیال و موضع
 دیویده متصل دولت آباد آمده بزراعت مشغول شدند - و بهانجا رنگ تون
 ریختند و خود را برای گذر معاش در قصبه سنده کپیر پیش لکھوجی جادوراد
 و دیگر سرکار دولت آباد که از پیشگاه نظام شاه منصبی و سرکردگی دو از ده
 هزار سوار داشت رفتند - و بصینه بارگیری نو کردند - از آسجابه فزون
 بودند و سواری اسب متعذر بود - به گنجه بانی دیوڑهی تعیین گشتند - چون شهباچی
 پسر بابوچی طفله و جیه زیبارو بود و آثار نیک سختی از جیش لمعانی داشت - روزی
 جادورائے از روزنای جشن هولی صبیحه خود را که حبینه بود بر زانوشانیده و بر
 زانوی دیگر شهباچی را گرفت در حالت مستی شراب از راه شفقت بزبان
 آورد که چه باشد فیما بین هر دو عقد نکاح بسته گردد - تا اولاد حسین و سکیل بوجود
 آید - همین که این سخن از زبان جادوراد برآمد - بابوچی حضار مجلس را با اشارت گویا گرفت
 و گفت که از امر و اقتران این دو کوکب متحقق گردید - جادورائے - جوابش بداد

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد تمام مجلس نشاط
 جاوده را به مجلس رفت و شهابی را که همیشه با خود میداشت همان روز بهما نگاهداشته
 صبیحه را با خود همراه برد. مستورات خانه او برین ماجرا مطلع شده بشویش آمدند که
 این فرزانگان خانمان آواره را چه در سر افتاده که از ما وصیلت می جویند خود براس
 شکم پوری از وطن سرگردان آمده در بدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این با
 ظاهر است. **مرصع** غوک لب جو بهم دعا می دارد. لعل را
 باخرف چه نسبت و ژاله را پیش گوهر چه عزت و شرف. اے شیشه مزین لاف
 نزاکت امروز با انصاف کن آخر که بهمان سنگ نه. جاوده را به جواب داد که
 سرسری بر زبان من حسنه گذشته هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام. حالا
 اینها را بر طرف می کنم از همچنین کلمات مستورات را تسلی ساخت و روز دوم براد
 قدیمه شریک طعام خود نکرده خوردنی بهیش ایشان فرستاد. آنها آن خوردنی را
 واپس داده گفتند که انشاء الله تعالی این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد
 جاوده را که ازین سخن برآشفته بعد سر راغ از طعام در دیوانخانه برآوده محاسب اطلب
 داشته حساب سخاوه هر دو برادر نموده بر طرف ساخت. و وقت رخصت گفت که
 شما را با من هیچ قرابت نیست. و من سرسری بشما گفته بودم. رسمیات قوم خود نداده
 ام. خواه مجواه گلوگیر شدن خوب نیست. معلوم شد به معامله و فضول هستی. اولی
 اینست که شما معقبائل از اینجا رخت خود بر ولید. و هر جا که دانید بروید. بودن شما درین
 آبادی نامناسب. آنها اجمال و اثنال بار کرده بهما لوقت مکان قدیم خود یعنی دیزل
 گمانون رفته قیام گرفتند. و بدستور ماضی دوسه سال بکشت و کار پرداختند. هر روز
 پرستش سداشوی یعنی جهاد و کیمتی است بزرگ ترین بت ما و دین من بود. میظهر
 نامه میماند. بصیرتی نیست و خلوص اعتقاد میکردند و تا که از عبادت او فراغی حاصل

انکیر و ناسیطها بیدار نمی گذاشتند. و بروز آکیاوسی و غیره ایام صیام روزه می داشتند
 تا آنکه از تاثیر اعتقاد ایشان غنچه مراد شکفتن گرفت **س** می ستانند اعتقاد آخر مراد
 دل ز سنگ و بر زمین مقصود خورامی کند حال ز سنگ - شب از شبهای چهارم
 ماه که آن ماه از زبان هند ما که گویند بستر می مهود آن هر دو مزایع در مزروع خود طری
 که هست نگاهبانان زراعت تعبیری سازند نشسته بودند - بنوی رانی انجم غنودگی باوچی
 راجه بیداری بود که یک یک پیچ دست باز پور و دست برین موضع بکمال روشنی بود
 از سر راج زمین بلند گردید و بیهوده باوچی سائبان گردید - باوچی این را از حیات است
 تصور کرده بنوی را بیدار ساخت چون باوچی سر خواب گذاشت سری دیوی چو
 که زبان مهدی قدرت کامله از وی را گویند شکل بصورت زن سفید پوش
 محلی بر نور مانع بقیعت در اینجا نمودار شده اند و داد که من مهود توام و از پرستش
 توانست مخلوط و مسرود گشته ام - و هیران پرستمانند می فرایم که همین جابر
 زمین گنجه عظمی مدفون است و بر آن مار سه موکل تو سجده نموده - این زمین راجه
 کن - و آن گنجه بردارد و ما تر راج سبت و هفت پشت بخشیدم از کس اندیشه
 و وسواس کن هر اراده که در دل تو جا خواهد گرفت با انجام خواهد رسید - باوچی
 دیوچی بعد بیدار شد شکر این عطیه عظمی بجا آورده زمین را کندیده هفت گز راه
 آهنی پر از زر بر آوردند - و در پرده شب همه را بر عرابه با بار کرد و بجان بر دند و در
 عقب خانه میان منافک که بر اسه داشتن عظمی باشد دفن کردند و آهسته آهسته
 همه کارهای زراعت را یک طرف داشته و طبعی نمودند و بعد چندی در قصبه
 چهار کوته آمده از سیونانیک نامی مهاجر که دولت بسیار داشت و از سابق
 قارف بود - همه احوال خود را بکلمه و کاست بیان کرده استمداد خواستند او
 انگشت قبول بر دیده نهاد و کریم نمود و گفت که هرگاه حق تعالی راج کرامت کند

از ما چه مراعات خواهند کرد - گفتند فوطه داری یعنی خزینة داری ملک مسخره از آن
 تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد - این خدمت عظمی متعلق بکیان
 تو خواهد ماند و بر این اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند - مهاجر مذکور سببا
 ضروری از سواری و پاچه بر آگے آنها مهیا کرده بخزیدی هزار اسب اسب تیز و قوی
 همگیل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده و همچنین
 بهر ساند - آنها از بنا لکرها کن پهل تن کر که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه ترو
 داشت و کیل فرستاده درخواست موصلت کردند - و بعد قول و قسم مضبوط
 ملاقات کرده مافی الصمیمین نموده دو هزار سوار از داماد خواستند و قبول نموده
 همراه داد با بوجی تخفیف بار نموده و بنوجی را بر جایگاه خود گذارشته مع جمیعت خود
 و تعیینانی که مجموع سه هزار باشد - جریده اسب قبیله گهاٹ سماعت عبور کرده در یک
 گنگ را از راه نیوسا گذرانده متصل ایلوره فرود آمده شبی چند خاک را فتح کرده
 در مسجد روضه منوره که نزدیک دولت آباد پایتخت نظام شاه است انداخت
 و عرض داشتے باسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوے خاک مرده سبته گذاشت که
 لکھوجی مخاطب جادو را کے دیکھ در ایام هولی روز و مجمع عظیم دختر خود را با پسرین
 منسوب ساخته از مشورت نسوان برگزیده است و ما از نوکری بر طرف نموده
 اخراج دیار کرد بنا بر آن استمداد بنا لکخواستہ در پنجاهت استغاثہ آمده ایم - و
 باین جرات مبادرت نمودیم امید داریم که برحق خود فایز شویم - عرضی به مضمون
 مرقوم الصدر گذارشته مراجعت بقصبة پهل تن کر نمود - چون علی الصباح آن
 مجاوران و خادمان در گاہ برین ماجرا وقوف یافته خاک کشته را مع عرضی بنظر
 نظام شاه گذرانیدند - نظام شاه مطلع شده جادو راے را طلب داشته تهدید کرد
 که این حرکت بنا بر امر پهل تنس نیست - باید که دختر خود را موافق اقرار با پسر لکھوجی

که خدا آباد ساخت - و بدلا سار او پرداخته پنج قفنه و فساد باید کند - جادو را که غرض
 کرد که اگر جان بخشی فرماید التماس دارم - نظام شاه فرمود که آمان بخشیدم آنچه باشد
 گذارش نماید - معروض داشت که بارشاه والا حجابی نام دختر خود را با پسر بابوچی گشت
 سکنیم - لیکن امید دارم که از راه بنده نوازی بابوچی و بنوچی حضور طلب شاه منصب
 و سوار سرفراز شوند - التماسش بدرجه اجابت مقرون شد - جادو را که راموده
 آفرین و تحسین نموده مردم راست کردار با قولنامه مضبوط فرستاده بابوچی و بنوچی
 را سه شاهی پسر بابوچی به دولت آباد طلب داشته جادو را که استقبال رفته
 سباز دست نظام شاه رساند - شاه از دیدار شاهجی که بسیار حسین بود و مخطوطه
 نسبتا گشته از خلعت شمشیر و فیل سرفراز نموده منصب و جاگیر لایق نواخت و
 حکم کرد که جادو را که قبایل خود را طلبیده در دولت آباد حضور خداوند شادی
 که خدائی برود و نهال نوخیز نماید مثالی حسب الامر قبایل را در آنجا آورده جشن
 شادی را با انعام رسانید و چهار بقدر استمداد داده رخصت کرد و کوه حاجی تاپیک
 بایس بل نامی کارکن را بر آن خبرگیری دختر همراه داد که بهبه و جوه خبر گیران باشد
 بابوچی رفته رفته همه قبایل خود را بدولت آباد آورده سکونت گرفت چون زمانه
 اقبال و ستگیری کرد - او میگویند که از آغاز اقبال مدارالمهام خانه او بود - مختار
 محلات غلطی گشت - خزان غیب را از بلطن زمین بر آورده خیر و احسان
 آغاز نمود - و بدو که به مکان شهنهاد یواست تالای ساخته و حاجا بجا بماند
 بنیاد نهاده باغ و تالاب و چاه تعمیر کرده نیکنامی اندوخت تا آنکه بابوچی و بنوچی
 پیمان بهستی پر شد - و زمانه بکام شاهجی گردید و او را از بلطن حجابی پسر تو که
 گشت نامش سبهاجی گذاشتند و در همان زمان نظام شاه شفقار گردید -
 و از دو و پسر خود سال و ارش تلج و نگین ماندند - بلکه زمان یعنی والد الاطفال

تربیت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمه افتاد - برائے کارروائی تلاش آدم
 فہمدہ فرمود - شاہجی انتہائی زہاد و ارکھ از قدیم کارکن دیوڑھی بود و تشریف
 لیاقت شاہجی کردہ بر دیوڑھی حاضر ساخت و نظر بفرغ پیشانی و تائید بخت بیکم
 شاہجی را بجلعت دیوان نواخت - شاہجی شاہزادگان را بر زانو نشاندہ امور
 سلطنت سرانجام میداد ہمدارگان دولت مجرا بجامی آوردند - و شاہجی از طرف
 شاہزادگان دست بگری شد - جادو رائے خسرو شاہجی را خارجہ در دل خلید -
 و دست نگر داما دشمن غیرت نہ پسندید - چون انجا ہمہ را از حسن سلوک شاہجی
 راضی و متفق بودند و بیکم را میلان طبعی بآن جانب بود - ہمیش زنی جادو را
 در حق شاہجی فایده نہ کرد - بنا بران و کیلے بحضور پادشاہ و ہلی محفی فرستادہ
 استدعا خواست - و از پیشگاہ خلافت میر حلقہ با شصت ہزار سوار تعین شد
 جادو رائے بعضی سرداران را با خود یکدل ساختہ تاکار در یائے نزدیک استقبالی
 فوج بادشاہی نمود - و ملازمت میر حلقہ حاصل کرد چون پردہ این راز بر افشا
 و بر شاہجی متحقق گردید کہ این نایرہ بلا از خانہ ملین شد - شاہجی ہر دو شاہزادہ را
 مع مادرش قلعہ ماہولی بردہ متحصن گشت و با استحکام قلعہ جات و یکم مثل
 کلیانی و بہیری وغیرہ پرداخت - جادو رائے جمعیت بادشاہی را رقیق کردہ
 قلعہ ماہولی محاصرہ نمود - و چون مدت شش ماہ منقضی شد - ذخیرہ قلعہ
 کمی پذیرفت - شاہجی با بادشاہ بیجا پور پنهانی ساختہ بر احوال خود اطلاع داد
 کہ این بلا از سبب خسرو بر دولت نظام شاہیہ برخاستہ است - و جادو را
 مصدرا بر این ہمہ فساد گشتہ - اگر مارا پناہ دهند و از مصفب و جاگیر نوازند ما بخت
 خود حاضر بندگی می شویم و این بلا ازین خاندان دوری شود - بادشاہ بیجا پور
 میرفت مرا راجلہ یو کہ دیوان او بود قول نامہ فرستادہ مطمئن گردانید - شاہجی

با جمیعت پنجن هزار سوار مع قبایل و سمنه با جمی پسر خود وقت شب از قلعه ماهولی برآمد
 و بر مورچال جادو راسے زد و خورد کرده راه بیجا پور گرفت. و آن وقت زوجه اش
 حمل هفت ماه داشت تاب سواری اسپ نیاورده سه چار کرده مسافرتی
 کرده بی طاقت شد. شاهجی از اطلاع این احوال صد سوار تعین نموده بهما گماشت
 و گفت جادو راسے پدر تو از عقب می آید. تو قف من در اینجا اصلاح نذار و ترا که
 دخترش هستی پاک نیست. این بگفت و روان شد. جادو راسے میر حله را از قتل
 شاهجی آگاه نمود. همتاب مار روشن ساخته بتعاقب شنافت که حجابی دختر
 خود را در راه یافت. پانصد سوار گماشت که او را محفوظ در قلعه سنویری متعلقه
 نظام شاهبی که در قبضه شاهجی بود رسانند. زوجه شاهجی در آن قلعه رفته
 مقیم گردید. و چون در آن قلعه بهوانی با سم سیوانی جلوه افروز پرستش بود و عبادت
 دوام آن التزام گرفت. و نیت کرد که هرگاه پسر تولد شود. بنام همین بهوانی
 موسوم سازد.

ولادت سیواجی بهوسله

چون میعاد تولد منقضی گردید بتاریخ پنجمی سودی میا که ماه سنندی روز دوشنبه
 یک هزار و پانصد و چیل و نه ساکی سالباهن مولودی اقبال مند متولد شد. و چون
 قرار سیواجی نام گذاشتند. آدم بر احوال شاهجی. جادو راسے تا احمد نگر جلوریز
 تعاقب شده تا کام برگشت. و شاهجی به بیجا پور رسیده ملازمت سلطان سکندر
 والی بیجا پور دریافت. مرا راجکد یو مدار کار آنجا با کرامت پیش آمده از پیشگاه
 خلافت بخلعت و اسپ و شمشیر و فیل سرفراز کنانیده که نامک بیجا گیرش
 تنخواه نمود. و براسے نگا داشت و دوازده هزار سوار حکم کرد. چون مواد فساد از

رفتن شاهجی فرو نشست - افواج بادشاهی از محاصره قلعه ماهولی برخاسته
 مراجعت شاهجهان آباد نمود - ساجی اننت بیگم و شاهزاده مارا از قلعه ماهولی
 برآورده و در دولت آباد رساند - ویرائے سرانجام کار سلطنت ملک غنیمت جیشی
 که تازه وارد در دوکائی فرود آمده بود - آثار شکیبختی ملاحظه کرده تجویز نمود و او را
 بر پاکلی نشانیده بخانه خود آورده قسم و عهد مضبوط گرفته سبلازمت شهزاده ماهو بیگم
 رسانیده خلعت دارالمهامی و تاجید ملک غنیمت نظام ملک و سپاه قرار واقعی
 داد تا آنکه میر حمله باز بهم دکن مامور شد با او نیز دما آراست و زخم مای برداشت و
 افواج بادشاهی را تا نزد پانزمنیت داده مراجعت بدارالمقر خود یعنی دولت آباد
 نمود و بهم بیجا پور پیش نهاد سبست کرده تا موضع مهابور که مکان شهنشاهها دیوت
 بحجیت شصت هزار سوار تاخت آورد و از آن طرف مرار حید پو و شاهجی و شرنه خان
 و غیر هم سرداران بحجیت هشتاد هزار سوار برائے مقابلہ برآمدند ملک غنیمت از استجا
 روگردان شده تا موضع بوره گانون و تلی گانون عنان بانگشید و چون دریائے همیرا
 طخیانی داشت برکنار آن ایستاده التجا بحجاب پروردگار آورده و خواست پایاب
 نمود - بفضل قاور مطلق دریائے مذکور از طخیانی فرو نشست و لشکر ملک غنیمت
 با آب عبور کرد - چون بجای جمعیتش آن طرف آب گردید دریای بدستور سابق موج زن
 طخیانی شد - در آن افواج بیجا پور که متعاقب ملک غنیمت باشند کوب می آمدند -
 برکنار دریای رسیده این حالت مشاهده کرده که ملک غنیمت ساعست عبور نمود و الحال
 دریای بر طخیانی است متعجب شده آدم پیش ملک غنیمت فرستاده پیغام کردند که
 فضل آبی شامل حال شما است و خرق عادت شما در یافتن ما بهم مصالحت و انشده
 ملک غنیمت آن طرف کنار دریای استاده از دور دست بسر مبر ما شده و سخنان چالاک
 گفته بدولت آباد آمد - سرداران بیجا پور متصل سوائی تلی گانون نزدیک احمد نگر آمد

خیمه زدند و مرا جلدیو و شاهجی مراجعت کرده به بیجا پور خریدند. ملک غنیمت این خبر
 دریافت از دولت آباد شکیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالایه شکست که از سیل
 آن تمام لشکر غرق و رطبه هلاکت گردید. و در آن تفرقه دوازده سرداران لشکر بدست
 سپاه ملک غنیمت اسیر شدند. ملک غنیمت بهر یک خلعت و اسب داده رخصت کرد.
 در وقتی که این واردات بر لشکر بیجا پوری گذشت. شاهجی در کرناٹک بود. از
 اطلاع این خبر مرا جلدیو شاهجی را طلبیده با خود گرفته با فوج کثیر بر ناگر گانوں خلعت
 سادس در ضلع پونه خورد که در آنجا دریای بهیما و اندرانی سنگم کرده اند رسیده
 مقام نمود. چون روز دوشنبه امادس بهادون ماه مہندی سنہ یکہزار و پانصد شصت
 و پنج از سال باہن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم مہنود متبرک می دانند. و خیرات
 در آن وقت از حنات غلیظه می شناسند مشغول خیرات و مبرات شد. و دست
 و چهار مرتبه خود را در میزان کشیده هم وزن خود را اختیار بر مہنان ساخت مرا جلدیو
 را قبل بچہ خوش حرکات که او را بسیار دوست داشتے فرمود این را ہم موزون نمایند
 بہہ با حیران مانند شاہجی ظاہر کرد خود متوجہ پرستش و پوجا باشند من تدبیر نموده
 این بچہ را موزون میکنم. حکم کرد که کشتی را در آب عمیق بہیجا کشند. و بالائے آن قبل
 بچہ را سوار سازند. کشتی بقدر بار آن در آب فرو رفت. خطے بر کشتی کشیده قبل
 بچہ را اذان کشتی بر آورده موافق آن سنگریزہ با در آن کشتی پر کردند تا کشتی بقدر
 خط نشان در آب فرو رفت. پس آن سنگریزہ بار را بطلای و نقرہ و مس وزن کرده
 بنار داران و محتاجان خیرات کردند. اذان روز آن موضع کہ بہ ناگر گانوں مشہو بود
 بہ تولی پور نامزد شد. و آن موضع ہم بہر مہنان انجام گردید. و موضعی دیگر کہ بہر
 قریب آن واقع ہم بہ بخشش آمد. چون از خیرات فراغت یافتند با نظام مملکت
 متوجہ شدند. و آنجا کہ در سنہ یکہزار و دویصد و شانزده سال باہن سال کرنام

سست سه جماعه حبشیان قلعه چاکن را بطبار خود ساخته غارتگری و قزاقی شیوه
 داشتند. نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته مقصوف شده بود از نبودن مدار
 کار درست و تفرقه شاهجی باز معنده مجتمع شده سرشورش برداشته و با اتفاق
 قانون گوینچه و سپاه پانزده پونده که از افواج بهیمیا و قفیت داشت گرو - فساد انگیزه
 از احمد نگر تا سرحد واسه و سرحد ای - بے چرخ غ ساخته - مرار جکد یویراسه تا ویب
 آنها را سه را و دیوان را مامور کرد و او و ران ضلع رفته مستردان را بنظر رسانید
 و مورو مان دیوار که سرشته فتنه بود دستگیر کرده میخ آهنی در ناخنهای او کرده
 محبوس ساخت. و قلعه پونده را که محبوس آن معنده بود مسمار نموده قلعه خرابه و متصل
 آن قلعه به مشور مرتب ساخته بدولت مشکل نامزد گردانید چون آن ملک ویرانی
 جنگلی کمال داشت و از حسن تردد و شاهجی شهرت در آفاق بود - مرار جکد یویران
 همه ملک را از سرحد پونده و قلعه چاکن تا سرحد ای و سرحد ای و سوبی و انداپورو
 جا و کیر بجا گیر شاهجی متعلق ساخت و شاهجی آن همه ملک به داداجی کوند دیو کلکلی
 یعنی منجم و قانون گوئی برگشته بختی و نوردی و هوای کالو که مردی تردد کار دیا نشا
 مالگذار بود سپرد و دو یک هزار سوار پاکاه یعنی طوایف خاص بمجله آن پانصد راس
 هزار سوار و پانصد راس ماده سوار تعین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی
 بلال حبشی را سر نشسته آنها نموده خود جانب بیجا پور عطف عنان داشت و هنگام
 رخصت با داداجی پنهان اشاره کرد که زوجه ما با طفل نو نهال که سیواجی نام دارد
 در قلعه شیونیری است بیش خود طلبیده بجزیر گیری و تیمار و تعلیم پروراند و چنانچه
 داداجی بر طبق گفته شاهجی سیواجی را در پونده خورد که از سر نو آباد کرد و آورده متصل مکان
 خود مکان منجمه ترتیب داده باغ از داکرام نگا داشت - چون مرار جکد یویران نظم و
 نسق این ضلع و شعبی حاصل کرده جانب بیجا پور را بی شد - از اشلای راه مور و مان دیو

تا بویافته از قید گریخت و در موضع گلگه نواح چاکن آمده بکانه رکن تهنه بهشت زیار
 داری مخفی شد مرا هر جگه یو بعد رسیدن در بیا پور شاهی بار بار استیصال مفیده آن
 طرف روانه کرد و او با قلعه کنگ گری چسبیده محاربات نمود چنانچه در یکی از معارک
 سبهاچی پسر شاهی بر خیم تیر تفنگ کشته گردید و شاهی ازین سبب پشیموده دلگشته
 این را آثار او بار از شامت جادو را سے لقنور نموده رنگه خود را که دختر جادو را سے پیشتر
 عا بنانه طلاق داد و او را پسش که سیواچی نام دارد نیز نفرت گزید و علی الرغم آن دختر
 از قوم مرته مونه که خیمه حسین بود با سم کوکا بانی تلاش کرده در کتاج خود آورد و از شکم او
 پسکه متولد شد نامش ایگاجی گذاشت و با او الفت مفراط بهم رسانده یک قلم از سیواچی
 و مادرش کنار گذاید و اداجی پهنه به تربیت سیواچی سرگرمی داشت و او ستادان کامل
 گماشت تا آنکه سیواچی در اندک فرصت از فنون سپاهگری و سواری اسب و جید عصر شده
 و اداجی پهنه مور و مان دیو را که بکانه زمار داری مخفی بود سراغ یافته بهدو پیمان طلبیده
 پیرگات چاکن و غیره را تقویض نمود و او بحسن تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داده
 دیهات را آبادان ساخت و آب رفته باز بمحو آورد و از اینجا که خرابه سالها بود جانوران
 سباع مثل شیر و گاو بسپا پیدا شدند و از ادیت آنها آبادی متعذر شد مور و مان دیو
 قوم مادران را که در کوستان مسکن دارند طلب داشته اجازت کشتن سباع داد و
 متوابع الغامات نمود و در کهنه ایام تمام ملک بخاک گردید و سباع را نامی مانند مادران را و طبع
 کرده قول آبادی داد و باین شرط که سال اول فی سیکه یکوپیمه و سال دوم سه روپیه و سال
 شش روپیه و سال چهارم نه روپیه و سال پنجم ده روپیه و سال ششم بیست روپیه و سال هفتم
 پستور و لیوان و سال هشتم موافق تشخیص عمال ملک غیر رسانیده باشند و قسمی عدالت
 و نصفت را کار فرمود که تمام دزدان و تهمردان دران ضلع نماند یکند کا خرد و قفس چو درین
 دزد چون شخته شود امن کند عالم را بد و در نصیب کبر پور بازاری با سم سیواچی قرار داد و بانی

ترتیب داده و در قباله فوکه از باغ بادشاهی طلبیده و نشاندن آن باغ را با اسم شاهجی نام
 ساخت و تقید کرد هر که ازین باغ برگه بے اجازت بهار مجرمانه شکند و متش غواصه شکست
 اتضا قار و زنه خاله نهن از دست واداجی غنچه یک دانه انبه از شلخ شکسته شد همان
 زمان پوشیار شده مستعد به بریدن دست خود کرد و دید آخر مردان مانع آمدند پیاس سخن
 خود طوطی از نشت ساخته در کلبه خود انداخت و معذرت نامه بجنور شاهجی نوشت و عفو
 تقصیر خواست شاهجی ازین معنی بیضا محفوظ شده خلعت عنایت فرستاده و بخواهیم نمود
 و بر و راسه و هفت صد مهن اعفایه کرد و دست شاهجی در اضلاع بیجا پور با نظام می برد
 و مرار جگه پور اتق و فائق مهابت جنور بادشاه بود تا آنکه پس از زلزله پیمانہ غیره و
 بیجا پور رگشت زوجه سلطان مرحوم بوسواس تسلط مرار جگه پور و زنه او را بر دیو و
 طلبیده تید کرد چون او رنگ مجلس و گرگون وید از آب حوض که در صحن دیوان خانه
 بود غسل کرده و زناار خود شکسته موسی سر کلاه که تعار بندوان است از دست خود کیده
 سنیاسر یعنی ترک ماسوا اختیار نمود این حادثه است که بر بندگان صاحب هوش و بندوان
 آخرت اندیش قریب برگ ترکیب چنین حرکت میشوند و بپای خود در آب یا در آتش
 و یا در خاک آمده لاک گزیند چون اجلش سیده بود و از اشارت بیکم یا ماسیدار کشتن
 او شیرازه ریاست بیجا پور برسم خود شاهجی درین اوقات تا دوازده هزار سوار نظام فرما
 ملک کرنا ملک بود چون راجه پنجا در راجه دهل نظر بقرب جوار منات میگرد و راجه پنجا در اموال
 اکثر بار تهاکس پیار جمع داشت راجه دهل استمداد از شاهجی خواست شاهجی بمعافیت
 پرداخته بعد تر و بیا قلعه را کشتش کرده و در داشت مفتوح نمود و فرامین و غایم
 فرمان بدست آورد و راجه پنجا و قتل شد و بر اموال و اسباب او شاهجی متصرف گردید
 راجه دهل شاهجی را بر جاده راستی ندیده و خبردار است راجه دهل کشته گردید و دولت هر
 راجه مع ملک پنجا و دهل متصرف شاهجی درآمد و موجب فرید شوکت و حضرت او گشت

شاهجی بران ملک ایکاجی پسر خود را متصرف ساخته خود کو چیدہ در ہاراج کڈی شہر
 بالا پور کھہار آدہ استقامت گرفت ایکاجی را از بلین دیبائی منکوحہ افز سپہ بر بوجہ
 آمدند و و از ان با سہم ساموچی و شہر ناجی لا ولہ از جہان فانی رفعتند و سپہ سہویں
 با سہم توکوچی صاحب اولاد گردیدہ بیان مالک متصرف ماند و در سہم و ملا ملک
 غیر مدار الہام دولت آباد و ولایت حیات سپہ و صاحبقران شہر شہجہان نوہجہ
 جوار سہ گرد کے شانہزادہ جوان بخت اورنگ زیب بہادر با تالیقی میر حلیہ فرستادہ
 آنہا دولت آباد را بخوڑہ تسخیر آوردند و بادشاہزادہ نکور باز از ملک غیر را کہ بر شہر
 کبڑکی سیر گاہ خود کردہ بود حصہ کے کشیدہ باد رنگ آباد نامزد فرمود۔ و آن صوبہ
 انتظام و اتمی دادہ جانب بیجا پور متوجہ گردید از ان طرف شہزادہ خان وغیرہ سپاہ
 بمقابلہ برآمدند بادشاہزادہ اورنگ زیب طرح دادہ مراجعت باد رنگ آباد کردہ
 بہ بندوبست صوبہ خانڈیس و صوبہ بٹاڑ و صوبہ اورنگ آباد قرار و اتمی پر و اخت درین
 عصر سیوا جی شہورے بہر ساندہ کار با مختاری و خلاف رائے داداجی پنتہہ -
 اتالیق خود گردن گرفت و مولفقتہ از شانہزادہ اورنگ زیب بار سال تحایف و اطاعت
 احکام پیدا کرد و سہ حد اطراف تاقن و غنیمت آوردن آغاز نہادین معنی موافق
 طبع داداجی پنتہہ نمی افتاد و مخالفت بسیوا جی نظر سہین کہ نفقت وہ سالہ شدہ بود مفید
 می شد لا علاج داداجی خود را مسموم ساختہ جان داد و این امر موجب استقلال تمام
 سیوا جی گردید خزان و اموال شاہجی کہ تفویض داداجی پنتہہ بود سیوا جی متصرف
 گشتہ نگاہداشت بسیا نمود و بست پنہزار پیادہ از قوم مادرے لاکر داشت کوکبہ
 تہوار در روز بروز تراید گشت سیام راج نامی زمار دار را مختار ہماست کرد و اورا کہو
 بلال امری را دارالانشاء فرمود و دیگر گہنا تہہ بلال را چو کے نویس تمام جمعیت ساخت
 و مردم متدین را جا بجا گماشت چون رشادت سیوا جی ہر شاہجی بدیشش معلوم گرد

سرور گشته شد آملک بنام سیواجی فرستاده دلمی اندوخت سیواجی از طرف
 پدر مصلحت گردیده با نظام مالک متعلقه یعنی پریاخته پائے استقلال کمال نشود و دین اثنا
 شانزده اوزنگ یب را از پیش آمد داراشکوہ سورخطی با پدر بهم رسید بقصد هندوستان
 تالیف سه داران اینجا دفر اجمی افواج مرکوز خاطر نمود و سیواجی نشان فرستاد که بالفعل
 غریبت جانب هندوستان تقسیم یافته اوهم با فوج شایسته همراه رکاب شود و اگر در
 رسیدن خود مضایقه داند سیامراج را سرگرد جمعیت شایسته نموده تعیین رفاقت ساز
 سیواجی بر مضمون نشان مطلع گشته سر با طاعت فرود نیاورد بلکه نشان را بدم سگ بسته
 در شهرت میر کرد و ایلی را بنحان درشت کرد بر پدر پنج کشیدن خوب تیت مخاطب ساخته
 بیعتی ریخت نمود چون شانزده را کار استرگ در پیش بود و بیچار میرفت تدارک
 این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تغافل فرمود و بعد ملازمت حضرت صاحبقران
 زن او دارام یکم که بعد گشته شدن شوهر مصدر ترددات شایسته همراه او و سه
 گیهان پوسه شانزده گشته بود و خطاب را سه باکن نواخته سند و سیلے پر گنه مایور
 متعلقه بپاژ محرم نموده جانب سیواجی حضرت انصاف بخشید اما چون با دشان
 اوزنگ زیب را در هندوستان کارهای عمده در پیش گردید و ملک دکن دور
 افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاه شنیده ماست
 ریز نیلکنه را و نظام شاهی ساکن پورندهر در قلعه کرد و طلبید خدایه استقامت
 گردید که فیما بین برادران نیلکنه را و منازعت بر خاست و سیواجی نیلکنه و سنگراجی نیلکنه
 برادران نامبرده که از تسلط برادر کلان معاش تیغی داشتند مخفی با سیواجی ساخته
 قابو سه وقت می جستند تا آنکه ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنه را و بصلاح
 برادران منافق سیواجی را بر سه ضیانت طلبید که فیما بین پدرش و اقربان است
 جدایی را بخاطر رانده تقدیر فرماید و طعام محضر تناول کنند سیواجی گفت تنها این

ماجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا ماچند کس معتقد اندرون قلعه رفته با سر روز
 مشغول به پیش و پیش رانند و رسیدیم که نیلکنه را از ماندگی ضیافت و شب بیداری
 گرفتیم رسانده سه بیالین گذاشت هر دو برادرانش قابو دیده سیواچی را آنجا
 رساندند و بخانه نیلکنه را دبی با کانه درآمده او را بر بستر خواب و شیر نموده و حلقه با
 نقره که در پاس زین او بود برآورده بجایش زنجیر آهنی انداخته و بر دس سیواچی
 آوردند سیواچی این امر را منتقم دانسته بر سر برادر را نظر برین معنی که ملک زرد
 برادرشغال همان لحظه بجان گشته قلعه را در ضبط خود آورد و همه حرام مکان را که در فساد
 یکشتر او بودند از آن قلعه اخراج نموده بجای آنها مادران را در کار داشت و حواله داری
 آنجا بکوه لانا می دانید و این را که نهاده مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف
 شده محبوبان را بعد سه روز سر واپس از آن برادر تو کانی را که زوجه دیگر شاهی بود
 بتقریب ملاقات رفته بدست آورد و بر سر اسب پاگاهش قفسه کرد و قلعه جاکتی را
 که در تصرف کسان و اداجی پشته بود متخلص نمود و بر کوچی ترمال را به نهانداری آنجا گذاشت
 و محاللات اطراف آن را یکاسی را و ولسیانندیه متعلق ساخت و در بهان نزدیکی طبع گداه
 و سنجونی و سولیا منکر کرده بتعبیر و ترسیم آن پرداخت و مور و بریل از قوم تملنگه را نوکر و آ
 تقین راج گداه نمود و پس سه قلعه از نظام شاه بنام قورنا و برچند گداه و غیره متصرف
 نموده بر خزان با دشمنی دست یافته بمنجه آن دو لکبه هون داخل خزانه کرده باقی بقی
 بخشید و برین اشراف و دالی بجا پور متضمن بر تالیف سیواچی صادر شد که بلیه اجازت
 بر خزان قلعه جات متصرف گشتن در عایا را ایدادادن خوب نیست بهر حال از حرکت
 گذشته تا دم گشته بحضور باید رسید مشمول عوالم خسروانی خواهی شد سیواچی
 از رسیدن فرمان فی الحمله راغب بر رفتن بجا پور گردیده مشورت از زن خود کاسی بانی
 نام نمود و اصلاح نداد و گفت که با وصف حرکات شیع مورد مراحم از باد شاه گیشترن

و در از عقل است اولی این است که بر مقسوم راضی بوده مختار سے خود را از دست
 نباید داد و درین گفتگو خطی از شاه جی بایک قبضه شمشیر پیش بیاورده و خود و بکتر مر جان
 سیوا جی رسید و در این تکالیف دلیل فیروزی دانسته قوی دل گشته بتجیر قلعبات
 و تاخت و تاراج مفسده همت گماشت خطوط سه داران سور کرد و کوندور بخیر بے
 کرد و راج پور مشغول باین مضمون رسیدند که اگر جانب کوکن تیغش می آوردند ما همه
 متفق شده تسلیم المکنه میباشیم سیوا جی آن جانب شتافت و باتفاق جامعه اسبها اول
 قلعه که رسول را مفتوح نمود و در مایه سے مسور کڈه و غیره را تسلی داده آبادان ساخت
 و در آن منبع تهاجمات مستحکم گذاشته سیوا پورا باد کرد و داو جی سومنات نامی زنا
 دار را آسجا گماشت و در کهنات بلال را سحر است کوکن امور کرد و پیلا جی پنته را پیش
 دستی خود داشت و دو منات پنته را نیز قلعه ویری سپرد گویند در آن ایام مقصد
 جوان نجیب تلاش نوکری دارد شدند سیوا جی جواب داد که در سه کار را گنجایش نیست
 جاست دیگر دند کو با جی نایک نامی که از معا جان سیوا جی بود گفت سرداران
 اولی العزم را لازم نیست که امید داران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد
 چندے ذکر داشته بتقریب تخفیف باید نمود سیوا جی را این سخن خوش آمد و همه را
 ده یگر دند نوکر داشت و آنها قبایل خود را نیز بجا پور طلبیده سکونت گزیدند و آن همه
 تعیین را که بلال که بصلح داری کوکن امور بودند شدند سیوا جی شنید که چند را و مورجا
 ز منیدا قصبه جالی متصل بهایشوار از بلج گندران بجا پور و ختر سے صاحب جمال و آن
 را کهنات بلال را با احد فیر پیاده دست و پنج سوار فیر مقرر کرده پیش چند را و فرستاد
 او را دل مرتبه بجهان بنونت را که دیوان چند را و فرسته قابو دید و هین ملاقات فخر جو
 بنونت را و زده کارش با انصرام رسانده خود سلامت به زند هر رسید سیوا
 از استعمال این خبر سرگشته بخلعت فاحره نواخت و خود با جمعیست چهل سوار از قوم

ماری و غیره تاخت آورده مقصل همانستور خیمه زد در کهنات بلال با جمیعت دیگر
 از گھاٹ انور عبور نمود قلعہ جاملی را در محاصره گرفت و در محاصره دو پاس -
 مفتوح ساخته سرداران عمده را با سیل آورد و با جی را و کشتن را و کله بهر پانزده
 شانزده ساله بودند گرفتار کرده بچگونگی کادون فرستاده بقتل رسانید و چند را و
 دستگیر نموده قلعہ کلیان را سحر ساخته و انباجی سون دیورا بند و بست آنجا گذاشت
 و در فترت صاحب جمال را درینجا بست آورده و نظر سیوا جی گذاریند سیوا جی گفت
 که اگر مادر من این چنین صورت میداشت چه خوش بودی تا من بسیار خوشرو میشدم
 آن دختر را بمنزل دختر خود دانسته لبوس و غیره انعام داده بخانه مادر پدرش فرستاد
 و از آنجا که چیده بر لسه کده آمده و بر ترمیم آن پرداخت و انباجی منتهی از نظم و نسق کلیان
 فراغت بهر رسانده بموجب ایام با نوری چیدید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوجر بودند
 نهیب آورده اموال بسیار فراهم نموده کانه رله سردار آنجا را عقید کرده رعایا
 قول آبادی داده بکنور سیوا جی حاضر شد سیوا جی مع جمیعت انباجی پرده بان کده صحر
 نموده قافیه بر مصداق تنگ ساخت کیس سنگ هارس آنجا از فراط غیرت قبایل
 جوهر نموده جان داو مادرش ضعیف باد و کودک صغیر اندرون قلعہ گوشه پنهانی گرفته
 ماند بعد افاق قلعہ سیوا جی متوجه سیر حصار گردید که خارے از خارزار راه بکنج پالکی
 خلید سیوا جی در آنجا توقف کرده بچهر آن زمین حکم کرده از آنجا بست و دو سد و چپه نیز از
 جواسر و چهار کڑاه آهنی مخلو از اشرفی و دیون برآمد چوکی بران قایم کرده اندرون
 قلعہ را رفت نگاهش بر ما و کیس سنگ افتاد سیوا جی از پالکی فرو آمده سر برایش نهاد
 معذرت خواست و بر پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چندیسه شصت سوار حصار
 داده بسکنش رسانید در همان ایام کله بهر ج سیوا جی غرض شد زیارت مکانها
 متبرکه که آغازنها و تا آنکه مزاحش بر پنج اعتدال آمد بنگام مراجعت از هری بر سیور کو دین

که سادنت که سربشورنش برداشته بود رجوع آورده با سیواچی ملاقات کرد
 سیواچی او را لازم داشت و بر شاهی او بر اکثر قلعات بادشاهی و مسکن صوبه المساکین
 دست یافت و راجا پور را که از آبادی عمده بود تاراج نمود و سوری را و چندار سنگ
 و کوندر کتاب استقامت در خود ندیده راه فرار گزیده در جزایر فرنگیان جا گرفتند سیواچی
 قلعه میور را راغیب زده از بار دست پراشیده متصرف گشت چون اینهمه اخبار انصاری
 سیواچی بر قلعات معروض درگاه خلافت سیواچی رسید و بیخ جا نطاع بنام شاهی
 پدرش که در اطراف کرناٹک بود بتائید تمام صدور یافت که پسر خود را از دراز دست
 گستانی باز و او شاهی معذرت نامه مشعر بر شکایت ناهنجار سیواچی پسر و نیازی خود
 از و بقلع آورد و گویا باین بیت دل آویز گردید **د** و در باید کرد و فرزند کی که ناقابل بود
 اگر چه ناخن جزو تن باشد بریدن لازم است با بتاران از پیشگاه خلافت عبدالله خان
 پهلوانی باد و از ده هزار سوار هزار جهت تنبیه سیواچی روانه شده متصل دلی رسید
 سیواچی بدیافت این خبر عیال خود را در پرتاب گدازیده با جمعیت مادی با
 و غیره قریب شصت هزار نفره مقابلهت یافت عبدالله خان گشتاچی بهاسکر دیوان
 خود را نزد سیواچی فرستاده سخنان حکمت آمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل جمعی
 تمام الاتاقت نماید و با اتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملازمت دریا بد سیواچی
 جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گداز غنیمه است و میگویم اول درینجا قیام فرموده اینجا
 ما بعد پیمان را منع مکن نماینده ازان هر چه مرضی مبارک خواهد بود قتل خواهم آورد
 و نیز گشتاچی را از تحایف و انعام و توقعات بسیار ازان خود ساخت همراهش کوچی
 ساکن بین وری را که متصل با سورا است از طرف خود پیغمه و کالت واد آنها پیش
 عبدالله خان رفته آمدن به پرتاب گداز قرار دادند کوچی ناخدا از کارگر شدن افسوس
 و قرار مدار آنجا بموکل خود نوشت سیواچی قلعه در پرتاب گداز فرمود و کبیر و قلعه پرتاب

محمادی دروازه در شیب بروج خمیده استاد سازد و از فرش و پرده و سائبان
 زربفت آراستگی تمام دهد و دروازه هزار مادران را مخفی اشاره کند و گم به
 بهانه قطع جباری در محفل ره گذر جالبی میان سعاب جمال متوازی بود و منظر صد
 توپ باشند و چون صد انگوشش رسد همه بابرشکرتش تاخت آورد و تاراج
 نمایند و برینجا ایما کرد که هرگاه عبدالله خان در خمیه خواهد آمد ماکار او تمام خواهیم
 نمود قلعه دار قلعه بجزر و ملاحظه ملاقات اتواب قلعه و دیدار الحاصل عبدالله خان
 بنگاه خود در شکری که متصل وائے بود گذارشته کهند و جی بند کرد که هر اول فوج
 بود با خود گرفت بطرف جالبی روانه شد و بیلداران را براس قطع جباری مامور
 نموده قطع سافت آغاز نهاد که نیل نشان او یکا یک خود بخود بایستاد و هر چند جبار
 جبار نمود حرکت نکرد و قدم پیش نداشت مردمان تجربه کار این امر را از نظیر یعنی
 شگون بد و البته بهمانقت پیش آمدند و از موقوفی اراده گفتند از اینجا که قاید نصیر از
 در گلوس عبدالله خان بسته میکشید وائے سخن آنها نکرد و گفت که چشم نیل بحمل
 برآند و بر نیل دیگر نشان داشته را بی شد و از گذرگاهها انور عبور نموده
 موضع کوی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشت و از اسبانشناجی دیوان خود
 را و گوی ناته وکیل سیداجی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام مشا
 بد لجمی تمام آمده ملاقات نمایند سیداجی جواب داد که من خمیه نصب کرده منتظر
 قدم و الا نشسته ایم منت بجان گذارند و مجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت
 از اینجا تا اینجا نشوید پیشتر هر چه حکم الحاصل روز دیگر عبدالله خان فاضل خان پسر
 خود را بنگاه بیانی لشکر و بنگاه گذاشته خود جبریده با کلس سواره بطرف پرتاب گداه
 رگبار شد چون تصافرا رسیده بود ششتر احتیاط از کف داده باسی و در دفتر
 بهدلی یعنی که امان و پنج خدمتکار و کشناجی دیوان و گوی ناته وکیل بر کوه برآمده

مقتضی بخت گداز رسید سیواچی در غار سے کہ متصل خیمہ واقع بود چهل کسب دلاور
 شمشیر زن شل سباجی و کاکچی و میر و بی و فرزند و سواران محالاً و جوی محالاً با کتا باشند
 تلقین کرد که منظر محال باشد در وقت از غار برآمده و بی یکار برزد و خود در نه
 و بکتر و خود پوشیده نیار حق بیا آورده شمشیر و خنجر و پشه و بچکوه و باتک و غیره حربه بار
 بر خود راست کرده مستعد نشست و هم در آن را پیشیا ساخته خود بخندست و آمده
 سر برپا نهاده رخصت خواست و دعا سے فتح و فیروز می استند عا نمود و در آن و
 گوهر چهار دیلای پشته و نیل و پشته و غیره شازده سرداران را طلبیده دست سیواچی
 بدست آنها داده سپرد نمود و جوی معانی نامی دلاور را که بران اعتماد تمام داشت بر و
 تعیین نمود و درین اثنا گوی نامت وکیل آمده ظاهر کرد که عبداللہ خان مع کشماچی دیوان
 در غیمه داخل شد سیواچی همچنان مسلح بدلیری تمام رد و بر دے عبداللہ خان آمده سلام
 کرد و چون خان موصوف تعارف داشت از دیوان خود دگر پر رسید که سیواچی همین است
 بعد از آن بر زبان آورد که ملک را تاخت و تاراج کردن و قلع باو دشای را متصرف
 گشتن از چه راه خواهد بود سیواچی جواب داد که از سابق برین قلع و دیار مفیدان
 و متحرمان بودند تا آنها را دور کرده ملک را از مضطرب پاک نموده ایم قابل تحسین و آفرین
 ایم نه مستوجب غضب و ظفرین عبداللہ خان گفت خوب انچه شد حال تعلیمات را
 با سپرد قصد لازمست حضور باید کرد سیواچی گفت درین باب فرمان بادشای کنام
 من باشد بنایست تا بر سر گذاشته اطاعت امر بجا آرم و درین اثنا کشماچی دیوان گفت
 که حالا در پناه خان صاحب آمده ایم اول عقد تقصیر است کنایند بعد از آن توقع فرمان
 بنام خود دارد سیواچی جواب داد که من و خان سر و ملازم حضرت پادشاهیم خان صاحب
 عقد تقصیر چه نمائند کرد با رسد از گفته شما انحراف نیست من سر خود را در کنار خان
 می نهیم این گفت و از خان بغلیک شد بوقت بغلیکری عبداللہ سیواچی را دکن برگرفته

خنجر زوچان زده برداشت کارگزار شد سیواجی بچیتاب خورده مسریر بچید
 پنجه آسنی که در دست داشت بر شکم عبداللہ خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او
 رانیید عبداللہ خان شکم را از مثال که پوشیده بود محکم بستہ ششیر کشید بر سر
 سیواجی را ند خود بود و پیاره شد و زخمی سبک بر سر رسید سیواجی جدا گشته بفرست
 پستہ عبداللہ خان را دو پیاره ساخت افغانی که بکند سنگاری عبداللہ خان همراه بود پا
 بمقابلہ گذاشت بانامی باز خسر سیواجی کارش تمام کرد کشتابی دیوان از معاینہ این
 حال ضحکہ بر سیواجی زد ای سیاجی کلام رفیق سیواجی او را بر خاک غلطاند کہ اراں بخش
 عبداللہ خان را برداشته راه گیر گرفتہ مردم سیواجی هجوم آوردہ سر عبداللہ خان
 بریدہ مع توڑہ زر کہ بر سر داشت از دروازه قلعه آویختہ ایکاجی و غیشہ جہانان
 کہ در غار باخریدہ بودند بدبسته تا خنجر و دیرین زده خود در دستہ تیر تفتاب بگوئی نا
 وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشارہ جہانان مادی که در سحاب جبال و کربو
 و سناک پنهان بودند برآمدہ بر شکر غافل عبداللہ خان تاخت آوردہ غارت کرد و نیز
 شنایم با نہایت تسلیم گردید و دوازده ہزار اسب و اتیان نشان و نقارہ بضمبطہ آورند
 قبایل و سپہ عبداللہ خان از کہر کوتاہ راہ فرار سر کردند ہمہ بجا بہ غارت رفت کہ بہا
 ہر اول لشکرش بکار آمد سیواجی بفتح و تیر و زنی مراجعت بہ پرتاب گدہ کردہ سر بر قدم
 والدہ گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گوی نامتہ وکیل را و دلکہ مہون انعام بخشیدہ
 موضع ہین در اقلقہ کری تہان مضاف پونہ متصل ساسور بجا گیرش تنخواہ داد و راہی
 را بعلانہ داری را جا پور مامور کرد و چون از رتقلاد مار و جی نامی قوم پرہو را کہ خوشنویس خط
 مرہٹی بود از در خواست نمود و از سرے اندیشیدہ نفرستاد سیواجی بتقریر بہ سوار
 شدہ بخانہ را و جی رفتہ مار و جی را ہمراہ خود آوردہ اسب و خلعت بخشیدہ و اراں نشان
 خود با متعلق ساخت و کانہو جی نامی قوم ڈالیار را بجدوکاری او مقرر کرد و مار و جی در

چند ایام از رسائی خود داخل در مزاج سیواجی کرده محصوران گشت سیواجی ادر از آن
 رشتند جابا و در خورد باغیا و محافظت کرد تا محفوظ ماند دلست را و نامی و سیکه قصه بیک
 که از مدت بیدخل بود خود را در پناه راسه باگن کشیده ادر باجمایت خود خواسته قصد
 شورش گردید سیواجی از اطلاع این معنی جمیعت برگذر بافرستاده طرق را محکم ساخت
 و دیوگر در راج نامل و صیوحت را و دمانجی و سواس را و نکر را و ویک را و غیر هم زیندا
 اطراف راهبر بانی و محمت از آن خود ساخته تعیین نمود که برگذر عمر کیند مستعد بوده نکلن
 که راسه باگن قدم گذارد چون راسه باگن در آن نواح رسید احدی را با خود موافق
 ندیده زبون گردید همه با تنق گشته صحرا را آتش از چهار طرف زدند و راسه باگن را اسیر
 نموده نزد سیواجی آوردند سیواجی باس منصب خاندان او منظور داشته یا خرم رخصت
 موطنش داد و نامدار خان نامی اتقان از رفقا راسه باگن ازین حادثه راه فرار
 گزیده خویش را پیش و لبپ رساند الحاصل ستاره اقبال سیواجی هر روز در ترقی بود
 جمیع سرداران و زمینداران و کن امن در متابعت دیده بناسه موافقت گذاشتند
 ستاره و چندین و دندان و غیره گداه تا ناسه هر دو سال گداه و کبل کاو و گداه سده
 و پهل گداه تا سرحد سود و سیاه و بخیر و سیواجی درآمد و اقر خود و بنا لا گداه قرار داد پس
 عبداللہ خان مقتول که از پرتاب گداه راه گریز سپرده بود و لباس درویشی پیش والی
 بیجا پور رفته احوال تباهی معروض داشت حکم شد تا که عیوض خون پدر کند خواب و خور
 حرام شناسد سیدی لال باجمیعت هشتاد هزار سوار بهرامی افضل خان پسر عبداللہ خان
 بقصد استیصال سیواجی تعیین گردید چنانچه به یلغار رسید و بالا را که سیواجی در آنجا استقامت
 داشت محاصره کردند سیواجی بوقت شب باجمیعت هشتاد هزار سوار شیخون نوعی زد و کشت
 بیست مجده ای آنها گشت آخر بغاصه هشت گداه از قلعه خود را مجتمع کرده خیمه زدند که بوجی
 کوچی از دلاوران سیواجی چون در آن شیخون تردد و باکے رستمانه نمود و دوات و دوات و شیخون

سیوا جی اور ابہ تاب راؤ مخاطب ساخته صاحب نوبت گردانید بسیار کمیت فرمود
 افضل خان و غیره لشکر سیجا پور از مقابلہ سیوا جی طرح داده بیرون گدڑ چسپیدند و بر سر کوه
 کہ متصل آنست متصرف شدہ تیرے بستہ توپ گذاشتند گو کہ توپ اندرون قلعه سیجا
 تزلزل در آبادی آن انداخت سربیک جی ایلکیا قلعه را رانجا بود و خواہان ایلکیا
 سیوا جی ہشت ہزار سوار مادران را در گدڑ مضبوط کردہ خود بوقت شب با جمیعت چل
 سوار پور چال حریف زد و خود نمودہ جانب دوسال گدڑ روانہ شد چون فیمابین نادون گدڑ
 و دوسال گدڑ روانہ شد فاصلمہ و نیم کا دست و کا در اصطلاح اینا مسافت چہا
 کردہ جریبی رامیگویند بقدر و نیم کا در زطلہات شب طے کرد و فوج سیجا پوری ہتہایا
 و مشعلہا روشن کردہ در تقاب بود تنگنا سے از کوہستان کہ در اصطلاح اکن آزا گدڑ
 گویند پیش آمد و سپیدہ صبح آشکارا گردید سیوا جی با جی پرہو را مع جمیعت ہشت ہزار سوار
 بسہ آن تنگنا سے قایم کردہ خود باطمینان تمام مسافت چہا کرد و سچہ قطع نمودہ داخل
 دسال گدڑ شد و از انجا توپ سردار با جی پرہو کہ تا یک و نیم پاس بمقابلہ افواج سیجا پوری
 پیائے استقلال افشردہ بود در داخل گشتن سیوا جی اندرون قلعه سر و گشت افضل خان
 و سیدی ہلال و شترہ خان و غیرہ سرداران سیجا پور حقیقتش مرادہ کردہ نوبت جنگ بکو تہ
 یراقتی رسانیدند تا آنکہ درین نبرہ ہفت صد کس از طرفین ہشتہ مرگ چشیدند با جی پرہو
 زخمہا برداشتہ در جنگ گاہ افتاد رفقا سے او را در کوہستان بردہ متوازی ساختند
 فوج سیجا پوری آن تنگنا سے را بدلاوری طے کردہ متصل دسال گدڑ رسید چون دران
 نواح آب بقدر لشکر نبود و یا اسے قیام در خود ندیدہ باز گردیدہ بنالآ آمد و محاصرہ بنالآ
 عبث دیدہ ناکام مراجعت جانب سیجا پور نمود و سیوا جی را چون از فوج مخالف و جمعی
 بہر سیدہ تیمار زخمیان خصوص با جی پرہو پر داختہ در آبادی رعایا توجہ گماشت و را گہو
 مشتری را کہ بند و بست آنجا مقرر کرد و دخل سبانی عالم گیر بادشاہ بر خیرہ دستی سیوا جی اطلاع

یافته شایسته خان صوبه دار دکن را براسه تنبیه آن خود سر امر فرمودند و او با جمیعت و ششاد
 سوار در ملک سیواجی درآمد نموده اکثر قلاع فقیر را مفتوح ساخته و ریونده آمده میان راج
 باڑی که محل سکونت سیواجی بود فرود آمد و سیواجی در راج گدّه قیام داشت از استماع این خبر
 برنجی پیمبر و باجمیعت ششند جوانان و لا در قیصر راج باڑی بفاصله چهار کره و وقت شب
 رسید و در شانه های گادان هزار بار مشعل بسته و سیامراج را بجمیعت و دوازده هزار سوار
 پیشت گرمی آنها گذاشته خود در بانهارا بر دیوار راج باڑی چپانده باشند صد کس بر
 وقت شایسته خان که مست خواب بود رسیده شمشیر را ندک ازان ضرب انگشت های
 شایسته خان قلم کرد وید عورات محل دوشادوش برداشته و در محله های محفوظان و ششند
 سیواجی از انجا بد رجسته قاضی زاده را بگمان شایسته خان از هم گذرانند و مشعل بار
 که بر شانه های گادان قبیله کرده بود در روشن کرده جانب شکر شایسته خان سردار -
 چون بگمان ششون نقشه در شکر افتاد و مردم متوجه روشنی شدند و دوازده هزار سوار
 که پنهان عقب گادان بودند بر شکر افتاده تار تار ساختند سیواجی مظفر منصور جانب بلبل
 رشت و جمیعت او هم موافق اشاره اش با هم فرار گشت شایسته خان ازین شکست فاشتر
 که دوباره زندگی یافت استقامت متعذر دیده راه شایه جان آباد گرفت سیواجی بر زنده
 ماندن شایسته خان قناعت گشته ببلغار جانب بندر سورت د دیده آن آباد و تار راج
 ساخت و فرادان اشعه از زور و وارید و دیگر اجناس غنیمت کرد درین اوقات والی بجاو
 نصرت مفتحم و الیه سیامراج را براسه تسخیر ملک مامور ساخت اوقا مهاباد کوری گائون
 قیام در زنده موجودات جمیعت دید سیواجی را در همان ایام خیال میترسم خاطر گشت که جهان
 فانی است و مستلزمات دنیوی سریع الزوال اولی نیست که بر راه راستی سلوک باید کرد -
 خود را در زمره چوستان که لعل ترین اقوام بنود اند داخل باید کرد چون این اندیشه تصمیم
 یافت و با جماعت را و نامی ز نار دار را که بهر از قابلیت داشت خطاب پندت را و داده

سمنون گردانید و بیلاچی پتیه را بناسی یعنی عدالت گستره مقرر کرد و در بهمنان کوکون را بقدر ریخت
 معاش قرار داده هر یک را براسه عبادت خصلت خانه با داد و به بهمنان زیارتگاه مثل تبار
 و غیره انکته متبرکه که را بقدر احتیاج و گذران معاش تعیین نموده میل آسایش مقرر کرد و در
 پنجانه با مصارف چراغ و گل و غیره سامان پو جای یعنی پرستش قرار داد و در نار و داران روزگار
 پیشتر را بقدر حد و حال کار و خدمت فرمود و در شتر و فارت به پیر به داران شصت و اقامت
 متعلق گردانید و سر به اسکی ذی شخصیت را از علم و آفتاب به و نوبت فراغت و استقامت متعلق
 و حالک با این بهین نمود و سر گردگه ده نفر یک کس متعلق کرد و نایک نام نهاد و بر سر
 نایک یک جمعدار که خبر گیران سی نفر باشد مقرر کرد و دو همراه جمعدار یک نفر مشعل می تعیین شد
 و بر چند نفر جمعدار چو کی نویسی از قوم کایت گماشت و تعمیر شکست و ریخت عمارات که طری و جنگ
 و هموار دیهات به برابره فرمود و سر گردگی آنها بهیروچی فرزند خود نامزد کرد و به سپه سالاری
 فتح با نگوچی خسر متعلق گردانید و یک را بر دیگرے تسلط داشت که در وقت بغاوت سر گرد
 بهر گیکه با ششند درین اثنا محکم سنگه نامی را چوت از منصب داران باد شاسته جمعیت ده هزار سوار
 قابودیده بر سر سیواچی تاخت آورد و سیواچی مطلع گشته پرتاب را و بخشی را به جمعیت بهشت هزار سوار
 برسدش گماشت چون اتفاق فریقین شد کشتش و کوشش فرادان بکار رفت آخر محکم سنگه
 بقتل رسید و اسبابش با اسبان پایگاه دست خورش پرتاب را و گشته داخل کس بر سیواچی
 شد از استماع اخبار غلبه روزان فرزند سیواچی عالم گیر باد شاه فکر استیصالش مصمم نموده کوه
 شایسته بر سر گردگی مرزا را به سج سنگه و دلیر خان افغان تعیین نمود آنها بلیغا رسید و در پرتو
 قیام گرفتند سیواچی از دریانت این خبر خواست که به صلح گراید و اینجه سرداران را که اکثر هم
 اند ملاقات کرده با خود متفق سازد چون امر کرد و ده غیب ظاهر خدنی بود اینخیال در دل
 مرزا را به سج سنگه نیز گذشت پیغام فرستاد که اطاعت نعل سحانی موجب از دیار اقبال و
 سعادت است باید که بدل جمعی و الهیسان بواسطت ملازمت حضور را مستعد باشد که با دشما

بنده و بزم فخر و بزم ایم و نیلین پارس و این خود است سیوا جی بر این سخنان که خالی
 بود و رغب مصالحت گشت دلیر خان برین مشورت راضی نشد و خود پیش قدمی کرده پورندهر را
 گرد گرفت و حمله نمود و از اسباده و انانی پریه که با جمعیت دوازده هزار سوار حارس قلعه بود و مقتصد
 کس جبار را سحره گرفته از قلعه برآمد و با مورچال دلیر خان آویخت و بجای شمشیر اندک تا نیمه
 دلیر خان رسیده پا فصد تن مغلیه را از نیزه و شمشیر بر خاک غلطاند و دلیر خان از نیمه برآمده
 گفت آفرین هزار آفرین من از ملاحظه تهنوت تو محظوظ شدم اگر سلمان میشوی امان میدهم
 و اداجی جواب داد که ما را امان شما بچکار می آید اما آفرینده باید از خداوند نصرت قدیم برکشتن
 و برای زندگانی سهل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی **و** گرض همیشه را شود آندوی ترس
 آنکس که جان ستاند و جان میدد یک است با این گفت و قدم پیش نهاد خواست که شنبه
 بدلیر خان رساند و دلیر خان مسبقت نمود و تیرے بر دزد و گیران هم ریخت کارش تمام ساختند و آن
 معرکه سی صد جان دلاوری بهلولی یکدیگر قتل حاصل نموده و خوابیدند و دلیر خان تعاقب فراریان
 نموده بدر و از قلعه رسید و بمحسوران پیغام فرستاد که چرا جان را بیکان میدهند و بے
 سر دارند که جنگ خوابید کرد و همه با از بالائے فعیل بهانک بلند گفتند که با یک یک و
 بذات خود قلعه را بریم سیوا جی اندیشه را در خاطر جا داده همان وقت ایندرا را و پیراجی پنهان
 و ناگهانی و کشاجی جوسی و بسواس را و که از معتمدان او بودند سحره گرفته و آنها را از مالائی
 مرور بید و حلقه های مرور بید و طره ها و بجا بهای زینت و کلاه های مرصع و جواهر
 بسیار آراسته و باشخاص دیگر نیز بخشیده و پوشانیده و بهاسپان پرسی بیکر ساز و سازان
 مرصع انداخته و زین های زرد و زرد و پاکر طلا و کنگره و پیشه کار بسته سوار کنانیده -
 و خود جاسه و دستار سفید پوشیده و بسواس بار و ملاقات چهارا به بے سنگه روانه شد
 چون نزدیک رسید و درش اندیشه گذشت که بے اطلاع میروم اگر کسی باستقبال
 میردانه خالی از غفلت نیست و خدا داند که ملاقات چگونه صورت بند و درین اثنا نیز راجه

باستقبال برآمده با عزاد تمام برده بسند برابر خود نشاند. اندراو که یکی از
 سرداران عمده بود وقت پاپوش سیواجی در بغل گرفته بر لب فرش استاد و تمام
 مجلس از مشکل پریشان همراهی تشک کان برخشان گردید. رفیقان میرزا راجه بر
 فدائیان سیواجی برخاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط
 خاطر خواهر بستند و بدلیز خان مطلع کرده بنائے مصلحت گذاشتند و دلیر خان از محاصره
 قلعه پور بندر برخواست سیواجی بست و وقت قلعه بدلیز خان و غیره سرداران بادشاهی
 متفرقین نمود و استعدای قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام شده بود و که در جنگ
 همان زمان سیدی سندر و سیدی یاقوت را طلبیده تا کید کردند که همه قلاع
 سیواجی را گذارند. آنها عذر فرمان بادشاهی آورده و منصرف شدند و جواب عرایض
 داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز قبول نیفتاده سرفرازی فرادان حبشی با فرموده
 بجایگزین خطاب نواخته حکم تیار و دو منترل چهار و سه غراب فرستادند و براس مرت
 قلاع و ولک روپیه تحفه بر حاصل بندر سورت سیواجی استعدا نمود که بعد از مصلحت
 راجه پور بجایگزین مرت شود و همه بپذیرفتند آخر الامر سیواجی پس خود را با خود گرفته همه
 راجه رام سنگه روانه حضور شد چون نزدیک دار الخلافت رسید بر زبان آورد که من کور
 سخواسم که رام سنگه فهمانید که این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم سیواجی
 سکوت نمود پادشاه با شماع چنین کلمات بے باکانه و نظر با حقیاط مجرایاے
 سرادق اقبال کوتاه و تنگ بر دروازه بارگاه نصب کنانید. و اشارت رفت که برگاه
 براس درآمدن سیواجی سرفرو کند نسقی صداسے مجرایاے وین بلند ساز و الحاصل چنان
 سیواجی بر در دیگانه رسید و دروازه اسے تنگ و کوتاه دید یک پا اول گذاشت
 بدون خم کردن سر اندرون رفت و در غم اهتمام مقابل شده بکسے آداب گفت
 سیواجی دست زود بر وزه قدم پیشتر گذاشت و سرمدی دست بر شده نزد یک تخت

رفت رام سنگه اشاره کرد که بر پایه امر اسکے عظام بایستد سیواجی منقض شده برپا
 صدر اس کے بحضور حضرت نشست رام سنگه و دیوان اسکے سیواجی را پشت داده و در
 پادشاه استناد و معروض داشتند که چون در بار ندیده است تاب بیت سلطانی
 نیاروده حرکت برپا کرد و ہم قولنجی در شکم دارد که وقت بیوقت او را بیتاب می سازد
 پادشاه فرمود در خدمت شود بعد روانگی اوسیدی نو لادخان کو تو ال را اشاره
 که نظر بند دار دیواجی رنگ حضور و مال کار در یافتہ از ہا وقت در پسے تیر خود
 شد و معرفت رام سنگه منور و منداشت کہ پیر سے تحایف از دیار خود آورده ام بخوابم
 بحضور گذرا ہم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید کہ در باب رسانیدن
 بہ امر اچہ حکم امر شد منافیہ ندارد و بجانہ ہر کدام بغیر شد شاہجی پدر سیواجی از استماع
 این خبر کہ سیواجی مقید شد سخت متالم گشتہ دست از لذات دنیا برداشتہ بخواب خود
 گردید کہ سیواجی عمو زاده شاہجی کہ خدمت راہ کہل کرن بود و بعد وفات راہ تار کن نیا
 شدہ از دوا گزیدہ بعبادت ایزدی میگذرانند احوال شاہجی شنیدہ خود را بخند مت
 شاہجی رساندہ بسکین و تسلی او پرداخت و بر سوجی پدر خود را بخدمت کش گذار شدہ
 خود با خداین افراد ان سبے معلوم راہ شاہجہان آباد گرفت تا راہ متا ص سیواجی شدہ
 کند شاہجی بر سوجی را بحیثیت سی ہزار سوار تہ تنظیم کرنا تک گذار شدہ خود بر کن کرشنا
 ستن پرستی مشغول گشت و ریخا سیواجی از ارسال پستارہ ہاسے شیرینی و سیوہ منصب
 و نو کران پادشاہ را غافل ساختہ راہ آمد شد تحایف و پتارہ با مفتوح داشتہ
 و خود را بہ تمارض زدہ تمام تمام روز بستر افتادہ ماندن آغاز نہا چون یک دور
 برین و تیرہ گذشت لنگا ہا نان را گفت کہ من طاقت شور و غوغائی شاندارم دورتر
 بیرون از اینجا قیام نمایند تا دم راست کنم و آب و طعام بملق من برود پاسبا نان
 برین سخنان چہ وزم فیہ خوردہ تغافل گزیدند از انجا کہ از آمد و رفت سبب و پتارہ

به بهانه تخفیف دیدن از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور قرار گرفت
 و پاسبانان را از نظر حکم حضور جاسی تعرض کمتر مانده معتمدان را که از سابق ایما و اشاره بود
 روز سه رخصت داده و پیراجی نامی را که بر و اعتماد کلی داشت از مکانی مطلع ساخت که غلط
 باشد چون از همه سوار جاسی حاصل گردید وقت شام که در بازار با کثرت آمدند مردم
 و از دایم عیال می باشد خود و معسک و در پیار باشد بر آمد و بیرون شهر از پیار باشد
 با پیراجی ملاقی گشته راه غیر متعارف کوچه حقیق بر پیش گرفت و بوقت بر آمدن از مجلس بهرجی
 نامی را که آمده و شداد در آن حالت بود بکاسی خود بر پلنگ خوابانیده یکبار بنجد متکاوی
 گذاشت بهرجی قیصر بسفیده صبح معتمد نگار بهادرت معتمد بحلیه قضای حاجت بر آمد
 پاسبانان رسیدند که سیواچی در چه حال انداد جواب داد که در خواب اند تمام شب در دسر
 بسیار مانده غل و غوغا کمتر کنند که لحظه چشم ایشان گرم کرد و این گفت و براه خود پیش
 گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون صدای برخواست چوکیداران از سر کار
 آگاه گشته معتمد داشتند احکام شدید نشر تفاد یافت که راهبان و گذر بانان طرق
 و شوارع خبردار بوده نگذارند که بر و دالی اصل هر چند سعی کردند اما فائده مترتب نشد
 از تقصیر مسته باز بدام نیامد سیواچی لیس منازل شبانه اختیار کرده در روزانه در غار
 و بادیه بسر برده لباس جوگی و اتیان بهتر رسید و بهر نامی بهرجی که رفیق حالت جبر
 و بلا سفید بود کشتن جاسی و کاسی جی برادران او که در اینجا بودند و در خورده سنجای پسر خود
 که بنا بر صفت بن طاعت پیاده روی نداشت پسر و آنها نمود که با خود محفوظ داشته مانند
 برهن پسران تربیت نمایند و خود سیواچی در پیار رس آمده از راه کونڈ وانه بهاک نگر را
 که الحان بحیدر آباد شهرت دارد دیده در ممالک خود داخل گردید و چون براس فرستادن
 سنجای پسرش کشتن جاسی و کاسی جی عنوان با گفت و بعد چندی آنها بهان دستور
 محفوظ رسانیدند اگر چه در راه مخاطرات چند در چند رهنمود اما حائز مقصود سلامت گذشت

چنانچه جائے گذر بانان آثار تنول بر پیشانی سنجابی دیده متعجب و متعجب شدند اما
 بهر حالش که همه برین بودند رفع مظنه از هم طعانی کرده و بنبر آنها را خشنود گردانیدند
 مخصوصاً پسرش الحاق و او نیز سید حاجی بر رسول پسر شاه و اینها نمودند و چند روز نشاء و یانه سرور
 نداشت و آن پسر برادر را بنحطایت لایقه و انعام یک لک هون سرفراز ساخت
 و خود بنگاه داشت سوار سپاده متوجه شده در قلیل ایام بخت و بخت قلاع که میرزا
 راجه گذاشته بود متعجب گشت و بمرست و استقامت آن پرداخت چون این خبر بمساحت
 عالمگیر پادشاه رسید نعل در آتش شد سهرین اشنا منیان خبر رسانیدند که کبیا جی عمری
 سیواجی و متهراستقیم است او را مع عیال و اقارب سر اولان شدید فرستاده طلب حضور
 نمودند و جواب و سوال شد و درشت کرد و همه را در غنچه کشیده گشتند سیواجی در کوکن و دو
 نو یکے با هم من بخن و دیگر بنام سری در دهن بنام نموده از سامان رزم مرتب
 ساخت و در میان ایام خیال تخت نشینی بطور را جهائے مهند نموده از بنا رس کیک
 منجم را طلب داشتند در ساعت مختار و در راس مهند گدّه تخت نشست و آن مکان را
 براش گدّه موسوم ساخت و بهرم و دیگر پروا نگی داد و که عمارت پخت اعدا گشت و براس
 خود بخت منزل که بر یکے نام علیحدّه دارد تعمیر فرمود و سیستل پورے نام در ویش بند
 که آنرا سنیا سی گویند و در بنارس پوست نشین ریاضت بود طلب داشت و مرید
 و براسے سکونت سنیا سی مذکور و کلسے دل حسب در سنگم ایشور ترتیب داده و در سنگ
 معین کرد و برین اشنا سنجابی پسرش اندر پیچیده باد لیر خان که از امر لے عمده
 باد شاه است بنیال اینکه خود جوهر رشادت بطهور رس ند پیوست و لیر خان مجرد
 ملاقات و استغیغ نموده بحضور باد شاه عرضی نمود و باد شاه با حضرات آن تاکیدات
 نوشت و برین اشنا او بر حرکت لغو خود نادام گشته قابو دیده بدرجست و خود را پیش
 رسانده بدستور مورد عنایات گشت سیواجی را که ازین ماجرا کلفتی رسیده بود و بد

بافت شد از اجتماع اخصیاق اعتبار سلطانی بر دلیر خان نازل گردید دلیر خان
 تاب تهر نیاورده خود را سموم ساخته جان داد پادشاه بنزاده شاه عالم بر اسکی
 نظم دکن دستور یافت و میرزا راجه سنگه و راجه بهاسنگه و غیره سرداران
 راجپوت همراه تعیین شدند و سیواچی مطلع گشت ته پیراجی را آورنگناشته دیوان ر
 ایساچی بخشی و پرتاب را و کوجر که هر یک صاحب نوبت بودند خدمت پادشاه بنزاده
 فسرستانه و معرفت میرزا راجه که از سابق معرفت داشت بناس مصالحت گذارشته
 بست و هفت قلعه بلازمان پادشاه بنزاده تسلیم نمود و تا سه نیم سال بر عهد خود متقی
 ماند بعد از آن برسم خود و پرتاب کوجر و پیراجی که حضور شاه بنزاده صیغه و کالت سرانجام
 می دادند معامله برعکس دیده بتقریب زیارت برآمدند کسان سیواچی بتقلبات
 در عصر قلیل دست یافتند بلکه تمام ملک بگلانه بتسخیر آوردند سیواچی راجه روزی را
 بران قابض ساخته تعید نمود که همه افواج متعینه خاندیس و بژا بفاصل پنج کره
 سورت فراهم شوند و خود بر دژ موعود یلغار کرده در آنجا رسیده بلده سورت
 تاراج نمود و اموال بسیار ضبط آورد و به عالم گیر پادشاه عریضه بکمال شوخی و
 جسارت نوشت که ملک دکن از سابق موردت فرزندان نظام شاه است و پادشاه
 بنده بند و ان سیرسد آنحضرت عبث بملک غیر نظر و دخته تیغ اوقات مینماید
 تسخیر این ممالک آسان تصور نخواهند کرد گویند عالم گیر پادشاه بمقتضای وقت
 ملاحظه عرض نموده در تدارک تفاضل فرمود و بچند عرائض مرقومه سیواچی در سفاین مر
 یافته میشود از آن جمله نقل عرضی که در باب معانی جزیه بند و ان نوشته و شهرت تمام
 دارد و اینجا بقلم می آید تا معلوم ناظران شود که چها کلمات تا ما میم بحباب نخل سبحانی
 بر زبان خاصه می آورد

عرضی سیواجی بجا ملکیر بادشا

شکر عنایات الهی و توجہات بادشاهی که انجمن الشمس و القمر است بجا آورده بهر
شاهنشاهی سپهر سازد که اگر چه این خیر خواه محب طالع خود از حضور والا در کنار آمده اما
در لوازم سپاسداری و خدمتگاری همه وقت چنانچه باید و شاید حاضر است و حسن
خدمات و نیکوتر و دوات خیر خواه بر سلطان و خاندان و امیران و میرزایان و راجه بای
در ایران و در آن سرملکت هندوستان و ولایت ایران و توران و روم و شام و گرجستان
هفت کشور و مسافران بحر و بر ظاهر و باهر شاید بر خاطر دریا مقاطر نیز پیدا تو افکنده باشد
لہذا حسن خدمات خود و توجہات والا نظر داشته سخنان چند که بر دولت خواهی
و غیر اندیشی خاص و عام متضمن است معروض میدارد که درین ایام بظہور پیوسته که بتقریب
مهم خیر خواه زربار باد نشسته و فرزانه بادشاهی تکی گشته بنابران فرموده اند که از فرقه
هند و بلقی بصفیہ خبیہ تحصیل نموده سامان سلطنت سرانجام دہند حضرت سلامت بانی
کشورستانی حضرت عرش اشیائی اکبر بادشاہ تاجت پنجاہ و دو سال بہ استقلال تمام
داد و فرما را و اسے دادند و بادین و آئین گردید و ہاگر وہ مختلف از عیسوی و موسوی و دین و
چشت ہندی و فلکیہ و ملکیہ و عصریہ و دہریہ و زمین و سیورہ طریقہ ایقہ صلح کل اختیار فرمود
رعایت و حمایت ہر یک پیش نهاد خاطر دریا مقاطر ساقہ خطاب مستطاب جلالت گرد و معر
و موصوف گردیدند و بسیار این نیت علیا بہر جانب کہ نگاہ میفرمودند فتح و اقتبان
استقبال می نمود و اکثر مالک دران زمان بحیطہ تغیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورانی
چنانگیر بادشاہ بست و دو سال بتخت دولت و اقتبال ملکیزدہ دل بایار و دست دراز
کامر این فرمودند و حضرت علین مکانی صاحب قران ثانی تاسی و دو سال سایہ فیض پادشاهی
تاج مبارک بر تارک جهانیان گسترده عمر قرن ثانی و حیات جاودانی کہ عبارت از نشی

و نیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آثار کردند و اندازده شان و شوکت و عظمت
 این بادشاهان عظیم الشان در بنجاقیاس توان کرد که بادشاه عالم گیر در پیروی و
 نگاهداشت دستور آنها در مانده و متحیر است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند آثار
 این و متعال را شامل حال جمیع مذاسب و مشارب دانسته غبار تعذب را اگر در خاطر راه
 نمیدادند و خلق الله را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان بامر می داشتند
 که بر صحیفه روزگار باقیست و دعائے و ثنائے آن پاک گوهران تا ابد الدهر بدل دریا
 صغیر و کبیر جان گیر است ازان جاست که از برکت نتایج نیت مدارج دولت و معارج
 عظمت آنها روز بروز در افزونی و افزایش بوده و خلق الله در ان عهد با امن و
 امان فارغ البال و آسوده حال در کسب و کار خود اشتغال میداشت و در حضرت
 اکثر ملک قلعجات از تصرف رفته و باقی عنقریب میرود که در خراب نمودن و ویران
 بر چهار کسب تقصیر نمیشود در مایا پامال و حاصلات هر محال در پایه احتمال بجائے
 صد نیز از یک نیز از دشوار دار و دهر گاه که فلاکت و افلاس در دولت خانه بادشاه
 و بادشاهزاده خانه کرده باشد احوال امیران منصبداران معلوم و متعنه است که
 سپاهی در شورش و سوداگر در نالش و مسلمانان گریان و بنودان بر بیان و اکثر
 مردمان بنان شب محتاج اند و در بطیانچه سیخ مینامند قوت سلطانی چگونگی اقتضا
 که تکلیفات جزیه ضمیمه این حالت پر ملالت گردد و واز مشق تا مغرب شهرت میرود
 و بر کتاب روزگار ثبت میشود که بادشاه سبند و ستان بر یکپول گدایان رشک آورده
 از بر سبندان و سیدزاده با بر جوگیان و بر اگیان و محتاجان و مسکینان و در ماندهگان
 و افتادگان جزیه می گیرد و بر کیسه گدائے جواغردی میکند و نام ناموس تیموری را
 فردمی اندازد حضرت سلامت در اصل کتاب ایمانی و کلام ربانی اگر اعتبار نمایند
 رب العالمین فرموده اند **يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ وَ كَفَرُوا** که نقطه مقابل اندیزنگ

از مطلع مسکین نو از می و شب پروری تابان و درخشان بادانتهی عبارت عرضی
 در جهان ایام سید ایاچی ساکن روزگار از قوم بالیکران که از ضلع کرناٹک اتقامت
 داشت چیتے بهمر ساندھ مصدر فساد گردید سید ایاچی عزیمت تنبیه آن پیش نهاد خاطر داشت
 بتجمل تمام و آراستگی فوج قبایل هم با خود گرفت متوجه آن سمت شد و بعد از چند روز
 که در راه خود در محله یافت روانه بمسکن شو و چنانچه در ایام موجود سپه آورد نامش
 راجه رام گزاشته سید ایاچی متصل سمندر درگ رسیده مادران را طلبیده تیاری
 جهازات نموده بر جهاز سواری گشت و در بر نور پطیه رسیده با برادر سیو پانایک آویزش
 کرده ادراکشت و با نراین بسیار نظفر منصور مراجعت کرده برائے کڈه رسید سید
 نایک سر اسیمه و لا علاج بمصالحات گرایده سه لک هون سالانه برسم بانج بر ذمه خود
 قبول نمود سید ایاچی او را باجمعی از تحصیل آن امور فرمود و در بین ایام والی بیجا پور از تسلط
 روز افزون سید ایاچی و تطییم قرار واقعی بر سوچی برادر زاده اش در ملک کرناٹک متوهم
 گشته ایاچی نامی که بر رتبه ساکن پهل را برین داشت که بهر حیل و عنبر بر شاہی دست
 یافت و در استقید سازد باچی مذکور حسب الاشاره بادشاه شاہی را که بر کرناٹک نشنا
 ترک یاست نموده مشغول عبادت بود بهانه ضیافت طلبیده دستگیر ساخت والی
 بیجا پور بران مطلع شده حکم نمود تا شاہی را زنده و زیر زمین کنند و دوله خان نائب
 صوبه بیجا پور که با شاہی یکجیتے داشت بجز و شنیدن این حکم استغفائے نوکری
 در حضور بادشاه فرستاده و در روز روشن مشعلها افروخته بر دیوڑھی حاضر آمد
 و رخصت کعبه پیشه خواست والی بیجا پور بوسواس بلوائے دکنیان در ظاہر پاسبان خاطر
 رن دوله خان داشته حکم موقوفی قتل شاہی نمود و فرمود که رن دوله خان پیش خود
 طلبیده عفو تقصیر التماس کند رن دوله خان همان زمان تا حد سرایع السیر مع حکم کما
 بنام که بر رتبه حاجت یک من طلا بر قتل شاہی فرستاد و قصد در انجا وقتے رسید

که شاهجی زانا گلو دفن کرده بود همچون زحیاتش باقی بود از آن مهلکه برآورده بیجا پور
 آورده زن دوله خان حسب احکم باستقبال شتافته ملازمت شاهجی رسانیده بتیقا
 خلعت و خیل و شمشیر و غیره سرفراز گردانید و پانزده روز نزد خود داشته و بضیافت
 هائے غیر مکرر بر داخه رخصت کرنا ملک و بانید شاهجی از اینجا اجازت حاصل کرده در
 کوکوردالاکانت آمده سیواچی را بسزائے کهور پوره بدل گزشت چنانچه او بیچاره بر سر
 کپورترا رسیده هنگامه کارزار گرم نمود آخر بعد کشتش و کوشش بسیار کشته شدن سیر
 کس طرفین کهور پوره دستگیر گشته مقتول گردید و اهل و عیالش اسیر سیواچی شدند مگر
 ایکاجی پسرش که در آن مجمع نبود بدست نیاید سیواچی زنان جامه دارا کرده همه را
 بمقتل رسانید چون این ماجرا بشاهجی معلوم شد مسرور گشته بر سوچی را همراه گرفته
 باراده ملاقات سیواچی که در پور اقامت داشت از راه پر ناله و رگزار شد سیواچی استقبال
 نموده سعادت ملازمت پدر دریافت و بعد داخل شدن در مشکوئے خاص مادر سیواچی
 که از مدت متروک و طلاق بود بملاقات شاهجی رسید الحاصل شاهجی دو ماه جهان پسر
 مانده معاودت مکرر نالک کرد و چون زن دوله خان در آن اوان بهمی سونده بد فور
 توجه داشت شاهجی نظر با حسان جان بخشی در ادا داد و کوشید و مکرر ملاقات هائے
 یکدیگر نشا لها اند و خند روزی شاهجی عبادت مستر و اسپ سواره بشکار رفت و بے
 بر فر گشته اسپ تاخت که ناگاه پائے اسپ در کوئے فرو شد شاهجی بر زمین آمد
 پائے اسپ بشکس افتاد و کارش تمام گشت زن دوله خان بر سر رفتش رسیده بنجا
 بمنزل رساند و بر آن زمین باغے ترتیب داده آن موضع را بمبارف دفن استخوانش مقرر
 نمود و الی بیجا پور برائے ضعی اموال شاهجی هر چند خواست اما بر سوچی بجائے خود مستقل
 بوده سالم مع احوال و انتقال نزد سیواچی رسید سیواچی او را قوت بازو سئے خود داده
 آفرین یا گفته سر کردگی شکر خود دانسته داد و بختاب سینتاپتی و اخت تا آنکه بر سوچی

اهلستان بجز سائده دست به نصیب نواح بجا پور کشاد و پیشه شهر نارت کرده برین خوار
 والی بجا پور تدارک دشوار دیده سه اک بدون سالیانه قرار داده ملک را از دست سپرد
 محفوفا داشت سید اجمی سیام جی را تحویل آن امر کرده خود جانب میسر آبادی
 شهر را محاصره کرد تا نا شاه عهد براسه دشوار دیده بعد از بدید و نا و یوان نه ملک بدون
 سالیانه قرار داده و همچی اند وخت سید اجمی را ر و ز بر و ز استقلال تازه نصیب شد و متو
 متواتر دست و او ز بر اسه خطیر تحصیل نمود و با دیانت راسه مقصدی بجا پور تدارک
 ساخت کرده و او را هشت هزار بدون سالیانه مقرر کرده خود از پرگنت بجا پور سیام
 بسیار بوصول آورد و خود از پور را تاراج نموده فراوان غنیمت اند وخت و از انجا
 کوچ کرده بر ملک بزار پورش نموده متو لالان کار خج را در دست آورده ز بسیار خرا
 جنگ آورد و پسلا بجا پتبه را و ملک بدون داده خست کرد که در کوکن رفته خیرات نما
 و خود را به تیار کنانیده و بر پیشین پور رفته متصرف گشت و لکها ساخت مرا که از نو کرا
 نظام شاه بود سی صد بدون درامبه کرده رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سدر راه
 آمدن او که دید امارت کش مفید نیفتاد سید اجمی سیام راج و با جی کهولارا در را جیور
 پیش یوسف خان پیرزا و خان فرستاده پیغام کرد که همه جزایر بقبوضه را و اگزارند
 و عیوض آن دو جا گیر خاطر خواه بگیرند آنها قبول نکرد و هر دو کس را محبوس ساختند
 مشارالها بقتل رسو کنند از بلار آمدند و بحضور سید اجمی آمده ظاهر کردند که درخواست
 جزایر با مناسب نیست زیرا که ما قسم عدم درخواست خورده آمده ایم سید اجمی گوش
 بر سخن آنها نداشت لهذا سیام راج استغفای نو کری کرده گوشه گرفت سید اجمی شنید
 پیش یوسف خان فرستاده پیغام مذکوره کرد چون جواب با صواب نیافت دریاها
 و دولت خان و مانا جی بهانگرا و ارامان را با جمیع معقول تعین نمود و آنها از تری
 و خشکی پورش که محاصره نمودند لیکن افتتاح قلعه صورت نیست بنا بران نیاید پتبه سور چال

قایم داشته خود پایش سیواچی رساند حارس قلعه فرصت یافته نزد والی بمجاپور سالت
 طالب ملک گردید و از اسباب درستی کرده معاودت نمود و افواج سیواچی هر چند حایل گرد
 داشتند اما او محفوظ بقلعه داخل گردید سیواچی در گرفتن قلعه چند فراوان بکار برد
 و اسباب قلعه گیری آماوه ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و افواج را
 متشخص آورد و بتعمیر و ترمیم قلعات اطرافش که قبضه آورده بود امر نمود و جهت بسیار
 داشتن ذخیره در هر قلعه تقید بلیغ کرد و مور و پنبه و نیل و پنبه که از مضافات او بودند
 گذارش نمودند که در احداث و تعمیر قلعات خزائن بسیار بخرج آمده و بر قلعه ها
 بسیار متشخص شدیم حالاً صرف زیر باین چیز باعث است سیواچی اذین سخن رو
 در بهم کشید و گفت که درستی قلعات موجب آبادی ملک و اطمینان رعایا و براس مخالف
 است خدا خواسته اگر عالم گیر با شاه در استیصال ماکر نبندد و مدت با بایک از تسخیر
 یک قلعه بر آید پس مدته العمر او در همین تردد و وسر سنگ زدن آخر خواهد شد و ملک
 دور دست از قبضه او خواهد رفت او گفت اینست که در همه قلعات محده ذخیره و از تو
 و سامان حصار و قلع و رها باشد که در اوده سال و فاکند الحاصل از آن
 روز در استحکام بر مکان قرار و اوقتی کوشیدند درین اثناء خبر رسید که سیدی سند در
 بر افواج سیواچی که قلعه را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواچی انضام آن مهم
 منحصر بذات خود دانسته در صد و غنیمت آن سمعت گشت چون موسم برسات بود
 فیه اجماع توقف نمود و برای قطع جباری از کلیانی تا بهمیری و پاک نمودن راه هاست
 تبر دار و خارا اشکاف بهمراهی مور و پنبه گذاشت چنانچه او روانه گشته ترددات خوب
 نموده قلعه جو را متصرف گشت و بکرم شاه زمیندار اسباب را بکرم کرد و بنا بر آن راه
 و میران نالیکو اڑی شیوه سفیدی گزیده قطاع الطریق پیش گرفته و مور و پنبه به
 تنهیه آنها پرداخته موین گشته را که دار المهر مفسدان بود و جبر مفتوح کرده تاراج نمود

و بکریم شاه محوس را قتل رساند و بار او و میران نایک و اژدی تاب مقابلت
 آوارگی گردیدند مگر راجه رام نگر که قدم استقامت افشوده دستگیر شد همه ملکش
 بقصد سور و پشته و رآید سیواچی درین ایام جانب سالیری را لیری که از قلع تحکم
 بودند نوج کشی کرده محاصره نمود و بهلول خان نویدار لغاتجا با جمعیت خود را
 ششباست داده آفرزاه گریز گرفت و لشکرش لغات آید سیواچی از انجا مطلق
 و منصور بر نعل گداه یورش نمود و مفتوح ساخت و مراست آن به آناچی پشته و انجا
 سپرده جانب گرنالک رخت کشید و بر سر مکاشه که گذر کرد پیش کشش سنگین بدست
 آمد چون برگزگهاٹ راجپور گذشت شهره خداپرستی بابایا قوت درویش شنید
 ملاقات پرداخت درویش مذکور که حالت جذب داشت یک موئے سفید از بر
 خوشکسته تیر کا بسیواچی و اوسیواچی آن موئے سفید را تقادل فتوحات دانست
 تفویض گویند بشناخته نمود که در طلا گرفته بطور تعویذ ساز و اتفاقاً موئے مذکور از
 دستش بر زمین افتاد و گم شد این معنی موجب بد آمد مزاج سیواچی گردید گویند بشناخته
 نور و غتاب نموده از خدمت فوطه داری معزول ساخت و از انجا برائے ملاقات
 راند این نامی فقیر مندوسے متراض به نیت امداد تنخیر راجپور رفت فقیر آگاه دل بر زبان
 راند که فتح قلعه بترو و بسیار خواهد بود بعد از زیارت فقیرے دیگر که برانند نام داشت
 رفته معروض داشت که اگر همین جهت والا فتح قلعه راجپور می شود و سر یکنه یک موضع
 جهت مصارف جناب مبارک خواهیم گذراند درویش مذکور بر زبان آورد که این همه
 دیهات از نواح حیدرآباد و بڑاڑ و خاندیس و کلا و مالو او گجرات باید داد سیواچی
 این ارشاد را از تقادل عظیمه دانست مسرود گردید و یقین دانست که اینهمه مالک بر
 زبان فقیر صاحب کمال گذشت منفره خواهند شد چنانچه در قلیل ایام ارشاد در پیش
 بطور پیوست پیلاچی پشته را برائے درستی بنائے مودت پیش ابو احسن تانا شاه

والی حیدر آبا و فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خوابان ملاقات گشت.
 و همه جمعیت خود را بر سر دن شهر و سواد گشته محل گذار گشته جریده بلا قاتل پروا گشت.
 و تا سه روز در دولت خانه شاهی همان ماند و قسم در عیش و عشرت مستغرق شد.
 که مردم دورباش او از عدم برآمد متوجهم گردیده اطراف دولتخانه بقصد دیدن از فرجام
 شدند سیواچی این معنی را خیال کرده خود را در حجره که نمایان ساخت و موجب تنگی
 متوجهان گردید تا ناگاه از ملاحظه حالت لشکرش که همه فدا شده آقا و دلاور و شیر
 شکار بودند بنایت محفوظ شده فرمود که آیا ازین دلاوران کسی هست که با فیل
 مقابله نماید سیواچی ایساچی نامی روئین تن را اشاره کرده ایساچی مجبور ایستاد
 فرو آمده و بر دوش فیل مست که در جلو خانه حاضر بود قدم افشرد و بر چند فیل علمای
 خشم گین کرد و اما از جا زلفت آخر الامر بخت از تنج بر خط مشی زد که در پیاره گردید و
 فیل گرفت سیواچی مرصا بانگ بلند گفته کمره مرصع که در دست پوشیده بود و بطریق
 انعام از حجره که بر تافت و سلطان نیزه را با انعام لایقه نواخت الحاصل سیواچی بعد از
 تواضع جواهر فیل و غیره از تاناشاه مرخص گردید چون درین محبت با جویبارت با آگاه
 نشی که ممتاز اقران بودند تاناشاه را معائنه شد و خواست او از سیواچی که وفاتش ناگوار
 دیده پذیرفت سیواچی سگ لک چون مردم پا دشکاب بخشیده ده هزار سوار و ده هزار
 پیاده تعینانی همراه گرفته جانب کرنا ملک کوچید و چون زیارت گاه بلکارجن که از
 معابد معتبره هند است فایز گشت خواست وقت پرستش سه خود قطع کرده شربت شاد
 رفیقانش مبالغه مانع شده ازان اراده باز داشتند الغرض از اینجا جانب چینی نشنا
 و آن ملک را که در آن وقت شصت لک چون حاصل داشت سفر نموده در اینجا قلعه را
 احداث کرد و بعد ازان مراجعت نموده افواج حیدر آبا در اخص داده بکنار ملک رسید
 و از اینجا بجای برادر خود خوابان زرین و خزاین پدر شد و متوجهم گردیده غرار گردید سیوا

از اینجا پنججا در آمده آن الکه که چهل مکعبه بیون محاصل بود متصرف گشت و کهو ناته
 دیوان ایکاجی را بدان ملک قایم کرده و فرمود که ایکاجی را و جمعی نموده به ملک
 قدیم و جدید سلسله داشته خود به نیابت پر و از و از اینجا بر ملا داری تاخت آورده
 غنیمت بسیار جمع کرد و بر فیغان گنج شایگان داده به نیاز ساخت چون رگهونا
 از ایکاجی بر جاده و رستی نذیر تهدید نوشته ایکاجی را مستقل ساخت و کهو ناته را
 بدستور قدیم بر دیوانی او مامور داشت چون از همه سواران غرض دست داد خیال به
 شدن در سرش گرفت کی یکا بخت را که از پند تان مشهور بنام کس بود و طلب داشته
 طریق عبادت بر همان آموخت بر همان دیگر بر این اراده واقف شده بخت مذکور را
 محقق مانع آمدند سیواچی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم بر اسم را از کار و خدمت موقوف
 داشته گفت که این گروه بد طینت گدا پیشه نظر به بزرگ نهادی واجب اخذ است البته
 اما ازین با توقع خیر گالی و آقا پرستی هیچ نیست و بجای آنها قوم بر بیوان یعنی کانیان
 مامور نمود و هر چند مقرران در سفارش بر همان و بجالی تعلقات کوشیدند پذیرا نظر نمود
 بنهاچی پسرش نیز باطلاع این معنی نیلا پنهان دیوان خود را که از قوم بر اسم بود و تیسرا
 بجایش یک کس کایت را مامور کرده بر بیوپال گذه تاخت و از اجیر او هزار مفتوح نمود
 پانصد اسیر را دست و پا شکسته کشت سیواچی خبر شدارت فرزند و ریافته مشتاقی ملاقات
 شده و در لای گذه آمده از دیدار فرزند ارجمند ذخیره فرسندی اندوخت و وقت
 ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و بر پیر خشیده از اینجا کو مید و بر جان پور که بست گردید
 او را نگار باد جانب شرق واقع شده و دیده دست تاراج کشا و چون تکیه شاه چنان
 که از کالان زمانه بود آب و بخش آبادی است مردم آبادی آن مکان را مانس چنان
 دانسته در آن خزیند سیواچی قنایت را کار فرموده و پاس او بنموده همه را غارت
 کرد و ملکه اشجار تکیه هم بریده نسبت بشاه مذکور به ادبی بار و داشت و این کشت بود

آغاز ادبار او شد نخست خان منصبدار بادشاهی را که با جمعیت جزوی متعینه جانان
 بود همان شب بشاره غیب شد که برکیت فرخ خود نظر نگرده با سیواچی مقابلی شود که
 بلا شکی فتح از دست چنانچه مباح این رویا نیست خان خود را بے باکانه پشت سر سیواچی
 زد و پا و صفت قتل جمعیت غالب آمد مردم بسیار از سیواچی باسد و بی سر و دایره
 بقتل رسیدند هرگز بر شکرش آغاز و سیواچی را با از جازفت و یار است قیام در خود
 نیافته تا راس گدازه باز پس ندیده بالاجی ادبی که بر او رنگ آید تاخته بود و نیز از آنجا
 که نمیت سیواچی محقق شد سیواچی در راس گدازه رسیده شادی که خدائی را جارا م
 پس با دفتر تاج کو بر مقرر کرده جشن عظیم نمود در همان ایام مور و پرنه از ضلع کوکلی
 پس بگرم شاه زمیندار که با اتفاق دبار کوکلی شیوه تعلق الطریق اختیار کرده
 بود اسیر نموده پیش سیواچی فرستاد سیواچی اشاره قتل کرد و دبار کوکلی گفت
 مرا ناید گشت که در خون من فتنه عظیم است و تداک آن دشوار خواهد بود سیواچی
 اظهار بعیرنه دانسته علی الرغم سرش بریده بر دروازه شهر آویخت همان شب
 خانه سیواچی را آتش گرفت و کجاست شغل شد که اطفا سے آن از مقدور بدر رفت
 سیواچی از مشاهده این حالت بدرگاه و اسب العطیات رجوع آورده نیت خیرات
 بچیز ارکندی غله بکین و غراب نمود تا آنکه برکت این حسن نیت شعله فرو نشست
 و ایذا سے بحال امدی راه نیافت سیواچی مباح آن اداسه نیت اهل آورد
 و بعد از آن بکنار گنگ آمده خود را در زیران بازرسید و بنزار ماده کا و خیرات کرد
 لفظا کھنڈی کہ بالامر کورش عبارت است از دست من غله الحاصل درجین اشنایک
 از غازان دین من سورا بالی زود سیواچی که مادر راجه رام است صافست که سیواچی
 سنبھاجی پس خود را که از زوجه دیگر است میخواهد ولی عہد سازد چنانچه اورا باین
 اراده ادبنا لاطہیدہ است و اغلب کہ عقیدہ در رسد مختار ریاست شود و نگاہ

ازین کلمات سه اسیده شده زیر و طعام سیواجی انداخت تا آنکه او قالب
خاک کی گذاشت کار پر و از ان باجم تعقیق شده آتش دادند و راجا رام را بسره کردگی
برداشتند و ز فکر و تهمینه سنهاجی افتادند و خطوط ان در سازش مشعر بر دستگیر ساختن
بارکان او فرستادند و خود بجانب نیلا حرکت کردند تا آنکه سنهاجی برین داعیه ایست
یافتند در محافظت خود کوشید و بقیل ایام در تالیف و تسکین ارکان دولت
مخفی پرداخته راجا رام برادر خود را تنقید کرد و بنا بران مادرش بضرر خیر خود را کما
ساخت و نولالائی در آتش غم سوخت و فوات سیواجی بست چهارم ربیع الآخر سال کهن
و نو در یک سحری وفات نوشته اند.

کیفیت آغاز ریاست سنهاجی بعد وفات سیواجی پدرش

چون سنهاجی از طرفه برادر و ملاک مادرش و جمعی حاصل کرد و بر سر حکومت
مشکل گشته تو به بر و فقیه مخالفان گماشته باز اریاست گرم ساخت بانوجی بهنا
و او حاجی گنگ را که مصدر فاد بود بقتل رساند و دو بستگان سواجی نایک را از عاملان
خود بدر نمود و شفاعت همتی را و چهارک و کوسه کی و نو کوجی بهو لکر و همدجی نیلا لکر
جان بخشی سور و پشته آن حاجی پخته کرده خانه های آنها را بضبط آورد و متناجی بابا را که
از کمالان فن خود بود و حق تربیت برگردن سنهاجی داشت از بنارس طلب داشته
و بخطاب گیتی گلشن مخاطب نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت
باتفاق او نشسته قانون چه انتظام ملکی قرار داد تا همیشه اجرائی عمل بدان دستور
باشد گنگا جی پر بهو و بالاجی مومجی و بهیر و جی پتیه و غیره سر داران صداقت کیست
مشیر تدبیر شبانه روزی خود مقرر کرد و بر سر ریاست بر ضامن دی خلاق و دلدار
رعایا نشسته موجودات کارخانه جات پدر بذات خود گرفته سپرد اشخاص متدین نمود

اگر چه در مازا آصفی بیان احوالی آن بر نوک خانه محرر طور گذشته است اما اینجا
بر طبق فرموده آید موافق ترجمه بندی بگویم اینکه الما مورد تفصیل هر کدام می
پردازم و الفاظ بندی را بدستور محاوره هند بنویسم می سازم از تفصیلات و غیره
بهون پنجاه هزار لکبه زیور طلا چهار پله نه کنده می رسد سیزده پله سه کنده می آید این آلات
بست نر کنده می سه آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کنده می است آلات چهار صد
چهار صد کنده می نفره چهار یا دهم شش کنده می برنجی و صد و هشتاد و پنج پاخت
فولاد چهار هزار کنده می مرادی یعنی تنگه مس شصت لکبه حواله صوم و داران ماست بهی
سه لکبه بهون در قلعت پنجاه و چهار صد و پنجاه هزار بهون که مجموع بست و سه لکبه بهون
می شود تمام شد موجودات خواند عقب که از اشته فی در و پیچ تعلیم نیار و در و تاج و خیل
و دیگران باشد و همیشه جمع خرچ آن ملاحظه میکرد و جوانر خانه از الماس و مالک و سپه
و دیگران در درارید و مر جان و بسینه و نیلم و کومیدک و انگشت تیرها و بر تکه مرصع
و بدک یعنی از نیر و طره و سوارید و سرب و صر و چند رکبه و سیس بهون و یک پتی
بار و بند میان کرن بهون لول کل کلنگ پاتلیا و پند می ملائید شمار و تمیت تخمینا شصت و
مال بنویسد و در موجودات تو شک خانه که آنرا جادار خانه میگویند یا رچه پتی زر
و دوزی یک لک تمان دستار و سیله زر و دوزی و ساد و از جات ای مختلف پنج لک
پارچه ابریشمی چهار لک شال باب پنج لک کمر بند گجرات و غیره پنجاه هزار کناب پنج لک بهون
یعنی کناب ساد و یک هزار سفره لک لک طاقه قرطاس می هزار و دود و دویست و از
انسانی و بر پشه پانزده هزار بالا پوری شصت هزار دولت آبادی هفت هزار و دود
موجودات خوشبوی خانه و غیره و قرض بست هزار پله بست کنده می جوتری یعنی بسا سه
سه کنده می جات پهل یعنی جوی و بهی هزار کنده می نه هزار کنده می چهار کنده می هفت و هزار
کنده می اگر چه دو کنده می چند پنجاه هزار پله یا صد کنده می کشتا کر چندین یعنی صد لک

پنج کهنڈی کا نور چار کهنڈی ہو یعنی اگر وہ کهنڈی گلاب بست نزار کهنڈی منقہ
 پنج کهنڈی اگر ہرٹ سے چار مغز سے پہلے کهنڈی با دام دو کهنڈی خراسی نزار
 کهنڈی کچھ ریشے خراسی تر چار نزار کهنڈی مغز ارجیل پنجاہ کهنڈی الاچی سک کهنڈی
 روغن خوشبو چار کهنڈی روغن سنگندہ برای دو کهنڈی روغن خیالی پنج کهنڈی روغن
 پنبی پیل دو کهنڈی سپیدی سے فرق بست نزار کهنڈی گوگل سے مقل پنج کهنڈی
 زرد چوب پانصد کهنڈی ہلیدہ کیصد کهنڈی رنگی بر دو نزار سی صد کهنڈی مغز دشت
 بست نزار شیشہ مرغ سرخ پنچہزار کهنڈی ششخاش صد کهنڈی سیاب دو کهنڈی موجود
 مودینا نہ و مطبخ شالی ہفتہ کهنڈی کو درم یعنی گندم دو کعبہ کهنڈی بخود پنجاہ نزار کهنڈی
 ماشش دوازہ نزار کهنڈی مونگ بست و پنچہزار کهنڈی اور ہر کھنڈی کهنڈی روغن
 بست و پنچہزار کهنڈی روغن تلخ ہفت نزار کهنڈی انگورہ سہ نزار کهنڈی زبیرہ دو صد
 کهنڈی صغ سی صد کهنڈی کو بی چندن دو صد کهنڈی گنجد سفید دو نزار کهنڈی برمال
 وہ نزار کهنڈی اگر کہ وہ نزار کهنڈی نیل وہ نزار کهنڈی کست دو صد کهنڈی شنگرف
 سی کهنڈی کاسے پہل پنجاہ کهنڈی رنگار دو کهنڈی پیل دراتر دو کهنڈی پیل امور دو
 افیون صد کهنڈی اجراین یکصد کهنڈی شہد یکصد کهنڈی نر ساد یکصد کهنڈی برادہ
 آہن ہفت صد کهنڈی گنجد سیاب دو صد کهنڈی ربخ رائی ہوک یکصد کهنڈی ربخ لالا
 یکصد کهنڈی ربخ ملبا سر یکصد کهنڈی ربخ مور یکصد کهنڈی ربخ صری سال چار صد کهنڈی
 دال اور بست نزار کهنڈی دال مونگ دو صد کهنڈی عدس صد کهنڈی شکر سفید ہزار
 و پانصد کهنڈی نبات سی صد کهنڈی نمک پانزہ نزار کهنڈی سیر خشک پنچہزار کهنڈی
 پیاز سی صد پنجاہ کهنڈی قند سیاب یکہزار دیش صد کهنڈی موجودات سلاح خانہ شمشیر
 سی صد قند کھاٹا دو صد آہنی ہفت صد سر چہر چار ہزار چہرہ دو نزار پیٹہ دو نزار سپر
 یکہزار و سی صد چہرہ دو نزار تیر چل نزار یکہزار چار ہزار چلتہ مینی پنچہزار خود چار ہزار تیر ہزار

حلقه کمان بست نیز اسب و وزیر سما سینه هزار گردن پانصد بار و دست
 و لکه کند ی پالکی سوار سی سینه هزار آفتاب گیر می و وارده هزار دلو آب کشی گیر
 پانصد پنجه سینه هزار کشته می موم سینه هزار کشته می رالی یک هزار کشته می گوهر آینه یک
 دشت نه صد هزاره یک هزار و دودست شمشیر سیست نه سنگا پشت هزار موجودات در آب انبار
 پانصد نیز خیر اسپان عراقی شش هزار اسپان ترک یک پشت هزار اسپان رکن ده هزار
 دویان اسپ نه هزار اسپان محض نه هزار یابو ده هزار شش هزار سینه هزار اوده و نه
 جاموس پنجه راکا ویش پنجه ریش و گوسفند ده هزار زکادان پنجه راسپان حواله باید
 پنجاه هزار فیل حواله جامه داران یکصد و سیست و پنج زنجیر غلام و بیله یک هزار کثیران ششصد و سیست
 قلعجات متعلقه از قدیم و جدید که نظر بنمایا گدشته اینست راسته گدته دو گانه کرمانه در سر گدته
 سنگ گدته در دهن گدته سین گدته کویل گدته الکات گدته الکاتی سودا گدته پریل گدته متین گدته
 بسنت گدته الکبا گدته بنالار سال گدته تیر گدته نار این گدته سور گدته سارنگ گدته کور کور گدته
 لکن گدته کورند گدته در و گدته قلع تا نه بار کا گدته کوزنگ قلع و کای سوزنگ گدته بهیر گدته
 کال گدته جسونت گدته داون گدته بهمان گدته سان گدته بلونت گدته ستاره خور دستار و
 قلع ماسولی کا ورا سان گدته بهاند گدته دیو گدته قلع موکری مولا گدته اسپیر گدته بطف گدته
 اوجب گدته پال گدته کلیان او دوت گدته برسد گدته دسال گدته بهو بال گدته نامی گدته
 قلع نامری کوعل گدته صند گدته نیب گدته کشتان گدته رتن گدته بهر گدته نرسنگ گدته بی
 دیال گدته منور گدته بهر گدته سنگ گدته راجندر گدته راج دس گدته من موین گدته قلع
 گهو سال و سهری گدته شش چند گدته حیون گدته دندان گدته چندن گدته بیجا گدته رام بین گدته
 سیتا گدته بیجا گدته قلع اسمیل مل سواد گدته قلع هادی ماین گدته تهر گدته بی در گدته کور گدته
 سبت گدته بهار گدته سس و گدته قلع تهنیری قلع که در قلع بهن قلع ماسری دیا گدته راکا
 کران گدته قلع کوپا بنالار و جوهر قلع سو بهار سو بهر گدته زنگ گدته بخت گدته صرو گدته گدته

او سید را نمانده تیر گنده چنبر گنده اران گنده مالو گنده الونت گنده او باکر گنده و
 قلعه کاویل هم گنده کبیر گنده پاندون گنده چیتن گنده مسیدی درکن قلعه کند و سوردن
 درکن مانوان جیون کوتون قلعه مرج بالا مار و نمانده قلعه کرامار کوتال اکول قلعه اندیر
 ملک پور علی بخت گنده سندن گنده جادون گنده چندر گنده بندن گنده مدن گنده قلعه
 قلعه کاکور بخت گنده سدرام گنده چیتن گنده قلعه راون تنها قلعه کعبو اسیری گنده مرک گنده
 قلعه ویش پور پتاب گنده بکت گنده قلعه باکن کوئلا گنده قلعه کورنده قلعه رودر مال ستم
 قدیم سکر گنده قلعه درکن کباری رتن گنده وکر و قلعه کلیان قلعه کوسس قلعه سرفام
 قلعه و اسول قلعه راچور کبانیری قلعه دای قلعه چندیر قلعه جور قلعه خاندیس و غیره -
 چندی دیویرل ساچرا کو جرابیر نامک گنده چون سنباجی براین همه مالک و ثروت پدرو
 یافت خیره سیری پدربخت بعالم گیر پادشاه سجال داشته اداها سے خارج آنک
 بنامه بر آورد و با وصف سرفرازی منصب کشش هزار می کشش هزار سوار از پیشگاه شاهی
 داشت قصد حضور کرد و نقشه بساط بوس ندی یافت و شاهزاده محمد اکبر که از پدر بی نموده
 بدکن رفت پناه داد و بعد از پادشاه را استیصالش مرکز خاطر بود و تار و زسه شیخ نظام
 آبادی ملقب بخراب خان قابو یافته از کوراپور بر سر وقت سنباجی که مع کبکس مشغول بود
 و عیش طرب بود و تاخت آورد و مسافت چهل کرده بخت سر بریده قطع نموده و جنگل با سے
 صعب المسالک و کتل با سے دشوار گذار نور دیده در رسید سنباجی اطلاع یافته با جمعیت
 موجوده معده دره مقابل شد جنگی سخت و پیوسته قتلار و داول زد و غر و دالتهاب
 نایره بیکار تیر سے کبک کس دیوالش رسید و بر زمین آورد و دستگیرش کرد و سنباجی
 تا سب ثبات در خود نیافته پناه بخو طه چار دیواری گرفت اخلاص و دل شایخ مذکور دیوال شکلا
 قدم جرات پیش گذاشت و آن بے بال و پیر را اسیر نمود و آخر الام حسب الطلب با د شاه
 بجنور آمد و دند حسب الحکم سلطانی کهال تا دیب مع کب کلس بقتل رساند مذمومیند

و تنگید بر در حضور بادشاه رفتند زبان بپوش لایعنه گشت و بدو بیج از درشت گوئی
 باین نگذاشتند و تا که جان در قالب بود آثار عجز از مرد و معاینه نشد سر داران سنبهاجی -
 بر این ماجرا توقف یافته با خود اتفاق کردند و برادر کوکبش را در راه سری فایم مقام کرد
 شش و تیر و زیاده از سابق گردیدند چنانچه از توابع اسلامی دهم از جلد اول دثانی -
 باشد آصفی پیرایه اینداج می پوشیدند خلاصه کلام اینکه عالم گیر بادشاه بعد قتل سنبهاجی در
 اواخر عمر خود از خفا در مرثیه برآمده مصاحبت فرمود و این شرط که سر بعد از محصل
 ملکی در پویه بعید سر و سیاهی حصه مرثیه مقرر شود چنانچه حسن خان عرف میر ملک
 با اسناد سر و سیاهی نزد سرداران مرثیه فرستاد و از آنجا که آنها را استد علت تفریض
 راجه سابعه سنبهاجی که در قید عالم گیر بادشاه آمده بود و بادشاه نظر بصغر سن از
 قتلش گذشته به تربیت پرداخت و متصل فرگاه خاص در کشک داشت نمودند و بادشاه
 شاه عالم را با استقبال خواستند بادشاه نظر بوسواس بدعبدی آنها ازان اراده باز
 آمده میر ملک را پیش خود طلب داشت و فتح صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سرحد ده بود
 سر و سیاهی از حصه رعایا بمرثیه مقرر شده اسند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کاشان
 بخش در شاه بجزی یکپزار و یکصد رست و یک بر کاشان مظفر گشته معاودت بند و
 نمود و داری دکن با سیرالامرا ذوالفقار خان مرحمت فرمود و او دود خان پنی را
 نسبت خود داده و در دکن و گذاشت دود خان بمرثیه موافقت تمام کرد و قرار داد
 که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سرکار بادشاهی باشد و چهارم حصه از مرثیه سوا
 و سیم حصه سر و سیاهی از حصه رعایا که بالامر گور شد اسند حواله شده بود که صحبت -
 محمد فرخ سیر بادشاه از سادات باره یعنی عبدالله خان و حسین علیخان که وزیر
 بخشی کل بودند برهم خورد و حسین علیخان بدکن آمد بادشاه در باب گوشمال حسین علیخان
 بسا سوارا که ذوالفقار خان و اقدار خود از قید برآ رسیده بر راج دکن و سرکردگی

مرید با قایم نموده بود ستوان نوشتن علیخان این معنی را دریافته بتوسط محمدانور
 و شکر اجماعی لها بشرط عدم تاخیر و تاراج ملک و عدم قطع طرق و نگارداشتن پانزده هزار
 سوار در رکاب انظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهم رساند و اسناد و چو تبه و
 سه و سیکی شش صوبه دکن بهر خود با تنخواه گویند و غیره ملکی که راج قدیمش نامند
 عنوانه نمود و بالاچی بن بشنونا تبه از برابره گویند و کیل سا سو راجه را با اتفاق شکر
 لها رسد که در جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گرفت و در اندک ایام هر دو را بعد
 غزل محمد فرخ سیر و اجلاس رفیع الدرجات رضت دکن داده تعین عالم علیخان نمود
 آدم بر احوال سماء و راجه آن اقبال سند از لی همراه پدر با سیئه آمده در حضرت
 عالم گیر بادشاه آمد فطو نظر بادشاه گشت بادشاه نظر کیم عمری از اندر خویش شد
 بهت به تربیت او گذاشته متصل بارگاه عام در کلال باژ فردا آورد و منصب سفت برای
 سفت هزار سوار و خطاب راجه سرفراز فرموده و بعد چند سبب التماس زد و انفقار خان
 تقویتش گردید و در همان نزدیکی انتقال بادشاه رد داد آن بلند بخت به چهار بالاش
 راج نشسته سرداران مرید و اسلام را با خود گردید و ساخت و بر سیری عقل خدا و
 کار و بار ریاست خود و بیست کس که آنها را داشت پردهای بیست و بیست وزیر گویند
 سپرده بفکر شد و بر سنده نشاند و نشاند و پیش و انبساط ممکن گزیده و عافیه اعطای
 سلطنت بر دوش کشید و فراغت تمام گزید از آنجا که ستاره اقبال او در ترقی بود
 سموم انقلاب و اختلال سلطنت روز بروز دزدین گرفت اول حال عالم گیر بادشاه
 رخت لبرای خاموشان کشید و ثانیاً شاهراده محمد اعظم شاه با که که سلطنت و ارکان
 دولت از دکن سمت دار خلافت دلی ستافت و با بهادر شاه برادر خود که از مامور
 بقصد مقابله بر سرحد در سواد جاموده گرویده اکبر آباد نبر و آراسته گشته گردید و ثانیاً
 بهادر شاه بتالیف امرای دکن قدم زد دکن گذاشته کاغش برادر دوی خود را

که رونق افزای حیدر آباد بود و در سواد قلعه گول کند ه جنگ کرده زخمی شد و دستگیر گردید
 و در همان اوان سهند و سیکویشد و طایفه در پی او از حصه رعایا پادشاه مرجه فرمود
 را بجا امیرالامرازد و انفقار خانی که مرگی ساجو راجه بود و صوبدار دکن شسته و او د خان پیشی
 نائب گذاشت و او د خان را نظر بخواست رعایا و خود داری خاطر داری مرجه مقدم شد
 تا آنکه ارتحال بهادر شاه رونمود و در سرج مرجه تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و
 وزیرب خاطر مرجه تعاضل گسترده گردید حسین علیخان در دکن آمد با او د خان جنگیده و
 او را گشت و با ساجو راجه موافقت بهرسانده سهند چهارم حصه محصل ملکی سپرد و سیکویشد
 بهر خود تسلیم نمود و نوبت از و همراه گرفت موافقت دوره ننگی موجب ترقی اقبال ساجو را
 شد و بنظر جمعی تمام در انتظام ملک پرداخت چه خس و خوار دکن از توجه عالم گیر بادشاه
 برنت و در وب آمده بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی نامد که خوار و در دل با
 راجه ساجو تنلیه ملک از صاحبان فرج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر اتفاق امیران غنیمت
 دانسته بفران خاطر قدم در پیش و کامرانی گذاشت و در هر بکنه دو نائب مستقل یک
 مسکدار که تحصیل زرچو ته کند و دوم سروسیکه که در رسوم آن وصول نماید مقرر گردید و آخر
 خود را تقویت تمام بخشید هر سوچی را به ملک کرنا ملک و براژ مامور کرد و دامابی کاکیا و را
 رفیق ساخته بگجرات فرستاد کانهوچی در انوچی رسیدن می بر سه برادر از برادران هر سوچی
 در کنگالک حاکم گشته و هر سوچی را دیباجی نام فرزند شد و از و رگهچی متولد گردید و او
 چهار پسر یا دگار گذاشت جانوچی مود باجی ساماجی بنیاجی اولین یه جانوچی بر حکومت
 برار جلوه گرفتند اما محصل ساجو راجه آسوده حال فارغان زندگانی با نظر مرسا نید گویند
 سخت زانی در دام کار بود و در جازن جمیل از رعایا و سپاهی می شنید بر روز و طلبیده
 میباشند خود سر میداد اکثر اوقات بمانه کسانیکه زن شکیل می یافت خود رفته و از ثامن
 بعنف و عذر بدر کرده شب با میماند و زنه خبر یافت که سپاهی زن زیبار و در از از نماند

عتاق که بیغام وصال فرستاد آن زن عصمت شد شوهر خود را زین اجرا اطلاع داد
 شوهرش را خبر داد که در کجایم و در آنجا در خانه طلب نماید و خود به شهرت سحر اسباب
 بر آورده روزانه کوچ نمود و شب تنها بخانه آمده ستواری نشست تا آنکه ساهو راجه تنها به یک
 خدمتکار و دوسه جوان چون وقت شب موافق و عده بخانه سپاهی آمده بساط طربا شربت
 گسترده و جوانان را بر دروازه بجا نظمت قایم داشته خدمتکار را بطلب شراب و غیره و اسباب
 طرب فرستاد زن هفت تاب موافق ایستاد شوهر ساهو راجه را از جایی که توفیر شراب
 مدیونش نموده شوهر را اطلاع کرد و انید شوهر از کین گاه بدرجسته در دروازه خانه اندرون
 ساخته دست و پا سے آن مخور بر پیمان بسته جاستوئی بند کرد و پاس نمک منظره را
 قتل نکرد اما کچھ سبک را در مقدمش خلا نده در دهن زردی باقیله و کچھ انداخته پراکنده
 افرخت و آنرا همان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت
 و منفوق و غیره کردید چون که ان بکانه راجه مشغول عیش اندی به فکر نگاهبانی آخر رسانید
 تا آنکه هیچ شد و آنجا به تلخیص نور کشکار ساخت چون دیر بسیار محو فکر دیدار دروازه را
 اندرون آمدند و ساهو راجه را نیم جان گرفتار این حالت دیدند محضی در پاکی انداخته بخانه
 آوردند و در سرخ متربک این محنت شدند آخر از و نشان نیافتند و ساهو راجه از غیرت
 یا بالضم بسیر کچھ در همان دوسه روز قضا کرد و رفتا در اخلاصه این امر گشتید و در
 رسانیدند تاریخ وفاتش در کماله بحر می بکیران و یکصد شصت و سه بحر می نوشته اند
 ساهو راجه لا دلبو درام راجه بسیر راجا رام خلف سیو ایچی را بسواری برده و حشود
 در ستاره که دار الاماره مرثیه است مسند نشین ساخته بند و بست آنجا بقصد خود آورده
 چنانچه تا حال همان جا توالد و تاسل راجه است که ذکر است و بر احوال تخطیلی اندوایشان
 اطلاع نیست مگر نام تونکه باقی و کامیابی بر دان برسم ظاهر از خلعت و غیره از انجا مسند
 چون انقضای دولت مرثیه از ساهو راجه شد و در دوسه سر و در مرثیه که عداست آنکه بهر اچھی

بودند و بعد از آن دامن دولت آصفیه بدست آورده و نا حال اولاد آنها فرگشت از بخارا
 دارند بقیم ی آرم تا نام آنها نیز بر صفحہ روزگار لطیف احوال هر به ثبت باشد **راجہ**
چندر سلین جادو پدرش دینا جی جادو از سرداران معتبر سمرای سبها جی به واسطه
 بر دهمداره با فواج بسیار شناخت و تاراج ملک ی پرداخت بعد وفات ساسوراجه بنوگری
 بادشاهی امتیاز یافته بهانگی و غیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار
 نوکری میکرد و در قلعہ پنج محله که در جاگیرش بود که در یک کشتنا بالائی که بچہ قلعہ مخفی
 ساخته بخند رگده موسوم نموده آصفیہ مغفرت آب یاس او بسیار سیکر دند میگویند و سقته
 با جی را و با نواب مغفرت آب بعد محاربه مصالحت شد و عا چند قرار داد و بخت شد ایطاسلح -
 این هم بود که دینا جی جادو بخانه اشس نهانہ قدح نموده نایب نواب براسے پذیرا سے این امر
 خود بخانه دینا جی جادو تشریف برده اظهار با جی را و بر زبان آورده دینا جی گفت نام برده
 از ادنا نوکران این کس بود و گلبے اتفاق نکرده که بخانه اشس رفته باشم نواب فرمود
 تشریف بردن آفایان بخانه لا ازمان و کتران موجب منقسط سرداری نیست بلکه باعث افزایش
 آبروسے ملازمان خود است و ما این شبیوہ اکثر داریم و لوکران را می نوازیم اما حاصل دینا جی
 جادو بر طبق فرمود نواب بخانه با جی را و رفت با جی را و چهار گروه پیاده با احتیاط شصانست
 کچ پاکی گرفته بهمانہ ابر و تا دیر دست بسته پیش او استاده ماند خوشا حوصله با جی را و که
 بر خود غلط نشد و زبے تکمین دینا جی جادو که تتر لزل گشت هرگاه نواب بخانه با جی را و تشریف
 ملاقات میرفت دینا جی جادو همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرف برقیب منتظر
 قیام میداشت الی اصل شب سحری بیکه از او یکصد پنجاهوش سحری پس از فوت او پسرش راجہ
 را چندر سلین سے او قرار داده منصب هفت هزار سے و خطاب چهار راجہ سر اعتبار برافراشت -
 اما از نادرستی در خانه او را و پیدا اسپاہ طلب خواهد بود و در مثل ملاقات جنگ نار بری خندی
 او اکثر محالانش بقطر و آرد و باز بتقریب بحال شد گلبے بنوگری میرسد و گلبے تغافل

میگردد و رایام دلی عهدی نظام الدوله آصفیه که لشکر اسلام در ملک مرشد درآمد نمود و
 هر روز ستیزه و آویز بود با آنها در ساخته شبیه با جمعی بر خاسته روت چون قلون مزاج بود
 و قیامت نهی اعلان داشت پیش آنها هم ساقط الا اعتبار گشته بعد چند س و رده است آباد محبوس
 گردید و بواسطت برخی از اربابانی یافته بعد صغیر جرایم ندانست گویان پیش نظام الدوله آصفیه
 آمد و بجای منصب و جایگزین دستور سابق مورد عافیت شد چون آخر کار از در حاکمات نامناسب
 سرزده اهلینان از میان رفت آصفیه او را نظر بند فرموده و قلعه گول کنده محبوس ساخت
 در اینجا در گذشت و در پیر از دواتی مانده بجا گیر قلیل از محلات اری نبر می بردند انهم مدینه
 حالانام و نشانی از آنها یافته نمی شود **راجستان** می از قوم مرشد ملقب به بنای
 بجای نایک نیر و انگ پال که از اعاظم زمینداران دکن است ابتدا بنوگری راجه سا به
 می پرداخت و بکشور که او معروف بود در عمل نظام الملک آصف جاه اتیان برگرفته منصب
 بهفت هزاری و بتولاری سمر کاری نیز در بعضی محلات سمر کار فتح آباد و صدو پنجستین
 در بگنه حویلی پاتهری حدود هزار سربان گردید با سه هزار سوار نوگری میگرد و سالی که نواب
 مذکور بر بخت حق پیوست بفاصله چند ماه سال هزار و یکصد و شصت و یک هجری او هم فوت نمود
 پس اذنان ناصر ملک شهید در ایامی که عزیمت پهل چری نموده قریب سکنش رسید بنوشته
 پسر او با نوح خوب برآمده در کنار لشکر اسلام خیمه زد ناصر ملک مراعات سواد می افرو
 اول برسم تفریت بمنزل گاه او شتافت و بیافتن منصب و نصاب اری و تفرید محلات
 در جایگزینش آرزوئی او سر به شد در عمل محلات جنگ و نفاذ و میراج بر نام او افزود
 در سنه هجری هزار و یکصد و هشتاد و کسری بمیسی سر آمد پسر صغیر که از دمانده بود
 جائی او بر واری چهره بر افروخت اما چون پاسه دیرینه در میان بود و بدست محلات
 و رسیدن بنوگری هیچ صورت زیست نداشت بعد یک دو سال قلیله از جایگزین بر گذاشته
 بقبضه درآمد چون پسر مذکور که بیست و نام داشت قریب بنشاب رسید محلات و گرا

شرفخواه یافت جوان خوشه بود در عین جوانی ناکام از دکانی رفت راجه پسر پیکار
 پسر بهر دبی سر کرد که فرقی است از قوم دیگر نیا کاشش در دکان انا کوندی که برکنار دریا
 تنگ بهدر واقع است و سابقا مکان نشست راجه با بود تولد داشتند و تقریبی از اینجا برآمد
 در دیهات قریب بلده سجاد پور سکونت در زیدند بهر دبی در محل نظام الملک آصفیاء منصب لای
 و بتولاری پرگنه پالم صوبه بیدرسه فزای یافتند گری می پرداخت چون در گذشت انکا
 پسر کاشش بجای او تقرر پذیرفت و رفته رفته بمنصب بخت نزاری و خطاب راجه پسر بهادر
 و افزونی اطلاع چهره غرت برافروخت سال نزار و یکصد و نود و هجری بعد سرانجام
 بازبان فارسی آشنائی داشت و در فن کیمیت و دهره که عبارت از کلام سوزون زبان
 مردم مابین گنگ و جمنا میسر بود و موسیقیهای که در اقم مطور با وسع ربط خاصی داشت پسر
 از و پسرش سدیرام و برادر زادش جاگیرارثی را تقسیم یافته سر رشته لازم جنگی سرکار
 داشتند حالا بر احوال آنها اطلاع نیست چهار او جالوچی جیوت بنا لکریه
 پسر را و در نهانست که در عهد خلد مکانی بمنصب عمده و قیائی دکن سرفزای داشت و چون
 با سدران راجه ساوجبوسله مکرر جنگ با رسانیده بود اینها بعد قرار یافتن ملع با حسین علی
 حکایت ارمیان آوردند و بنحاطر داشت آنها او را بعد از عقید ساخت در ایاست که نظام الملک
 آصف جاه از مالو اراه دکن پیش گرفته عبور زیدان نمود و در خواست محمد انور خان رهای
 یافت بکک بران پور تعیین شد او که آبله در جنگ داشت بواسطت محمد غیاث خان با نوسین
 مذکور ساخته جلا قات پیوست و در جنگ عالم علیخان و مبارز خان عماد الملک مصدر
 خدمت گردیده بمنصب بخت نزاری و بخت نزار سوار بلند مرسته گشته بعد فوت او با سوره
 بمنصبی در غرور و تقرر محلات ارثی و بتول علم اعتبار برافروخت سلیقه جاگیر داری خوب
 داشت تا بادی اطلاع پرداخته فوج شایسته فراهم آورده و در محاربات رایت اتوبی
 از اینجا که مسیر منسوب بود و واسطه جواب و سوال سران امر دکن می شد در محل نامزد جنگ

بخطاب حیونت ناموری اندرخت و در جلای پهلوی با توین ضرب بر صدر ترودات شا
 گردید اگر چه در انسیه قمر بد نامی مقتول شدن از بنام نامبرده هم افتاد سال هزار و
 هشتاد و شش هجری بدو در مدینه شتانت پسر کلانش را حیونت که آثار رشادت از چهره
 لایح بود و در صحن حیات او در گذشت الحال پسر که چش مهاباد و در اندر نهی پسر حیونت
 شربور بطریق ارث بجای گیر او کامیاب گشته بنو کرمی سرکاری پادشاه را در نهی پسر
 جوانی است خوشه و جوانمرد با محبت و دلش درین ایام که خزان سرداران قدیمی است
 آب توپ گنگی دیگر دارد چون بتقریب نسوید این اوراق تحقیقات قوم بنجارا که رسد رسان
 بلاد و سراسر است اتفاق افتاد و نظریه تاریخی اینجا میطراند که خالی از معلومات نیست -
قوم بنجارا این گروه را در فریق است یکی راهبوی و دومین راهبویا گویند بهوگیان
 بهشت پادشاهی قسم دارد و هر قسم صاحب گادان بسیار و این قوم در افاق گردی و آواز
 رسانی بلاد و مسکو بهرست که نقد نماید بے نظیر است و سوائے آنها کسی متکفل این امر
 نمی شود و بهر بی نول سه دار نوح آمد و شد و فراسی گادان دارند و هر فریق صاحب بلبل
 نشان و علم و زبان اینها نیز صاحب سلاح می باشند و فرد و گاه و بود و باش اینها را
 مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه داری همراه دارند و شبانه در بادیه و در
 آب و گاه دیده فرود می آیند و سواران از جانوران درنده و در بزین بند دارند و گاه و اینها
 شیر صلیح نمیکند گویند از قوت سحر دبان شیر دافنی و دست دزد و در بزین بند سازند بلکه
 زنگوله کردن گاو که مقدم گادان دیگری باشند از سحر تعبیه کنند که هر جا حدائے آن
 میرسد دبان موزیات بندیشو و فریق دیگر که با سم بهر تیه است اگر چه تمام شیوه دیگر
 دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پادشاه و فریق مخصوص خود ملک و در دست نمی روند -
 در نواح اورنگ آباد و پونه و غیره فریق بهر تیه سایر و دایر و از النوا و کوکن و خاندیس و
 نواح دیگر غله رسان و فریق بهر تیه در دیوبند و حیدرآباد و نواح دیگر و کمار کشنا

نگار می نمایند نام سه و از قوم بهوگیا بهنگی رنگی است و نام سه و از قوم بهرتیا چمن اگر
 اینها در سلف گذشته اند اما در اولاد آنها هر که پیدا میشود تازه ساز خدام اجداد خود است
 و ششماره نگاران اینها بر وقت تا لکوت میرسد و سنا زمت نیامین هر دو قوم بنا بر ضلع نور
 بابرک مرحوم قومیت دست میدهند و عند الضرورت شش یک بلشکر هم میشوند و جنگ می کنند
 چنانچه که ذاب آصف جاه ثانی متقلل و بارور و در بر و مرطبی بنجای مغلوب گردد و دیدند و مرطبی
 خوانند خود را تا نایل خاصه رسانند بنجار است بهنگی نگاران خود را که قریب بنجاه هزار گاه
 پراکنده بود و در پیش نایل خاصه کرده و عصاره مضبوط نمود و چپ قلنس مردان بعل آورد
 که رسائی نوح مرطبی تا نایل نشد و نیامین هر دو فرقی شادی کفدائی میشود و اما رسم که خدائی
 طرله دارند که هر کس خواست زوجه داشته باشد تن تنها در جوق فرقی هم چشم برود و خود
 خواستگار رسد نماید آنها او را مانند جهان داشته بسر انجام شادی پرداخته و ادنی موافق مقدر
 داده و خدمت سازند بعد از آن از مختار است که در قوم خود رسیده و نیامین قوم کند اما
 صا جهان دختر شریک او نمی باشند و مادر و پدر شوهر شادی فرزند خود نمی بیند زمان هر دو
 قوم زیور سنگین از برج در پا دست دارند و جوژه حاج از پنجه تا نایل می پوشند بلکه دختر
 نو که خدا بگوشه سحر چند تا جوژه آویزان سازند معنی لفظ بهوگیا موافق قیاس بد و وجه
 معلوم میشود و یکی اینکه بهو یعنی زمین است و گیا بمعنی کنده که در نیامین تمام زمین را سطح
 می کند دوم اینکه بهوگیا لفظ مرکب بمعنی گرسنه است یعنی از گرسنگی جاها سیکرد و معنی
 بهرتیا اینکه بار کنده است اما حال سطر چند در احوال رفقای سیواجی بهو سطر
 می طراز که سرداران قدیم این فریق در ابتدا و سنا جی جاد و سنا جی که بر پڑه است -
 که همواره فوج کشتی پامیکردند و بتاخت و تاراج ملک می پرداختند احوال اولین بالا
 ذکر یافت و زمین را که علم تخت می افراخت پس از ما پس سنا جی گفته زوجه او که بتونکس
 پس خود در سال خود کار فرما بود و سنا جی و غیره کشتند پسرش را نو که بر پڑه چند سنا جی

بجاست پدر می پرداخت و از دهم نامور تر گردید اولاد او اقوام هر یکی در دکن موجود شد
از سرداران مذکور دیپاریه اند که در ملک گجرات درآمد کرده اکثر صوبه مذکور را تصرف
آورده و دیگر از سرداران رگهوجی بهوسله است که باراجه مذکور نسبت هم قومی نیز داشتند
صوبه برار متعلق باد بود و ملک دیوگنده و چاندا نیز بدست آورده از راه گنگ بملک بنگال
رفت و عیوض چوتبه آنجا صوبه بادیش گرفت بعد فوت او جانوجی پسر کلانش بجای او
چون فوت نمود چند سال میان برادرانش نزاع بود آخر برودجی بن رگهوجی مفرگشت
و او سند تعلقه بنام پسر خود رگهوجی حاصل کرد و دیگر از همریان او مرار و رگهوجی پسر
که تعلقه دار سراد غیره محلات صوبه بیجا پور بود و ناسی بسر کردگی برآورد و قلعه کیتی و غیره محلات
سیار در تصرف داشت حیدر علیخان مطابق سنه هزار و صد و نودم در قلعه مذکور حضور
نموده دستگیر ساخت و در قید او بعد از خانه نهاد و سرداران جز از اندازه تخریب بردن -
مخفی نماند که از تاسیج مرهٹی تا احوال ساهورا به ترمبه نموده شد و بعد از آن در قی چند مشور
بر احوال سرداران که از اقامت بطور مبطمودنی داشتند و ملاقاتها بنیامین می شد تا اینجا
از خود گذارش یافت حالانته احوال بنا بر تقسیم کلام برسم احوال می نگاریم زیرا که کیفیت
تفصیلی این گرده در تواریخ اسلامی مثل تاسیج خانیخان و خزانه عامره و ماثر آصفی که از تالیف
محرر است بشروح و بطعام مندرج و بعضی سوانح که بعد از انعام کتاب مذکور بدریان رسید
نیز شمه بنوک قلم می آرم -

آغاز کیفیت مداخلت بر اجمه کوکبی در دولت مرهٹ
بهوسله و برکنار گذاشتن آنها را فقط بنام کوکبی

ناقلان صادق القول می آید که بالاجی بن بشنا تبه که نامش در احوال ساهورا به ذکر یافت

اول حال در ملازمان و سناچی چادوسنیاچی منخرط بود چون جبر سلیاقت و کار دانی داشت
 رشتندی بهر ساندن قدم در سوال و جواب اسوز غصه گزاشت و از طرف راجه ساهو بهینه و کانت
 در خدمت امیر الامرا حسین علیخان پیوست و وقتیکه امیر الامرا عالم علیخان برادر زاده خود را
 بهیو بداری دکن گذاشته حسب الطلیع عبداللہ خان قصد شاہ جهان آباد کرد و بالاجی مذکور
 بسو کردگی پنجاه هزار سوار متعین سناچی امیر الامرا گزید و باجی را و پسرش که بلند طالع -
 صاحب اقبال بود اکثر همراه و سناچی چادوسنیاچی راجه ساهو را به آمد و شد میداشت و مورد
 خطابات و مصدر ترودات میگردد و درین ایام اخراج متعین شاه جهان آباد که بسو کردگی
 بالاجی و چند بود و اتفاق حکمرانی ملها که از پیشگاه امیر الامرا صاحب اختیار دکن شده
 مراجعت بکن نموده تعیین عالم علیخان گردید عالم علیخان را غیر از نام نماند و حکم بالاجی
 بشناجه دشمنکاری ملها رشتند تا آنکه صدیه داری مالوه از پیشگاه فردوس آرام گاه محمد شاہ
 بگر و بر بہادر که از قوم ناگر بود و مقر گشت داد و در سینه بکھنار و کھنڈوسی زند بگری آمده و
 گر دید راجه ساهو باجی را و راجه سناچی همراه داده با لوه فرستاد و او برگرد و بر بہادر و مظفر گردید
 گر و بر بہادر جنگ کرده مقتول شد باجی را و سالم و فاعم خود را پیش راجه ساهو را و چون
 از و درین فہم تر و دے شایسته نظر ہو رسید و و دشمنوں عواطف را چه گشت درین اثنار
 سری پت نامی سرکرده ہشت کس پر دہان وفات یافت راجه ساهو باجی را و را اہل
 دیدہ خدمت سری پت متوفی با و فرمود و بنایت سکے کنار سرفرازی بخشیدہ منصب پند
 و ہشت گشت پر دہان و اخذ و چون او از قوم برابہ کوکھی بود و بر بہادر را و در زبان ہند
 ہندت گویند بہ ہندت پر دہان شہرت گرفت سکے کنار عبارت است ازیک ہر وزارت را
 در کیسہ پارچہ داشتہ بر گوشہ زوال بستہ بر کنار گذارد و کسے را کہ سرفرازی میفرمایند
 عنایت میکند تا بجای قلم دان وزارت باشد اصحاب باجی را و بر این خدمت غفلت
 سرفراز گشتہ کلاہ گوشہ افتخار بر فلک رساند و چاچی برادر خود را و نیز بر جہا مارت رسید

هر دو برادر در تمام ممالک بجان کوشیدند و در افتتاح قلعجات و رفت و روب
 خاکشاک غمتنه و فساد و اجسارت و جلالت دادند از آنجا که نیز اقبال بر اوج بون
 بر جا که روحی آوردند سرخ و دولت استقبال می نمود و بجز نیک نامی و عزت این عامل
 نمی شد. باجی را و دکن را از مقصد پاک ساخته و با نظام واقعی پیر دانه به ششده
 هزار سوار و توپخانه آتشبار و پیاده های بیشتر با اتفاق چاجی برادر جانب منته و ستان
 رخت کشید اول توح او جین را دستخوش غارت نمود و بر صوبه مالوا متصرف گشته
 از پیشگاه خلافت مظفر خان بهادر برادر امیر الامراء صمصام الدوله مامور بمقابله و تنبیه
 شده تا بسروخ رسید. باجی را و مصلحت در جنگ ندیده عطف عنان جانب دکن
 نمود و باز در سال یک هزار و یکصد و چهل و هفت هجری قاصد هندوستان گشت
 قمر الدین خان وزیر امیر الامراء حضور بادشاه بتادیب او تعین گشته می کرد و به
 مفاصله فیما بین گذار گشته در ملک مالوا درآمدند. باجی را و نیز بمقابله هر دو امیر کبیر
 و دوجو کر دیکی را بسرداری پیلاجی جادو بمقابله وزیر ممالک فرستاد سه چهار بار
 جنگ واقع شد و جوق و بیکر را بسرداری به لکر در مقابل امیر الامراء گماشت. امیر
 بزرگم اعتماد الدوله طرح صلح انداخت و بعد صلح هر دو امیر عالیشان معاودت نمودند
 داخل دار الخلافت شدند و بهر کیسالت امیر الامراء موافق درخواست راجه بیگ سوار
 سند صوبه واری مالوه و گجرات از پیشگاه بادشاه بنام باجی را و فرستاده مرستی
 احسان خود ساخت. باجی را و از هندوستان صوبه بلخ مذکور مغرور شده
 بعد تاراجی راج هند و پیلاجی را حکم کرد که در اتر پیدا که ملکیت مابین گنگ
 جمنافتر شورش اندازد و از دریای جمنافتر گشته بامریان الیک متصل
 اکبر آباد نجیم داد و آویزد. چون سر یقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست
 بر شکر مرسته افتاد و پیلاجی گریخته بحالت تباه بیاجی را و پیوست باجی را و

و خشم آمده بگو چه ای میثواتر برسم بلغا در در شبانه روز سه مسافت هفتاد کرده
 طے کرد و میلہ کا لکا کہ ہفت کردہ دہلی مجتمع بود بتاراج آورد۔ قریب بود کہ بر ساکن
 شہر دست اندازد و بارے امر سے بادشاہی توفیق یافت یاقت کو جس جنگ
 نواختند و نبرد مروانہ گرفتند و سہ ہزار آدم بکار رقص بسمل نمودند۔ باجی
 عثمان معاودت جہان زمان تافت و از روسائے ہند ہر کس را کہ مغلوب دید
 بار اطاعت و مالگزاری بصیغہ چوتہ دہی برگزینش گذاشت بعد از آنکہ آبادی پونہ
 بفر و جوباجی را و زینت بخش چمان شد۔ ایچیان راجہ چنگ سواہی والی جے پور
 پیش باجی را و رسیدہ مطالب معاونت گشتند و او اسے مبلغ وجہ تعین دی کہ
 عبارت از خروج روزمرہ سپاہ باشد بر ذمہ خود قبول کردند۔ بنا بران باجی را و
 کہ بسیرت پیشوا مخالف شدہ بود را نوچی سیندیہ را کہ خاک برداشتہ او بود۔
 مع ملہا را و ہو لکرو او داجی پنوار بقوچی شایستہ و جارا ماذون ساخت و آہنا با
 در ملک راجپوتہ رسیدہ رسم امداد بمل آوردند۔ ہمین کہ فرخستہ راجہ بخت سنگ
 را حضور کہ مہاراجہ پنہ مشورش و فساد شدہ رفع گشت و غنایتش بر خاستہ فروشت
 سپاہ دکن قصد مراجعت داشت کہ ستر سال مر زبان چہر پور کہ دران سال فتح خان
 بکش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شدہ در استیصال می کوشید بلجی
 گردید۔ فوج دکن بچاکی شام متوجہ آن سمت شد و موضع محولی خود از بند کرد
 رسد شکران و تاخت و تالیخ خانم زکورا را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گشتند
 کہ آن سردار عمدہ سرکن پرکن عثمان معاودت بدیار خود بچید۔ راجہ سرداران فوج
 را مبلغے گرانندہ دادہ شاد کام مرخص کرد۔ چون آہنا پیش باجی را و رسید
 باجی را و در جلد وے این ترددات ہو لکرا اندوز و را نوچی را و جین داد۔ دین
 اثنا خبر رسید کہ نواب نظام الملک آصفیہ از پیشگاہ خلافت سند صوبہ داری^{مالوہ}

حاصل کرده میرسد بنابرین باجی را و از مقر خود کوچیده بر بھوپال علم زد و در اینجا تلافی
 معسکین روداد سرگرم جنگ و جدال بودند و هنوز نگیسو نشده بود که هنگام آمدن آید شاه
 در هندوستان گرم گردید نواب باجی را و مصالحه نمود و ناصر جنگ خلف خود را در
 اورنگ آباد نائب گذاشت و خود بجناب استیصال جانب خا بهمان آباد شتافت
 باجی را و بعد رفع محبله نادر شاه پله اسلام ضعیف دیده بان ناصر جنگ آویزش بنیاد نهاد
 و بحیثیت پنجاه هزار سوار حصار در ظاهر بلیده اورنگ آباد بسته نمود ناصر جنگ با ده
 سوار مقابل شد و بتأیید الهی در جنگ غالب آمده اراده تاخت پونہ کرد لا علاج
 باجی را و بصلح پرداخته ملاقات و سه آمد و سرکار ہندوئیہ جاگیر یافت بملوہ
 را ہی گشت و در سال یکہزار و یکصد و پنجاه و سوم ہجری برکنار نزد اخین بجر گشت
 بالاجی را و ولد بزرگش کہ نا نا لقب داشت مسند نشین ایالت پدر گردید -

تسلط بالاجی او پسرباجی را و ابن بالاجی بن شنائتہ مذکور

چون منصب پندت پردہانی بعد انتقال پدر ببالاجی را و قرار یافت و از پیشگاہ راجہ
 ساہو بطلے خلعت پیشوای معزز و مہابی شد چہاجی عم خود را بدستور و امین
 جد و آبا سلم داشتہ قوانین راج رازیب و زینت بخشید و در رضائے خلق
 و امنیت و آسودگی خلایق کوشیدہ قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکہ
 آصفجاہ از حضور رسیدہ رونق افزائے برہانپور بود شرف ملازمت می یافت
 حضرت الوہ گرفت و آصفجاہ راتن و فائق صوبجات دکن گشت و تا ایام حیات
 نواب موصوف کہ ہشت سال بود از راجہ ساہو نقشہ جنگ و صلح کچہار مرزبانند
 و بعد وفات نواب پسرش ناصر جنگ قریب دو نیم سال مصالحہ بجال داشت
 چون ناصر جنگ جانب آرکاٹ شہید شد و راجہ ساہو ہم درہمان ستیہ کینڈر

بکصد و شصت و سه هجری رو بکتم عدم نهادن نظر بر اینکه او را فرزند نبود و ارکانان
 دولت راجه رام رستمی که بالا ذکر یافت جانشین ساختن چون نصیب کامل و
 بهره دانی از ریاست و سه داری نداشت سرانجام تمامی جهام و انجلیح مرام
 طبقه انام را در قبضه امرای عظام گذاشته خود را وجود معطل پنداشت و در پیشگاه
 منقده بالاجی را و بیشتر از پیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و آنچه بود و دو بالاشد بمنزله
 در سالی فهم و فراست و دانائی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره براس بود و باش
 راجه که غیر از نام و لیس بردن اختیار نداشت مقدر شد و چون را که از آنجا سه منزل واقع
 است مستقر دولت خود تجویز کرد و خرابیهای خانه آنجا بعد از هفتاد و نوبت شهید
 و یار و نزدیک آباد لشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیه پیشکش
 گرفت و برگشت از سوانح سال یکم هزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنست که چون
 از اقطاع هندوستان در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفدر جنگ بر سر احمد خان
 و غیره لشکر کشی نمود و نوایر جنگ و جدل باهمه گریختن گریه افغانان با وصف جمعیت
 قلیل دست از جان شسته تیغ دودستی زدند و در اول محاربه غالب آمده اگر چه نول را
 نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان گشتند
 اما در جنگ دویم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود مقابلہ کرد شکست و دست خور و از داد
 این صورت وزیر تدبیر سے کرد که فرج از دکن طلبیده دما از روزگار این مروم باید بر
 چنانچه راجه جنگ کشور و راجه پهمی نراین و کلا سے خود را فرستاد بالاجی را و جی آپا پس
 را و جی سندی به راجه بطال سے زری یکجمله که مرتبه عالی است معزز نموده مع مله
 به لک و افواج و افر حضرت ساخت سرداران مذکور قطع مراحل و طے منازل نموده از
 صفدر جنگ ملاقی شدند و سی و پنجاه روپیه یومیه سرداران مذکور مقرر گردید و لا
 و کمینان از دریایه جمنای عبور کرده مشایخان افغان را که از طرف احمد خان و جبار

کویل جالبیسر بود ناگه سینه ریخت نموده بر کیمیت دادند و بسیاری قوم افغانه را شسته
 و دستگیر ساخته غنائیم فراوان بدست آوردند و تمام ملک را تاخت و تاراج نموده
 اموال لکوک گرفتند و تا فرخ آباد و میو و غیره پائمال سمند حوادث و کمال نمودند
 بعد از آن هر چند با اتفاق وزیر و سوار حمل جاٹ دفعات تهاجمات و حقیقت
 مردانه کردند و هم احمد خان و سعد الله خان و غلبه بجای خود دم از میو میگوشتند
 زده حتی المقدور در امور جنگ قصور نکردند لیکن آخر کار جماعه افغانه از کثرت
 اعدا طاق و مقاومت در خود نیافتند شکست فاحش خوردند و در کوه کما بول خنیزه
 محصور شدند حتی که در اسباب بخت و محال بود و سرانجام سرانجام
 هزارها مردم راه عدم گرفتند چون عرصه جنگ بدرازی انجامید و سرانجام
 موسم برسات در ملک افغانه بطور چهارولی گذرانید و وزیر سرداران دکن را
 در جلد و سینه محنت کشی با و جانفشانیها ملکی از حدود کویل و جالبیسر و میو و
 فرخ آباد تا کوثره جهان آباد محنت ساختند - احمد خان چار و ناچار تن بتنا بعت
 بوسیله جی آبا و هو لکر بمصالحات پرداخت وزیر الممالک فرخ آباد و میو و غیره
 ملک شانزده لک روپیہ با محمد خان داوود قبول کرده باقی را بصیغه مالگزاری
 سپرد و نعل بندی از آن بمرابطه مقرر نموده معاودت بصوبه خود کرد و بعد از آن
 در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و بالاجی را جمعی کثیر فرا هم نموده بعزم پیکار در افواج
 اورنگ آباد رسید آصفجه ثانی اوام الله اقباله که حالاد دکن رونق افزا انداخته
 آمده با سبی کر و سیه از جائے خود بیشتر رفت آخر الامر ملک بخت و هفت لک روپیہ
 بطریق جاگیر ثوابت نموده صلح کرد گویند در آن آوان را و رسم اُمریان سهند و ستان
 از حین و خجاست طینت چنان مقرر شده بود که هرگاه هیچ صعب در پیش می آمد یا
 مشکلی واقع می شد از نبودن حوصله و عدم سرانجام بهام مشکله خود را هیچ کاره

میدار استند و اقرار بجلبت و مردانگی سرداران دکن نموده التامی آوردند و رونق کار خود با استدلال آنها می جستند چنانچه عماد الملک غازی الدینخان نیره آصفجاه مرحوم بنابر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگهنا تحو را و برادر عیانی بالاجی را و ملهار را و هو لکر را در لشکر بکینزار و یکصد و هفتاد و یک بمالنه و بلغ بمبالغ طلب داشتند دور شاهجهان آباد را فرو گرفت و عالمگیر ثانی و نجیب الدوله در قلعہ محصور شدند چنانچه گیاه و پانزده روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملهار را و واسطه صلح گشته نجیب الدوله را که از ورشوت خوبه یافته بود بخرمت و آبرو و شایسته بآب و اشیا و اواز قلعہ بر آورده نزد یک فیمه خود فرود آورد و صبح آن شبانه و غیره ملک متعلقه اش که آنروزه جمنا بود رخصت نمود بعد از آن عماد الملک با پادشاه آنچه کرد بر کتابه روزگار ثبت است چون سدا شنید و او عرف بها و عدم زاده بالاجی را و سلطنت هندی را ذلیل دید قلعہ اسجد نگر بسا زش و ساختگی قلعه دار بادشاهی در قبضه تصرف خود آورد و با نواب صلابت جنگ و آصفجاه ثانی نزد بادشاه نموده ملک شصت لک روپیہ برسم جاگیر از قبیل پرگنات اورنگ آباد و صدیه هیدر و بیجا پور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجا پور در قبضه تصرف خود آورد و قدر قلیله که در تصرف نواب هاست مذکور بسرایت ضابطه چوتبه آنها ماند این احوال در خزانه عامره و تاریخ ماثر اصفی بتفصیل مرقوم است -

فوج کشی عماد الملک با اتفاق مولکرجی اپانجا ملک جاٹ

بنابر ربط سخن سطره چند بقلم می آید که چون عماد الملک غازی الدینخان افواج مرسته یعنی جمعی اپارا از ناگور و ملهار را و را از مالوه براسی نظام سلطنته بمن طلب داشت خواست که اول بهم سورجل جاٹ که با مستظهار گڑه هاست محکم و مکا بناسی

استوار باد نجات و پندار در سردار و فیصل دہد با وصف بودن انبوی کثیر و
 جم غفیر ریختہ ہائے مذکورہ را طلب فرمود آہنپا در رکاب عزیمت نہادند و از
 وراہانے سر راہ باج و خراج خاطر خواہ گرفت بجماعت تمام فائز منزل مقصود شدند
 عماد الملک کے دوستہ کوچ از شاہجہان آباد نمودہ انتظار می کشید رسیدن آن فوج
 دریا موج مسامتہ وقت دانستہ خوشدل گردید۔ سرداران را پیشوا فرستاد
 و ہنگام ملاقات از فیض اسب و کشتی ہائے پارچہ پوشاکی و خواہیچہ خواہر انچہ شالیستہ
 ولایتی باشد برسم تواضع در پیش نہاد۔ آخر الامر بصلاح و مشورہ باہم عزم مشترک
 نمودند و بتاخت و خرابی ہائے ملک جاٹ پرداخت نمود۔ سورجمل کہ در اصل قدرت
 مقابل شدن افواج گران کہ از کران تا کران دائر و سائر بود در میدان نداشت
 مقدور صرف کشی نیافتہ در کمین کہ یکے از گڈہ ہائے جاٹ مذکور است
 خزید و پناہ بچار دیوار آن حصار برودہ ہنگامہ آراے جنگ توپ و تفنگ گردید
 از دود باروت آسمان و زمین تیرہ و تار یک بود و صدائے توپ سامعہ رعد را
 کروناشنوای نمود۔ دلاوران نصرت مند بترتیب مورچال پرداختہ گڈہ را
 مرکز و ارا حاطہ نمودند و ہر روز مراتب دلیری و دست برد با بوقوع می آوردند
 معہذاہر و زے جی اپاکہ فی الجملہ خداترس بود بمقتضائے رافت جلی و خلوت
 بہ ملہار را و ہولکہ گفت کہ فی الحقیقت ما را از خراج و استیصال جاٹ ^{مطلبہ} ہیج
 نیست و از بر باد شدن اینان مدعا تصور نہ پس چه ضرور کہ ما پاہیان خود را
 بکشتن دہیم و عبت عبت نشانہ توپ و تفنگ سازیم مناسب آنست کہ طرفین
 راضی نمودہ بوساطت خود طرح صلح اندازیم۔ ملہار او محض بجمالت و خود پسندی
 از اقبال ایخرف سر باز زد و مطلق پسند نکرد حتی کہ صحبت یکدیگر منجر
 بنا خوشی گشت و غبارے بردمان خاطر بانشت۔ فاما حق تعالی ہولکر را تجوی

خود پسندی فی القور داد یعنی فرزند رشتیدش که پد و جی نام در بهان معرکه
 بفرست گو که شسته افتاد - مایه بار او چه از غم پسر و چه از ندامت نشیندن سخن
 صلاح همه بهر و بیکاه و لشکر خود کوچ نموده آن روسه چمنار رفت و حسب الایماک
 عمار الملکک اردوس حضرت خدیو که بهان احمد شاه بادشاه را که متصل سکندره
 رونق افزا بود بخارت آورد و بعد از آن جی ایا در میان آمده انفضال معامله از جات
 نمود و ز خطر کار سازی یافت - عمار الملکک عازم شاه بهان آباد شد و جی ایا
 رخ عزیمت سمت نارتول کرد چون آنجا فرستاده قرار گرفت در ملک مار و اژدها
 رام سنگه و بجیسنگه گرفتار و شورش برخاست رام سنگه خود را بیدخل دیده
 معتمدان را بحضور سرزمین پیشوا یعنی بالاجی را و فرستاده ملتی استعانت
 شد و درخواست کمک و مدد کرد - بالاجی را و جی ایا را که مراتب کار دانی و آنجا
 و جانفشانی اولین خاطر شده بود همه وجود مالک و مختار فرموده بنا بر معاد
 رام سنگه و هم بر سر تحصیل زر چو تبه که را بهای آن ضلع در ادای آن تنبال
 داشتند نوشته فرستاد جی ایا با سپاه فراوان کوچیده بتاخت و تاراج ملک
 راجپوتیه پرداخت و آبادیهارا بفرستجهال شعل غضب سوخت و ناله دود آه
 در کانون سپند هر ذمی حیات افروخت - هر چند راجپوتان در مقابل جاننشانی
 ثابت قدم بوده عاگر نین بر خود روانی نمودند و در دادن جان عزیز هیچ
 تمیز نمی کردند - لیکن از دوا و وی مردم دکنی که جنگ در گریز دارند و مانند برق
 بجای قرار نمیگیرند نهایت عاجز و حیران شده در ناگور و جو و بهپور که مستقر
 ریاست راجه بجیسنگه بود مجتمع گشتند و هر بیٹه با از هر چهار طرف بمحاصره پرا
 خلقه را در شکنجه اذیت کشیدند حتی که از بند شدن رسد شمس قافیه تنگ
 شد که غله نرخ جان شیرین بهمرسانید و گاه در هیچگاه میسر نمی شد -

فرد - مردم چو بشهر در خزیدند - از قحط و وبا بجان رسیدند - چو آن
 عرصه یکسال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خویش شسته گفت
 که اسے واسے از راجپوتان کسی نیست و نہانا کہ با نصراہم این ہمہ پردازد و کا
 شام سازد - ارشستیدن این سخن جاما جاٹ و جہناجی را کہ گرگ کہنہ بود نہ
 عرقی شجاعت بجرکت آمد و از بس تہور بر زبان آوردند کہ اگر ما را حکم شود
 سرگرم جان نثار می شویم - راجہ کمال محفوظ شد و بعطائے جاگیر و نعت
 خوش نمودہ فرمان داد - نامبرہ رخصت شدہ بتقریب سوال و جواب
 معاملات بدربارجی آفاقتند و بتقریر سراپا ترویریش آمدہ ہنگامہ چرب
 گرم ساختند - از آنجا کہ ارادہ آنہا نوعدگر بود و از دل نازبان بگروے
 انداشتند عرض کردند کہ ما اسخنہ در خلوت گفتنی است جی آپا سادہ لوح
 شجاع و مغرور زور بود و چون رویا اہل دکن برہنہ تن بیچوکی نشسته سخن
 می نمود سہلا زبان خود تقید کرد کہ ہمہ دور شوند و کسے گرد و پیش و نزدیک
 بہمانباشد - ہر گاہ عرصہ از مردم اعتمادے خالی شد و غیر از آپا و این دو شخص
 دیگر نہاد حرفے در گوش گفتند کہ بجی سنگہ را ہمہ دادن قدرے ملک از
 حضور منظور است یا نہ آپا گفت کہ در حق موکل شہما ہمین اولے است
 کہ اولاً شہام ملک را بگذار و بعد از آن از رام سنگہ گفتہ ہر قدر ملکی کہ
 کہ پدرش در تصرف داشت خواہم دہانید و کلاے مذکور دین مذکور
 اپارا غافل کردہ جہد ہرا ز کمر آوردند و از ہر دو طرف زخمہائے پہ ہم زدند
 حتی کہ دوسہ ضربت کار بچو جوان قوی بازو را خورساندند - دین چہن
 ملازمان اپا ہجوم آورده یکے را از ہم گذرانیدند و دویم صحیح و سالم بجماعت
 ہمراہی خود کہ قریب پانصد کس راجپوت ہر دو پڑھی حاضر بودند کائنات شد

جنگ کنعان در ناگور رسید و در حضور راجه سلام کرد۔ راجه پو پور نواز شش
 در آغوش گرفت۔ بالعام خلعت و نقد زیادہ از حوصلہ اش سرفراز فرستاد۔
 بنا بر غارت ہرون و براوردن مورچال مرہٹہ حکم نمود۔ مرہٹہ ازین واردات
 نامرغوب سخت مراسیمہ و مغلوب شدہ از مکان شہر و گاہ کوچ نمودند
 و بتفاوت دہ پانزدہ گروہ خمیہ زدند۔ بیا سے رامال و متال و پال و پرتل
 بخارت رفت۔ بہر حال بمقتضای وقت یک گونہ دار و مدار نمودہ معاودت
 بدکن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجہ عجیب نگاہ
 مصلحت از باب صلاح صوبہ اجمیر و غیرہ با چند محال علیحدہ کردہ بر اسم سنگ
 داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنہمہ ملک از بے حوصلگی رام سنگ
 در تصرف ننالد و یقبضہ مرہٹہ در غنہا بے حی ابارفت۔ بالاجی را و از اطلاع
 این خبر خیلہ مغیوم و ملول شدہ بصبر پرداخت و جنگجوی پسرش را از ماتم پدر
 بر آورده مراسم دلجویی و مراسم تقدیم رسانیدہ و از فرط نوازش بتفویض منصب
 جاگیر پدر سرفراز گردانید۔ چون جنگجوی فہم رسا و فراست بلند و تہور ذاتی
 داشت و لمحہ سرداری از چہش می درخشید۔ در سر کار پیشوا ترقی کرد۔
 بالاجی را و از رئیس سر کردہ فوج عمدہ مقرر نمود و مقدمات عظیمہ ہندوستان
 و قبضہ اقتدارش داد و بعد چندے زری پیکہ بخشیدہ بعطای جاگیر
 قدیمہ و خلعت صوبہ داری او جین بہ مستور جد و پدر معزز و مباہی فرمودہ برا
 دلجویی آن مشیر پیشہ اجرات و جوانمردی صوبہ اجمیر را اضافتہ پران کرد۔
 چنانچہ دتا جی پٹیل عموی حقیقی او را و ساما جی پٹیل را کہ از اتہا بے او بود
 ہمراہش دادہ افواج جوار و توپخانہ آتشبار و خزائن بشمار مرخص ساخت
 ماہور را و سپہبدیہ مع جنگجوی براور حقیقی خود بسبب اعتبارے کہ داشت

مانندن خود در حضور تشرار داد- مشارالیه بعزم بر اسب و قصد عالی بگو چاهای نخل
 در آنکه یکپنار و یکصد و هفتاد و دو و هجری داخل هندوستان شد و بعد فرارغ از
 بند و بست ملک قریب با سه صواب عماد الملک خواست که اولاً ملک رو بهیله گز
 قدم جارت در حدود شجاع الدوله نهند پس باین داعیه از جنگ گذارشته عازم
 استیصال نجیب الدوله گردید که مقارن مصاف در میدان نداشت و در سکتال
 محصور شد و ششست و چهار ماه بر سات ریزش گوله و بان مانند برقی ران و ابرو
 از طرفین در میان ماند- چون مرپنه را معلوم شد که نجیب الدوله با تفاق سردار
 رو بهیله مثل حافظ رحمت الله و سعد الله خان از مشاجره از دل پیغام شکست
 از نجیب گویند پیژدت را با جمیت هشت هزار سوار و پیاده از کمک گذرانید- او
 تمامی چاند پور و امروهمه و غیره ملک توابع رو بهیله را سوخته غارت نمود و در توس
 رو بهیله از جنگ گریخته در دامن کوه کمایون رفتند شجاع الدوله بجزو آگاهی
 چون موسم شباب زد و دشتاب پاد در رکاب گذاشته توابع خود را فرمان
 داد که هر طرف روی مرپنه پابند مانند سر مار بکوبند و نگذارند که احدی جان
 بسلاست برد تا آنکه هر دو گو سایلین عمده جمیعت را طرف فرو دگاه آنها و میرزا
 بنجف خان زابا پنچیز سوار و میر باقر را با چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنییه
 تخریب مرپنه ها تعین ساخت- گویند پیژدت بعد آویز مشش و بیچاره را
 که آمده بود سر کن پر کن برگشته رفت و بسیاری از گریختگان در دریا سب
 لقمه ننگ اجل گشتند شجاع الدوله منظر و منصور از چاند پور تدبیر کوچ پیشتر نمود
 و افغانه نیز از کوه بر آمده پیوستند و نزدیک شکر تال رسیده نجیب خان
 از ورطه بلا که از عدم رسی غلات و دیگر وجو بات بحالت سکران مبتلا بود بجات
 دادند و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلح ندیدند جنگی نیز به سبب

آمد آمد ابدالی قبول کرد و بنیدوبست سمت لاهور و تدا میر بند کردن رخنه
 حریف هر روز منظور داشت درین اثنا و گستاخ را و شمشیر بهادر و مله بار
 بهو لکر با سروران دیگر از دکن رسیده در ظاهر شاهجهان آباد دیره زدند و
 منتظر امر غریب شدند که آدینه بیگجان صوبه دار لاهور که در آن روز با مسبب
 و اهل ابدالی و عدم الطینان از جهانخان اداریاست پهلوئی کرده بکوهستان
 لکھی جنگل بسر اوقات می نمود طلب کرد آنها عازم گشتند سخت باغبان
 حاکم سر بند مقابله دست داد و بعد مقابله و مقاتله بگیر افتاد مرسته در ستر
 رسیده بداد پی مطلوبان و غوررسی بیچارگان و استمالت رعایا و تنذیل حال
 سکینه انجا پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نهضت پیشتر افتاد ابدالیان
 که با بجا در نهانجات سکونت داشتند اندک زد و خورد کرده راه انتشار و قرار
 سپردند مرسته با ازین فتوحات بلغ باغ شدند و از بس شادی در پیم
 گنجینه ندخواستند که خود را بلا توقف تحریف در زنند و خطه لاهور را از وجود
 پاک سازند بنا بران باراده ستیز جلوریز شتافته رویه لاهور نمودند -
 تیمور شاه و جهانخان که در لاهور قیام داشتند با ستم غلبه فوج جنوبی
 برگشته آمدن ابدالیان فالف و هر اسان بدون نیر و عنان تافته متوجه
 ولایت شدند -

۵

ازین رستن و آمدن عار نیست که بچیز زدند بجز ذخار نیست
 مرسته بار از استماع این حرکت دلیر تر گشته قدم پیش گذاشتند نادریا
 جهلم تعاقب نموده برگشتند غنیمت بسیار بدست مرسته افتاد و قوم که
 که در آن زمان چندان کثرت نداشتند نیز کم موافقت بستند - الحاصل
 چون ایام بارش قریب بود جنوبیان یعنی مرسته با صوبه لاهور را حواله

آدمینه بیگمان نموده و بخت او پنج لک روپیہ بطریق پیشکش و سالیانہ بندہ
خانہ کور مقرر ساختہ انا سجا معاودت کردند۔ رگونا تھراو و شیر بہا
را ہی دکن گردیدند و جنگجوی مع دنا پٹیل و غیرہ رفقاء سے خود عازم لشکر ملک
راجہا سے اجہیر گشتہ نواحی دہلی اقامت گزیدند۔ قصداً راوڑ بہان سال
آدمینہ بیگمان از مرض الموت و رگناشت جنگجوی سباباچی پیش را صوبہ دار لاہور
نمودہ مرض ساخت و فوجداری سر نہاد بیدین بیگمان کہ از بہر اہیان آدمینہ
بیگمان بود و حکومت دو آہ بہرن خان متوفی تہرا یافت۔ سباباچی تا دریا
اٹک بند و بست نمود اما نجیب الدولہ و تمامی جماعت اہلخانان از استیلا ی
مرہٹہ عاجز آمدہ استغاثہ پیش احمد شاہ ابدالی بردند و ہر انفس تو اترو تو الی
مشعریر النوع عبارت آرا سے و عجز نہ لے ارسال نمودہ بنا بر تشریف آوردن
ہندوستان بر اسے جہاد ترغیب و تحریص کردند۔

آمدن احمد شاہ ابدالی جانب و سلا و قبل ساندن تاج پٹیل

ساباچی او گزشتن جنگجوی سیندھ و ملہاجی

اگر چند کور و رود احمد شاہ ابدالی بر ہندوستان در خزانہ عامرہ و ما شرا ہیفی
بتفصیل و مبسوط مندرج است اما در بنابر بعضی معلومات تا زد کہ در آن و
نبود سرشتہ سخن تا اختتام غرضہ زندگانی بالاجی را و بطریق اجمال و نہا
ضرور افتاد مخفی نماید کہ ہر چند احمد شاہ ابدالی را از روبرگشتہ فتنہ تیمور شاہ
مخطویر خاطر بود کہ فوسجے از قزلباشان خوشخوار و غازیان ظفر شعار قراہیم آوردہ
قصد ہندوستان فرماید اما موافقت یکے از رئیسان ایچد و دراز خدا

میخواست درین اثنا نوشتجات نجیب الدوله بهم مشعر بر انواع تطبیح و چای
 و عجزیابی رسید. این را محض نمایندات آسمانی و البته عزم حزم کرد و
 نسبت و چهار دسته که دوازده هزار سوار را یکدسته نامند در رکاب ظفر
 گرفت و علاوه این شمار نیمه آن چه توان کرد که یک یک مغل چهار چهار پنج پنج کس
 جوان قوی هر یک و لشکر و شمایلی و از یراق و اسباب بصورت خود مقابل همراه
 داشت و این گروه از همه بخت کرده اعدا را از نرم آنای و غارت نمای
 عاجز می سازند بالحد شاه با فوج قاهره از دریای آنک کوچ کرد و اکثر
 آنها سببات مرسته را بقتل آورد و صدیق بیگان گزینست که ناره گزید و کجوجی و
 دتا پیش با ستماع اینخبر دست از مصالحه شجاع الدوله و نجیب الدوله که سوار
 و جواب آن در میان بود باز داشتند با جمعیت هشتاد هزار سوار آمده کار با
 مقابله چمن را عبور کرده در ملک انترپید درآمدند. نجیب خان و سوادش خان
 و احمد خان بیکش و حافظ رحمت و دوندی خان سرداران و و هیله حاضر شدند
 قشون شاهی بر سر قراولی حب الامر نزد یک سرهند با مرسته رسیده سپاهی
 گرد و ترک و تازی آفا نمودند. بعد از آن یقین ستیز گریز نموده همیکم در
 میان باولی اقصای دلی رسیدند شاه باز از دریا گزشتة شاملی
 فوج خود گشت و جنگی شدید واقع گردید که بهرام فلک از دید آن بر خود لرزید
 مبارزان طرفین داد مردانگی و بزدلی دادند و پیرا با مردم در رزمگاه افتادند
 افغانان بر سر یکجای تیغ راندند چون خیارد و پاره کرده طاقت فغان بر آوردن
 ندادند. میر چند مرسته با نبرد مردانگ کردند اما با شاهپایان کو قدرت که
 بر آید و گریز بر شیر نیجه کشاید.

۵

گرچه شاطر بود جزو سبک چو زنده پیش باز روئین جنگ

د تاجی پیل و سباجی غرضه شجاعت بر خود تنگ دیده جان باختند و چون
 احوال دوام گیر که قوت بازو و دستهای را بودند چنین دیده هر یک غنیمت
 دانسته جان خود از آن مهلکه بدر برود و راه ریلواری می نمودی سمت مکتب این
 متفاوت - جنود فیروزی تانار نول تعاقب نموده از کوره که بیست کروسیه
 بجای پور است معاودت کردند و این واقعه در سال ۱۳۰۵ بکینار و یکصد و هشتاد و سه
 بوقوع آمد - بدریافت این احوال ملهار را و پولک که از سور المراجی درین احوال
 شریک تنگ نشده بود و بر آمده شریک گردید - اولاً شکوه و شکایت ها کرد و از وطن
 بر زبان آورده که نوجوانی و عدم تدبیر کار باین نوبت رسید و اینقدر است پیش آمد
 حالا خواهند دید که اینجانب چه قسم بتلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد
 الحاصل پس از بسیاری رود بدل بر روز معهود با جماعت مبارزان دلاور چون بجز
 پر خروش روان نشد - همچنین نزد یک سکندره رسید - آبادیش را غارت
 گردانید و خزانه و صندوقه را که در لشکر شاه می رفت تاراج نمود - شاه که در تاراج
 رحل اقامت داشت بجز دستماع اینهمه حالات شاه پسند خان و قلندر خان
 بجمعیت ده هزار سوار کارگزار تعین ساخت و تاکید نمود که از اینجا برسم
 یلغار شتابان بکنند - ابدالیان خون اشام تیغ انتقام از نیام بر آورده
 فی الفور سوار شدند و نیز جلو می نموده در یک شب روز بعد طعنه ها و گروه
 شاهجهان آباد رسیدند و روزانه باران شراحت کشاده نصف شب روانه
 آنروز که چمن شدند چون ملهار را و دید که جنود شاهیه قریب رسید
 بر آن تیار بنام سپاه و روانی بهیر بیگانه موگ گشت - و خود با چند هزار
 انتخابی که هر یک را یک تار عرصه می میدادند در مقام کمین نشست
 تا آنکه از هر دو طرف صف بسته هنگامه زرم گرم کردند و چون بر مرسته و

شده بودند اکثر سے را حلف تیغ بنید ریغ نمودند و بیک حمله توج پیش را
پسپا ساختند. هو بکرتاب شہادت بنیاورده راه گیر گرفت - تفرقه تمام
شکر اوراہ یافت - با خرابی حال و سخت و کمال تار سیدن بہاؤ و
بسواس راودر دولت کمبیر بہرست بلور بجایت جات نشست و شاہ از مار
کوچ فرمودہ در ملک مابین لنگا و جہنا بست کروہے از دہلی چھاوئی کردہ -
نہضت اشیر او عرف بہاؤ و مینی عم بالاجی او بسواس و فر

از کن بمقابلہ آخر شاہ ابدالی و غرق گشتن آنہا در حرنما

چون این اخبار بکرتاگرا ہوش گذار بمیان بالاجی را و سر میت رسید مشوش
شدہ سرداران خود بجا نمودہ بزم مشورت آراستہ را اشیر او عرف بہاؤ
پسر حاجی بندت عم بندت پردہان بہ نیابت پیشہ ای ممتاز بود بمقتضای
غیر ذاتی و تہویر جلی زبان بہ بیان کشود کہ درین مدت از سرداران متعینہ
ہندوستان کار کے کہ لائق آفرین و تحسین باشد گاہے بظہور نیامدہ بلکہ نقصان
مردود ہار و ہیمہ کردند تا با انتفاع چہر رسد - اولاً ہر کس کہ برین کار مقرر شدہ
میر و دہر رشتہ خرم و احتیاط از کف مبدد و کار بہ دہول و بے پروای
می انگند - در تصور اگر جناب سر میت اجازت فرمائید و نیز بسواس
را ہمراہ کروہ دہند این مرتبہ من خود عزم میکنم و او را بزمند ریاست سلطنت
ہند نشانیدہ بند و بست افضل قرار واقعی می نمایم آخر کار پس از گفتگو
اسچہ عقل مستقل او تجویز کردہ بود ہمہ اشخاص پسندیدند و بر اسے اجتماع افواج
با طراف و جوانب نوشتہ رفت در فرصت قلیلہ فوجے فراہم آمد کہ محاب

و هم و خیال در تعداد آن قاصد و حیران بود هر چند بالاجبی را و جدایی فرزندان
 که جوانی رخصت و خلافت بزرگ بود و چون دگواران داشت اما مصیبت کلی چار و
 تا چار این یار بزرگ گذشت القصه در ساعت سمید و زمان جمید پدید و
 لب و اسب را با جمعیست و کلب پیاده و سوار و خراسان است و زن از پیشانی
 و مردان کارگر از مثل پهلای جاد و دانا جی کانگوار و مود و باجی بهیوست و ابراهیم
 کار و طی که سرگرد و نه پلانش چنانی و چهل ضرب توپ کلان و دیگر توپ طعنه بود
 و سرداران نامدار که تفصیل آن موجب تطویل کلام است و آری بهیوست توپ
 صفت شکر و ضرب زن از دکن کمر همت بر تنه پندار بست قصبه انبوه بود
 بود که بوقت فرود آمدن در دشت و محراب فرسخ باغی از خیمه و خرگاه بیخ
 بنیست و هنگام کوچ تا نظر کار میکرد سپاه سپاه بهیوستی آملش کوشش
 در یلای بود موج ناپیرا کنار و لشکر یانش از سپاهی تا اهل حرفه مستقیم
 از احتیاج و مالدار که رایا را نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را
 هم سنگ نماید - معینا هرگاه باین چشم و جاه بعد از طے مراحل از دریا
 چنبل که متصل دهلپور میگردد گذشتند و ظاهر جامبور امضرب خیام
 نصرت ساختند - جنگجوی و مله را و مع سور جل جات مرزبان دیک و نهرت
 شرف حضورش دریافت بخت گشتند در اینجا بگو بهای متواتر سال بکهار
 و یکصد و هفتاد و سوم در شاه جهان آباد رسیدند و بر بار اکیله خیمه زدند
 یعقوب علیخان صوبه دار که از طرف شاه بود در وازه قلعه در آنجا رفت
 بنده نموده در مقام مقاومت گشت - بهاد و در حلی سعد الله خان که نزد شکر
 قلعه واقع است آمد نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرد و مر بهیوست با از چهار طرف حصار
 بود و جنگجوی همت و ازه خضر می اسب برچ کده هر چند در کشت و در وازه کوشش نمودند و

مضبوطی و استحکام که از تخته های برنجی و سیخ های آهنی استوار بود سود
 ندارد زیرا بر آنکه در قلعه مردم هم کم بودند کسی بخمال حراست و خبر گیری آن
 پذیرد اخت می کند چند صد مرهه از زق قاسی پهل را و هو لکر بالا ای تفصیل قلعه
 رفته دست بغارت گیری مکانات سلاطین کشاند و توفیق نیافتند که
 در را بکشایند در ضمن پانزده بست مغل از طرف سلیم گده رسیده بزدن
 بندوقی و شمشیره دوازده کس را بجان کشند مرهه ها سر اسیمه شده رو
 بفرار نهادند و خود را که از تفصیل قلعه پذیر انداختند بسیار رادست و
 پاشکست و کار کرده ناکرده متصور گشت بعد از آن سرداران مرهه ها در
 حویلی سعد الله خان فرود آمده مورچه ها بستند - ابراهیم خان کار دی صبه
 توپ در ریتی حمن برده بالا ای دمه تعبیه کرد که از صدمه گوله آن مکانات
 اندرون شکست و ریخت می شد - یعقوب علیخان زیاده مجال ایستادگی
 ندیده بعد درستی عهد و پیمان قلعه را حواله ساخت مردم مرهه در شهر
 و بر کار خانات و دیو پڑهی های سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه
 مداخلت نموده بویک ها نشاندند و نیز بر دروازه های بیگمات مثل لواب
 بلکه زمانی و لواب صاحب محل زوج های فردوس آرامگاه محمد شاه بادشاه
 دیگر عمره ها و سرداران هند که در شهر سکونت داشتند محصلان گماشتند
 از آنجا که در آن زمان حضرت شاه عالم بهادر سمیت مشرق تشریف داده
 بر تخت سلطنت جاووس کرده بودند و غازی الدین خان در دلی بر عثم آن
 شاه جهان را از سلاطین بر آورده بادشاه کرده بود و بهاد و این را مناسب ندید
 آنرا و کنج عزلت نشاند و سر از حوان سخت ولد بزرگ شاه عالم را و یعهد ساخته
 که آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص که از نقره بود بر کنده دار ضرب سکوت

چون سو رحل جاٹ مرد ثقہ و دور اندیش بود بهاد و که بشوره ملہار را و بر آ
 گنگایش طلبید عرض کرد کہ ہر سینہ عقل و شعور ما مردم زمین را نفیم و فرماست
 سرداران ذوی الاقدار و مقتدیان دربار دولت مدار بنیت و اندر رسیدن
 از اینجا کہ حسن ظن صاحبان در حق این بندہ نالتوان پیچیدان بر التست و استوار
 آن انجناب بمقتضای خداوندی قروی را باین نوازش سر قرا از صغیر تا
 ہر چه بعقل ناقص میگذرد گزارش میکنند و ظاہر است کہ تمامی روضہ ہند
 بدستنی این سرکار سرکار دارند و مخالف در صف آرای ہیچ نوع کمی ندانند
 پس صلاح دولت آنست کہ اسباب زیادت و بہر و بنگاہ را در گواہی
 و آنروے چیل گذاشتہ بوضع خود از حریف جنگ باید کرد و در صورتیکہ
 اینعنے پسندہ اقتدار ہر قلعہ ما کہ دیک و کیم و بہریت پور ہستند
 انچہ منظور شد و خالی کردہ میدہم کہ احوال و احوال را در اینجا بگذارند و بیکبار
 برویہ قدیمہ خویش محاربتہ در پیش نمایند زیرا کہ شاہ خود در بنجاب است
 ہوا علی الخصوص در موسم گرما زیادہ ماندن نمی تواند و از امر ایان بہکوتہ
 بر تقدیریکہ بہم ہا متفق و یکجا شوند کسی را اینقدر نمایند کہ بدون اعانت شاہ
 مقابلہ شما ہا کند قطع نظر ازین اگر درین دست برد ہا بر دشمن غالب
 فتحیاب شد نہ چہ بہتر و الا خود داری ساختن و گرنہ چن را مضائقہ نیست
 و جنگ سلطانی جنگی است کہ قدم پس رفتہ را باز پیش گزارش لبس مشکل است
 ہر چه مرضی مبارک باشد احسن و اولی ملہار را و دیگر سرداران کہ ہنہ عقل و
 آفرین ہا کردند و مشیہ اورا ستودند و گفتند کہ فی الحقیقت صلاح بہین است لیکن بہار این
 موافق ہفتاد و مطلق پس نہ کرد و بلکہ بر شغف گفت کہ سو رحل منہار است تقدیر خود
 حرف نہند و ملہار و نیز نیز تا تجربہ است و حین نامری می بودیگرہ تو کران دین بلکہ را چہ

باشند ما را کجا گواراست که این سبکی و بی‌حیثیتی را که گران تر از سکر است موت
بر خود روا داریم و رسم جنگ قزاقی که کار بی‌سرو پایان است بعل آرمم معینا
حقیقت مذکور را بنقصیم من طرفات موجب دشمنی است این را گفته از مجلس برخاست
و گرفتار سورجل را پیش نهاد ساخت -

پس با کلام دل دشمنان بود انگیس که نشنود سخن دوستان خیر اندیش
جلیلیان صحت علی الخصوص مله را را و پولکمر آزرده خاطر شده گفتند که چه شده
بهادر و صاحب را با اینهمه دور اندیشی و دانشمندی چنان نادان سخن پوچ بر زبان
آوردند خدا خیر کند که انجام این غرور بخیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این برهنه
تا که سر جنگ واقعی نخواهد خورد و ما غش به حال نخواهد آمد اما اینقدر بیهوشی ندهد که
صرع سلامت همه آفاق در سلامت اوست - والا ما متی که و عافیت کجا
ملکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود بهر حال سورجل همان روز بزرگ
آمده با اشاره مله را را و وقت شب گرسخت و خیمه و دیگر اسباب را که برداشتن
نتوانست موجب فتنه راز خود دانست بهمانجا گذاشته شب را شب داخل
بهرت پور گردید - اگر چه فیج مرسته تعاقبش نمود لیکن چون تیر و تندرانده بود و
نیافت - القصد بهادر و تار و ششگر را جمعیت ده دوازده هزار سوار جلاد و شکار
در شاهجهان آباد گذاشته بطرف پانی پست و کرنال که از آنجا بمیانفت
سی کرده است رخس اقبال تاخت - درین اثنا خبران خبر
آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سوار دیگر از طرف
شاه بسر کردگی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کژور با
روپیه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در آنجا منسراهم
شده است قیام دارند و قلع را مستحکم و مضبوط نموده و هم

استقلال میزنند بهاد و تسخیر آن مقدم و متقدمه فتوحات اہم شمرده برسم باغیا
 شتافت و بیک شبگیر در زیر قلعہ رسیدہ اطراف آن را فرو گرفت و بحرات و جرات
 قوی سرسوار می کشید و ہر چند عبد اللہ عثمان و غیرہ کو ششہا سے نمایان کردند مگر
 از جمعیت اندک کہ بقدر نمک در آرد نبود کلمہ پس پاشد کہ کشتہ افتادند چنانکہ یک
 کس از سرداران و انفار جابز نشد لشکریان بہاد و از غنائم اسبابا ہار ہا برداشتند
 و قریبہ ہنگ منغان گشتند چون این خبر بشاہ ابدالی رسید مع تمامی امیرایان
 ہند و استان مثل لواب شجاع الدولہ و نجیب الدولہ و احمد خان بنکشن و حافظ خان
 و غیرہ کہ جمعیست موجودہ شریک رفیق بودند از مقام فرود گاہ کوچ نمودہ بہر
 دریائے جن رسید فاما بسبب موسم برنگال در باد طغیانی بود و مرور و عبور
 نمیداد گویند کہ شاہ بر لب دریائے کیشا نہ روز پنج بخود و نقش ہالو نشسته
 در دریائی انداخت تا آنکہ روز دہم بحکم قادر قدیر کہ چون و چرا را دران گزیرت
 در یاد عرض بقدر یک تیر بر تاب پایاب گردید و طرفہ اینکه ہر کس از ہر دو
 طرف یکقدم راہ را غلط کرد غرق شد۔ بالجلہ شاہ با کلیہ سپاہ از گزیر پاک پست
 عبور شد برابر عسکر مرہ کہ بعد از پنج روز در نظر ہایانی پست و میرہ
 داشت خیمہ و خرگاہ نصب ساخت و یک خیمہ قزلباشی مختصر بجا
 پاؤ کردہ از لشکر پیشتر ایستادہ کردہ مقرر نمود کہ ہر روز صبح ہلانہ
 ترکش صد تیر بر کمر بستہ مع معدودے چند دران خیمہ آمدہ تا شام
 نشسته می ماند و سواران چو کی طرفین برسم ہوشیاری و شک
 داری روز و شب ایستادہ میماندند بہاد و نیز امر کرد کہ سپہامون
 عسکر خندق عمیق بطریق سنگر کندہ نمایند و در خندق ہا
 خطیم را ہمیدہ بر دور آن لقمہ سازند۔ چنانچہ توپ ہا سے

بزرگ جاساجا قائم کردند و همگی دو دروازه از برآمد و در آمد مقرش نزدین
 اشارت و نرسه جنگ خوبی واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین تقبل در
 آمدند. تفصیل این اجمال آنکه شاه ولیخان وزیر براسه دیدن مسجری که
 متصل پانی پست بود و سوار بر سر دودم مرید خیر یافت یورش نمود و ده جنگ
 پیکار و کارزار قیام گری پذیرفت که مویر اندام بهرام فلک است شد قریب
 یک بهر معرکه زد و کشت در میان ماند بکوننت را و خسر پوره بهاد و گویند پند
 میکار اما و ارا که از وقت حاجی را و در ملک بنیدل که نند و غیره داسرو
 سار بود و نوشته فرستاد که هر قسم که داند و تواند رسته را که ازان
 رسد بشکر شاه میرسد رسیده مسدود سازد. نام گرفت بجز دور و
 سکم جمعیت چهل هزار سوار و خزان و رسد بسیار بطرف سهارن پور و لاقه
 نجیب الدوله که چیده بود و بان داد و صول آذوقه موکدش که مزیدی بران
 متصور بنامش در اردو شاه گران بد رجه نهایت رسید بلکه غله بکرو
 منفق و مطلق شد و گاه در هیچگاه میسر نیاید لشکریان بسبب گرسنگی مضطر
 و نالان گشته از زندگی سیر شدند و استغاثه آن حضور شاه بر وندام ران
 هندوستان سوائے نجیب الدوله قافیه جنگ تنگ دیده حضور شاه
 مذکور صلح کردند و عرض نمودند که درین باب مصلحت کوشی بهتر از
 مردم کشی است و خلق را در معرض هلاک انداختن بخلاف
 مرضی خالق برداشتن است و علاوه این جنگ دوسر و اردو و خداوند
 که مال کا رجه شود شاه فرمود که درستی امورات اینجا موقوف و
 منحصر بر تجویز شما است هر قسم که بهتر دانند نمایند و مقدمه جنگ را به اینجا
 که از ندر جلبدی لسا زنده بیند که بسبب ولت و رسای و همکار حرف تمام می تمام

زیرا که مابعد دولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد
 غریمیت کرده ام و دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه نواب شجاع الدوله از
 بهادر و پیغام نمود که اگر اصلاح کردن منظور و قریب صلاح باشد در آن باب
 سعی و کوششها کرده شود. بهادر و جواب داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر
 شاه از روی رویه ماکوچ کرده آن رویه انگ برده هر قسم که بگوید قبول
 است. نواب موصوف این سخنان تکبر آموذ اصفا نموده بار دیگر دم نزد و بیج
 ازان بر زبان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بار چیه انجم گزشت
 شاه بجان آمده به نصیر خان بلنج فرستاد که بر و با یلغار و سرگوسین را بریده
 بیار خان مذکور فی الفور مع عطای خان در رانی باد و دسته فوج قاپره که عذر
 جمعیتش بابت پنجهزار سوار می کشید فتابان گردید و مسافت چهل کمره را در
 عرصه سرپر طے کرده سحرگاه به نزدیک لشکر گویند پندت که در جبال آباد
 بود رسید و از آنجا همه نعره زنان سیف های درختان علم کرده چون سیل
 بلا بر سر آنها که هر یک از بعد مسافت بلا اندیشه غریبه در کار خود مشغول
 و مصروف بودند و نوعی عزم و احتیاط نداشتند ریختند بعضی در خواب بودند
 که بخواب ریختند اکثر دست و رویه شست و شوی نمودند که دست از جان
 شستند برخیزند ذکر خواب و دشمن میکردند که تعبیرش مرگ یافتند و مهندی
 غسل می ساختند که محتاج بغسل آخرین نگشتند. گویند پندت که مسن بود
 سر اسب و مضطرب خواست که خود را ازان در طه بلایرون سازد و مردم شاه
 سرداری دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش در طوفان العین زیر و بر
 نموده عنان تاب گردیدند. خانم کور مظفر و منصور و روز دوم حضور شاه رسیده
 سر را بگذراند و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و علت قحط که عاید جلال

شده بود بر طرف شد. بهادور سردارانش با شمع این نغمه تازه بجای خود
 متفکر و متحیر شدند و چون خزانه رو بکس نهاده بود و دوی هزار سوار معتبر را بر اسب آورده
 آن نزد ناروشنکر به شاهجهان آباد رخصت کردند. ناروشنکر بی سوار و پیوسته
 به پیشه یقیم کرده تقییر نمود که رفتن روز را موقوف است به شب کوچ کرده باشند
 و قدری فوج خود نیز همراه داد قضا را سواران بر وزن سکه داخل لشکر خواهند
 شد بواسطه تاریکی شب راه راست را گم کرده پراکیده افتادند و بشمارت
 ایام ناکام قریب چو کی مغلیه کلاه پوشش که پنجه را سوار مسلح و مستعد
 بودند را دیدند. آنها دیدند که گروه جنوبیان است یکمرتبه پوشش نموده
 همه را زیر شمشیر گرفتند و از کشته پاشته با ساختند و خزانه را غارت نمودند
 تا آنکه احدی از آن فریق زنده و سلامت نماند بهادور را که عرض احوال گردید
 اندکس مکدر و ملول گشته از قراخ حوصلگی و عالی همتی هیچ در دل نگذراست
 از آنجا که سرداران با هم نفاق پیشه و فلک بر سرستیزه بود و زبردت و مفر
 کارش بر خلاف تصور برهم و استری می نمود ایالی لشکر را از واردات
 حرکات مختلفه رعب و هراس افزون از قیاس می افزود و ممکن نبود که از ترس
 خوف قشون شاهیه گه که از لشکر بیرون آید و احدی اراده بر آمدن لشکر که
 خندق و پناه فرودگاه را گویند نمایند در صورت اناگرانی زیاده از حد پدید آمدن
 قحط عظیم واقع شد بسیار سعادتمند و آدم تلف شدند و راه عدم پیوند بنابر
 اکثر فرقه انصار زندگی را خیر یاد گرفته وقت شب بر اسب آوردن گاه همه و غیره می برآمدند
 روزی بحسب اتفاق شد که قریب بیست هزار کس معربا بود و شتر پراکده و همه به غله و غیره
 راست دیده می آمدند شب تاریک بود و راهی غلط کرده سمت لشکر شاه پاه را
 و سپاه دیگران شتافتند یعنی هرگاه متصل رسیدند لشکر خود خیال کرده چنانچه

رسم این مردم می باشد بنام گرفتن فلان و بهمان آواز دادن و فریاد زدن شریعت
 کردند سواران چوکی مغلان بهیکه صدای آنها را شنیدند و سببناختند که شریعت
 هستند بیشتر مخفی و متواری گشته پیشتر آمدن دادند چون برقا بود رسیدند
 لغنا بدان بے سران رعیت تیغ بیدریغ را ندند و بالجمعی تمام عذف صمد رام خون
 آشام ساخته تنفس را در قید حیات نگذاشتند علی الصبح که صغیر و کمبیر
 از اردو میعلی بر لب دیدن آن آمدند دشت و صحرا پر از لاشه ها بود و از
 سر و جسد جا بجا توده توده افتاده بودند فاما از علوهیتی و کستی حواس بهاد و
 چه بیان نماید که زبان در او ای آن قاصر است مطلق ازین وجوہات میل و مخفی
 بخاطرش نمی رفت و لکه که غیور و مستغنی مزاج بود و حوصله اش تنگی نمیگرفت و میبذا
 خواست که مقتضای مصلحت ملکی و شجده بازی گردش ملکی بقولیکه **س**
 نه هر ملکی مرکب توان تا ختن که جاها سپر باید انداختن
 بنای صلیق فیما بین گزارد و چنانچه بذریعہ نواب شجاع الدوله سوال و جواب
 آن در میان آورد و بعد و دواقی و بیان صادق گفته فرستاد که این جانب
 از مرضی شاه و اعیان بارگاه بر چه بیرون نیست قیسه که صلاح دانند **صلوات**
 گرامید که ساخته و پرداخته منظور و رضا مندی ایشان را موجب خورسندی
 خود میدانم نواب موصوف سجده شاه رفت اینهمه را معروضه داشت همان
 سخن را باز تکرار نمود که ما را درین ملک غیر از نبوت غرنا و احاطت ملت غرا
 دیگر مدعا نیست شما دانید و کار شما بعد از آن نجیب خان در خلوت بار یافت
 گفت که قریب است شوم مرسته با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین سبب
 و نشین است که بروقت قابو و فرصت سوا بے بدنی بلکه نیکی نکند
 و اختلاف مذاہب و دین دلیل است برین و شجاع الدوله نوح جان است

انجام کار نمی فهمد نیز ظاهراً است که حریف بر طرفی هنگام ضعف و فروتنی خود چها
 چها که بر زبان نمی آورد و طریقه منت و عاجز می معرفی دارد خصوصاً دنیا و اراکین
 که از قدیم سست عهد و نادرست سخن اند و بر اسی عرض و مطلب خود بحاجت
 و حیل و راه وسیله می بیند و از حیوانات همین که دور ایشان گردد و زمانه موافقت
 ایشان کند فوراً برگردد و گذشته را نقش بر آب شمارند پس هر کسی که ازین
 مردم مزور برهذر است آسوده و بیخطر است شاه نموده که خاطر جمع باشد
 در نیکدست غیر از آنکه گفت کسی پذیرا نخواهد شد گویند که در لشکر جنوب حالتی
 غریب و نادر که هر یک از فکرها را خود مشغول و مضطرب بود لیکن چها
 از آن رو که در مزاج استقلال کمال داشت بوجهی ازین رویداد و اتفاق مضامین
 را امر است آسوده گفت نمی ساخت و بکنشاده پیشانی و شگفته روی سر انجام
 حرام می پرداخت می گفت چه شد که خزانه سرکار بغارت رفت و مخالف
 لشکر را تاراج کرده برداشته اند تعالی هرگاه سوار می شوم شاه رازنده
 بگوشت کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم
 مادر چه خیالیم و فلک در چه خیال کار که خدا کند فلک را چه مجال
 بفرار استن بود و بسواری و شاه درانی و بقتل رسیدن باجمعی لشکر
 آورده اند بهادر و در ویکه جنگ صف قرار داده بود چها رگه می شب باقی ماند
 بنواب شجاع الدوله نوشت که الحال بهم چیزی نرفته و این آخرین سوال
 و جواب است که کرده می شود اگر صلح قرار یابد بهتر اینجانب بهمه وجوه رضی
 و الا تحقیق میدان که فردا گوئی است و میدان - چون این نوشته بنواب
 رسید بعد مطالعه آن از حامل پرسید عرض کرد که در لشکر او شان تیار می بود

یقین است که سوار شده باشند درین صحن هر کاره دیگر خبر آورد که آنها سوار شده
 شجاع الدوله فی الفور بر در خرگاه شاه حاضر گشت شاه در خواب بود بچند سوار گشت
 که حضرت را بیدار نمایند که عرض ضروری درم شاه بر در دولت سر آمده نواب طلبید
 نواب باریاب بجهت تمامی ماجرا را مشروحاً معروض داشت. شاه بجهت شنیدن
 بر اسب خاصه چوکی سوار گشته پیشتر از همه بادر میدان آمده ایستاد و بر اسب سوار شد
 قیوم ولایتی و بندوستانی حکم داد و جنود فیروزی دست و دست از هر چهار طرف
 فرار گشته بجای خود قائم گشت و امرایان بندوستان را بدست راست
 چپ امر کرد و جمعی از مغلیه بنا بر معاونت و استظهار آنها گماشت که مبادا اگر کسی را
 لغزشی رود یا فرار و معین باشند و هر اولی بعد از شاه و لیخان قرار یافت
 و شاه مع تیمور شاه پسرخود بمقتضای عاقبت اندیشی که در صورت نفع دیگر
 ولایت گیرد قول علیحده ترتیب داده خبر گیری هر یک بدمه خودش باخت
 بنا بر احتیاط در تمام بوجه ها گشت کرده و مردم را با سجا قائم نموده علم نصرت بر پا
 ساخت. از آن طرف بهاد و لیسواس را و لیسواری فیلان مست عریضه که کس
 قلب را رونق بخشید و یمن و لیسواری آن خلک بجهت سبندیه و بیلاچی جاد و و لیسواری
 بود و دیگر سرداران و الاقدار نظام گرفتند و بر اولی با اهتمام ابراهیم خان
 کارڈی تفویض یافت. بعد از این جنگ سلطانی سرگرم عرصه جانشینی
 گردید و بکمال تجمل و ششم عزم زرم نمود.

مثنوی

آراسته گشته از دو سو صاف شد روی زمین در آن لعل

میدان و غار جوش مردم آمد و محیط در طلاطم

ابراهیم خان کارڈی برابر نیل سواری بهاد و رسیده رام کرد

و سربازان آورد که اگر چه از دو ماه پیشه نیافت رام و بسبب تاراج شاد

شما اتفاقاً هم نکرده ایم لیکن در آنها است که نمک سرکار خورده ایم امروز که روز
جافغانی است حلال می کنم - این را گفته از اسپ پیاده شده و بندوق در دست
کرده و دامن به کمر زده چون بهین و تهنیت به پیش پتالین باشد به میانه ان کرد بلا
و شبیه فوجش در پل آهمن بود آتشبار که بموج در آید و بجز آتشین بود دامن گذار
که بتلاطم پی هم طوفان نوح بر پا گردد - **مثنوی**

لشکر زد و سوختاد در هم گویی که دو کوه خورده بر هم
خورشید بسان چشم خفته در پرده گرد شد نهفت
آن گرد که بهیهات سعادداشت از برق سنان ستاره هاداشت
تا بنده ز روئے تیغ جوهر چون از فلک کیوداخت

اولاً بجای مغلیه که هنگام تسویه صفوف بجوشش و خروشش نبر و کوشش شد
مریبه با آنرا چون آب دریا نوشش کردند و در یک آویرش قریب سیصد
مغل غفیرت شکل بکار آمدند و رین اثنا آواز غول شاه و لیجان وزیر که بهر اول
و سردار کل بود بلند نشد - لواء شجاع الدوله که بجای خود قائم بود از کاسی
داروغه اخبار پرسید که صدای غول شاه و لیجان نمی آید سبب چیست خبریاد
چون اندر اسپ را همیگز کرده آنجا رفت چمنی بیند که شاه و لیجان بر زمین
خاک بر فرق و رویا آمد و مغلان را دشنام های مغالطه میداد و میگویی که
قرمباق با ولایت دور است سلامت نخواهند رسید برگردید و در جان
صرفه نکنید که مردن بکار بهتر از زیستن بکار است لیکن در آن وقت کدام
می شنود و گوش بر سخن می نهد بهین که این را دید گفت بفرزندم شجاع الدوله
در آنوقت بیجا شدن را نباید و بهر دشمن رسید معبد اطرفه شور شد
در جنودشاهی واقع گردید و دست برد جنوبیان فریق مغلان را زیر و زبر کردند

بگویند خبر را که در میان بیستم - لواء شجاع الدوله -

شاه که این سخن را شنید بر اسوار نشیمنی تقین کرد که با نصد سوار در شکر رفت
 کسان را که در دیرینه مانده باشند جبراً و قهر اهورا کرده بیار و باقی از لشکر
 بیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلا استخا
 تیر و زخم نماند و نگذارند که احدی بکقدم پس گذارد و تسبیحیان حرب الامر بر که را
 که فرار شده می آمد تیر و تیر میزدند و غرض که ازین تدبیر قریب هفت هشت هزار
 سوار چه از برگشتگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه مع آنجماعت و در نظر
 یتیمان که در کاب خود داشت بسم الله گفته حمله آورگشت حمله کردن همان بود
 و فتح یاب شدن همان را اگر چه دشمنان در حرب و ضرب پیچیده تقصیر نکردند لیکن
 چون آن سهم قضا را سپرد کردن نمیتواند ناگزیر تر تن تقصیر سپرد و نایب
 درین کوشش با فقهش که شورش روز محشر مد نظر میکردند تیرهای شلیک
 قضا را داشته برابر و سلب و اس را و رسید و در ششم زدن جان بحق تسلیم
 گردید - بهادران این خبر نگر طاققت بگفت فرمود که لا شش آن مقتول را
 بر فیله که بالو جویو پندت در خواصی آن نشسته است میرانند و خود از فیله
 فرود آمده بر اسب سوار شد و یورش بهای دلیرانه و کشتش و کوشش ستان
 بوقوع آورد و جسته که دوا سب سوارش از کثرت زخمها از پا در آمدند مرتبه
 سیومی خود زخمی گردید - پیلاهی جادو و یکصد و شصت زخم برداشت و دیگر
 سرداران علی قدر درجات بهم مجروح و بیروح گشتند شکست در دست
 نصیب جنوبیان گشت از که تمامه منهنم شدند و در طرفه العین این چنین بشکست
 عظیم بر ابر خاک گردید قزلباش طغر تالش در اندک فرصت از فراریان لاش
 بر لاش انداخته تابست گروه تعاقب نمودند - مردم گریخته را خندق بسنگ
 که بنا بر محافظت کنده بودند چاه بلا شد بسیار که در آن سرانیمه و مضطرب گشتند

سرنگون افتادند و اکثری از سرداران و افسارگرفتار ملازمان شاه گشتند
 ابراهیم خان کارڈی که زخم شمشیر بر چپ داشت اورا چیلہ نواب شجاع الدولہ
 گبیر کرده آورد و نواب پویشیرہ در ترمیم جراحاتش کوشیدہ میخواست کہ اورا
 صوبہ خود کند و لاشش بسواس راو مع بابو پیو پٹت وکیل کہ بر فیل بود بہت
 ایشان در آمدگویند کہ ما دیہور او سندھیہ کہ دران معرکہ مصد رنزدات
 شدہ بود بعدگشتہ شدن برادر حقیقی خود و تجوچی سندھیہ و رفقاے ہمراہی در
 پاو دیگر جا ہا زخم ہا برداشتہ در میدان افتاد و مقدور نہ داشت کہ یک وجہ از
 جاے خود حرکت کنند و قدم بہاہ زند لیکن چون کار سار حقیقی چارہ ساز ہماہرگا
 است شخصے را بر سر قوس رسانید و او بمقتضای حقیقت این خاندان کہ مراجعت
 نمایان از بزرگان ایشان دیدہ بود فی الفور از اسب فرود آمدہ از زمین برداشت
 و راہی شد و ملہار را و ہولکو قیسے کہ از ترجمہ نامہ او ظاہر می شود و آن ترجمہ
 داخل ماثر آصفی است جان سلامت برو شمشیر بہا در سپہ باجی را کہ از شکم
 ملو الف بود ہنگام گریختن در میان راہ نزدیکی بہرت پورا زد دست رہزنان بعض
 اسبل نمود۔ سخن محقر شاہ ازین پنج خدا داد سجدات شکر جناب صمدیت
 شائد بجا آورد و از غنایم چہ نوشتہ شد یک یک منفل دہ دہ شتر پرا مال
 و اسباب کشیدہ می آورد و دامن آمال را از زور و زور و جواہر مالہ مال میکرد
 و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بہر طرف می گشتند و کشتن
 احوال آہنانمی شد۔ عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خود بخوارہ زنان جمیلہ
 و کوہ دکان جوہر و سلامت داشتہ باقی از زن و مرد چہ از سپاہی و چہ
 بازاری قریب چیل پنجاہ ہزار کس چیل چیل و پنجاہ پنجاہ یکجا نشاندہ چون
 باد رنگ و خیار از ہم میگزرا نیند و کشتن گس و کشتن جنس را برابر و یکجا

می شمرند و می گفتند که هرگاه از ولایت بهبادهند وستان کمر بستیم
 مادرخواهر هم گفت بودند که ده کس هندی نیز در این راه خا طر ما خواهند گشت
 و ثواب آن بجا عاید شود. غرض قهر آلتی نازل بود و در ویر و سیه و تیره هر یک سوار
 از سر آمد میان مانند هندی دانه انبارها بودند که دیده خرد بدیدن آن خیرگی نمی نمود
 و مو بر بدن راست می شد. لیکن در مثل شجاع الدوله ماسن عا شیت بود
 که هر که از گرنجیگان در آنجا میرفت از صدقه تسیب سفاکان محفوظ و ایمن میماند
 و ثواب هر یک را فر ا خ و ا ح و ال ز ا د ر ا س پی داده و مردم خود همراه کرده رسانیدند
 میداد. روز دیگر ثواب بنا بر صاف کردن جاسی رزمگاه و شش شایسته آتش
 بهباد و سرداران و یگی با و جویو پنڈت و یکد و سردار و سیه را که مقید بودند با خود
 گرفت سوار شد و یک چتر کالان کنده جبار هاسی کلهم را خاک پوشش کرد و
 نزاع کفر و اسلام یکجا مرفون نمود بقدر د و نزار مینار خورد و کالان از سر آمد میان
 در شمار آمده بودند و در مینار سر از بچیز آریا پانصد کمتر نمی نمود درین اثنا شخصی آمده
 ظاهر کرد که از اینجا تفاوت یک کرده لاشه بے سرافتاده است ثواب و همه
 بر ا س دینش رفتند و هرگاه آتزا از زمین برداشته اند نه مر و اید یافتند که
 فی دانه قیمت سیصد سیصد و پیه داشت. ازینجی احتمال بر سردار گردید و
 با و جویو پنڈت و مر سیه با دیده دیده پر آب کردند و ظاهر ساختند که این
 همان است که از دست او نزار بار و پیه را مراعات یافته ایم. چون نیک
 ملاحظه نمودند دانستند که بهباد و است از ان رو که نشان زخم کتار که ملاحظه
 کار و طی در کن بر پشت آورده بودند نایب سخن میکرد علاوه این بهباد و که هر روز
 دوازده صد دند و ت آفتاب میکرد و دغ مساس آن بر مهر دوز را نوطا هر بود
 دند و ت در زبان هندی عبارت است از ان که سزنگون بر زمین خا بر سیده

سجده نمایند چو است بلند زور آور زورکشش بچشمی و پنج ساله دریافت
 نمی شد دیگر از نبودن سر با کلبه رفع طعن غی گشت تا آنکه یکے از مقربین نوا
 گفت که چو است ولایتی از دیر ایستاده تماشا بین است و خود بخود حرف نیز
 ششاید که از سر این سر سر اسر واقف باشد لواط او را بحضور طلبیده شفقاً
 نمود اگر چه اولاً انکار کرد فاما بعد از دو بدل وافر نمودن جمعیت خاطر و نهیکه
 ز بهار از تو بوی چه من الوجود مواخذه و پر شمش آکن در میان نخواهد آمد رست
 گو که ترا خوش خواهیم کرد بر زبان آورد که در وقت زد و کشت که نوبت شمشیر
 و خنجر بود این را دیدم که دوا سپ بر کوشش کشته افتادند مرتبه سیوم که بر
 اسب دیگر سو اگر گشت و حمله کرد خود بر حتم گوسه بندوق ازین بر زمین افتاد
 افتاد دن بهمان بود و گر بختن فوج مرتبط بهمان بالجهل با زطاعت سواری که در
 خود نیافت از معرکه رو بر تافته باستعانت بهاله آهسته آهسته روان شد
 من و چهار پنج سوار دیگر بر سر این رسیده آواز دادم که کجا میروی بایست
 اگر خود بهادوستی یاد گیر سرداری مطلع کن که ترا ضرر جانے نخواهد رسید
 و سلامت نزد شاه خواهیم برد این شخص سخن ما را ناستنیده انگاشت
 بجواب نه پرداخت بلکه چشم بهم بالانساخت و قسمی که میرفت میرفت
 چو است از ما بے پروائی و بے باکی او را برداشت نکرده همین که شمشیر
 در دست بنمودی آمد نامبرده چستی و چابکی را بکار برده بضرب بهاله ازین
 در ر بود و در دم بیدم نمود پس مایان از هر چهار طرف هجوم آورده در میان
 گرفتیم آن شیر بیشه شجاعت و پردلی بطرفی که چون هر برگرسنه میزد
 که بران میرفتم کاشش اگر اسب در زیران میداشت یک کس را از ما
 زنده نمیگذاشت و سلامت میگذاشت من هم درین عمر بسیار جنگ مروان

سعیده ام لیکن لاوری باین بهیت و بهیت بنظر نیامده که بنگام بهر محبت که بجهانست و دست از پا
 نشناخته گریخته میزد و دیگر سعی افتد چنانکه یکیت مثل صد مرتبه سلطان بسته را سر می
 و کسی از سر بر سر نشیند اینچنین چنان میزد که کرده است که آن گفت مر جبار برادر و پدرش
 بیک گاه طاقش طاق شدیم جفت خود ساخته بر خاک بالا که جفت شمشیرش بر تنم نیست که کلاه
 آن سر برادر و برادرش شاه از پیشین باین شخص برآید و چنانکه کشته شدند بهادر و یقین شد
 شاه لاش بسوایش او را که هر یک خود و بزرگ شمشیر دیدن لقاییش بود و در ظاهر و
 در پنهانی که رو بر او آورند و پرده از روی برگرفتند تمام مردم هند و ستانی و ولایت
 در این است گفته اند که پادشاه زیبا باین خوبی و مناسب است و از آنست بدین در میان شمشیر
 در بدین بنیاده مرده بود و دریافت می شد که زنده است و بنیاد است و شمشیر
 شمشیرش شانه زده نهفته رساله بود و تعریف نگار میزد که گفته اند از چهره اش بر روی خود
 از تخم بر سر برادر و در تخم شمشیر بقدر یک انگشت بزرگ گردان داشت و پادشاه مطلق
 نشان آید و نمود و متعلقان خوش میرست و با هم سر بر سر است فراموش غلو کردند و متعلق اللفظ
 و المعنی شدند که بسواس او پادشاه هندوان بود و قبایلش را پادشاه کرده از معانیست و ولایت
 خواهم بر دست شجاع الدوله بکشد شاه عرض کرد که عداوت دشمنی و است به سر شمشیر زنده
 است قاعده هندوستان نیست که دوستی را هر چه مخالف عداوت باشد بر وی در رسم او
 و بهیچیز نمیتواند و این علاوه بر آن حضرت بود و است شمشیر خواهم بر دمار از این مردم
 بهیچینه کار نیست در یقینوت بدنامی اینچنین که شمشیر هندوستان نیم بر سر مالتا اید و اهرماند
 که التماس من پذیرا شود شاه معروفه و منفرد کرده برای سوزانیدن حکم داد و ولایت
 بهان قست لاش بهادر و بسواس او را حواله راجه بهت بهادر فرموده گفت که بنزدی سر
 معمول و طریق هند اتش هند و سمیات آن بعمل آرند شاه فرمود و شنید که ابراهیم
 کار دی در مثل شماست باید بکشد است شجاع الدوله که عذر و انکار کردن نتوانست

گفت قمریانت شوم می طلیم چون کارڈی مذکور بخدمت آید آنجناب با او خطاب ^{حسنت}
 که ابراهیم خان کارڈی شرط شجاعت و جوانمردی نبوده که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد
 که بشیر در اسر قضا و قدر چاره ندارد و خیل مجبور و ناچار است الا بعد که ریخته رفتن سردار
 قریب چهار گز پستی بشعاع افروزی شعله بود و میدان نبرد را نذاشته و نبات قدیمی
 ساختیم اگر حال آنحضرت بقول که مصرع مستحق کرامت گفته کارانند - در پرت ^{حسنت}
 و پرورش ما کوشند و از کمترین زندگان در ملازمان تصور فرمایند مرد سپاهی و مختی
 ام روزی بکار خواهم آمد و تشار فرق مبارک تو انتم شد و این سخن بود که ابد الیمان
 در انجیان هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که هزار بار در واقعه بای ما را
 کشته است حواله ما کنند که قصاص خون آنها بگیرم شجاع الدوله آئین بردست
 پیچیده و برت راتاب از جواب ده شد که پیشتر تو کردی دیگر بود حال ارفیق باست
 هرگز ممکن و شدنی نیست که او را بشما بدیم هر چه با دامن حاضر غرض صحبت
 عجیب و غریب اتفاق افتاد و نزدیک بود که گردن فتنه بر خاست شود و شعله مفسده
 بهو اکشد شاه و لیخان که حمیز و دانشمند و جهان دیده و سخوار پسند بود در میان
 نواب را بگوشه برد و فهمانید که فرزندانم حالا تارفع بلو اینابر مصلحت و صلاح وقت
 ابراهیم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چرا مجوز خلش و کاوشن باید شد هیتکه
 شورش اینها کم می شود و امانت را بطور سلامت نزد شمارسانیده خواهیم داد
 خاطر جمع دار و از بیباکی و جهالت دست بردار شجاع الدوله طوعاً و کرهاً قبول
 ساخت اگر چه خان معظم بسیار خاطرش کشنن علانیه نپرداخت لیکن چون او را بهم
 باو همین صحبت بود جراح را اشاره نمود که بی زهر بر زخمهایش بگذارد آن جوان
 شجاع زورمند بعد اوت لفظی مفت ضائع و هلاک شد - آسودگی از فلک
 جستن بخردی است این جنس است که در کارگاه آسمان نیست بهیچین احوال

جنگجوی و شرح این سانحه غریب آنکه شجاع الدوله کاسی راج را براسه سوال
 جواب اکثر امور نزد پرخور دارخان سردار شاه فرستاده بود. موتی لعل پوش
 او را دست گرفته در نیمه برد و سخنی در گوش کرد که درستی امور عهده بهم منظور است
 یا همین قدر کمزراو گفت که البته هر چه بگوئید بمقتور تصور ندارم پس اندرون
 نیمه کلان در تاریکی پال مخصوصه استاده بود پرده اش برداشت و منظر آورید
 کاسی راج میگوید که دیدیم جنگجوی را چیره بر بانپوری بر سر و جائگه مشربع گهرا
 دیوار داشته بواسطه زخمی که در دستش رسیده بود از پیچایه دستار حایل
 در گردن ساخته نشسته بود همین که چشم چار شد چشم را زیر کرد گفتیم اسے راوجی
 اینقدر حجاب چیست کار تاها کرده اید نام آن تا قیام زمین زمان قایم و برقرار
 خواهد ماند جواب داد که اراده خود این بود که در قتل همراه دیگران کشته می افتادم
 لیکن چون بروز ازل در نصیب این فلک زده محروم از زندگی حرف پاسبانگی
 نوشته بودند نوعی رهایی نبود و جلای گریز داشتیم حالا آنها از من طلب دارند
 و مبلغ شش لک روپیہ میخواهند هر چند مرا انجام آن بنگاه رسیدن مکان
 چندان مشکل و محال نیست اما کو درینجا و اینها کسے می گزارند لکن تو ابصاحب که
 فیما بین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است بر حال این سبکس غریب
 ستم رسیده ترجمه فرمایند و در اسیری دستگیری نمایند بقولے که الانسان
 عبد الاحسان تا دم واپسین مریون و منت تدبیر خواهم بود و در تلافی آن منت
 خواهم نمود کاسی راج بتسلی پرداخت و گفت که حالا رفته تو ابصاحب را از این
 مقدمه مشروطا اطلاع میدهم و میدانم که او شان کار سازی را از خود دست
 مقصود نخواهند ماند و توجه در بیع ندانسته سعی قرار واقعی خواهند کرد یقین بود
 که بر دو لک روپیہ معامله فیصل شود و قضا را نواب صفر الیوم غریب الیوم

بیک سینه نشسته تماشاے رقص میدیدند شازادیه آنچه گفتنی بود گذارش ساخت
 و مقدمه جنگجوی را به پاس مخالفت صحبت بروقت دیگر انداخت نجیب الدوله بسکه
 دانایه بود قسم کرده گفت که از بشیره کاسی راج دریافت می شود که چیزه دیگر عرض
 کرد و نیست و محض و من گفتن نمیتواند شجاع الدوله ظاهر کرد که آنچه سخن و که ام حرم است
 فضل آبی فیما بین ما و شما هیچ وجه جدائی و پوشیدگی نیست و پرده حجاب مفارقت
 در میان نه پس نجیب خان و او را پیش طلبیده به بالغه و ابرام تمام گفت که سره داری
 مگو و الا قسم بخور و دست بر پاهای آقا سے خود بگذار تا میرده لاعلاج شده گره از آن
 نهفته کش و و مفقت جنگجوی را معقل در معرض اظهار نهاده خان موصوف گفت
 نوال صاحب صورت انیست اینم خیل بهتر و مناسب می نماید که این قسم سردار عهده
 زمین احسان ساختن و بدستگیری افتاده پرداختن کار جوان مردان است و
 مقصود نیاید ماند و من هم حاضریم و بقدر مقدور در شریک شدن و سرانجام تر
 نمودن را بر خود لازم دانست ام یاران یاد و اید و یقین بندارید که دنیا جایی
 گذران و یادگار است و بجز شک و نیکو هیچ چیز با نماند و وقت می رود و سخن
 بهر حال تا دیر نماند کور اینچنین سخنان در میان ماند بهرگاه مجلس برخواست شجاع الدوله
 که رخصت شده پدیره خود آمد بخیز کرد که جنگجوی را بهر قسم که دست و پا از خنجر
 عقاب عقاب باید هر آورد و نجیب الدوله که از دل منافق و از زبان موافق بود
 عداوت قلبی از خاندان سندیه داشت صبح پیش از همه با مسوار شده کھنوش
 رفت و بیان ماجرا کرد شاه چین بچین شده به بر خور دار خان فرمود که جنگجو
 قید است التماس نمود که شازادان سے این عرض محض خلاف و خلاف محض است
 پس از آن تسبیحان را مامور ساخت که بروید و جهاڑه لشکر مشش بگیرند خانم
 از انجام کار ترسیده بیشتر از رفتن آن دیو سیرتان بسا و خود را مصفی اشارت

کسی بودی رفت رفیع این دغدغه سازد و جلاد نشان سفاک بر سر آن مظلوم
سراپا حاکم رسیده تیغ را نهد و بیک ضرب کارش تمام کردند و بهما بخا دفن ساختند

۵

انسان بحریت بیکران عالم وین عمر گران مایه درو کشتی غنم
ناگاه رسد نهنگ دریای اهل غرقش کند و بر دیگر ذات عدم
آری که بخان در لشکر شجاع الدوله رفته خلق خدا را اذیت میدادند و هر روز توحی
منازه میکردند این یعنی بعضی شاه رسید فرمود که شجاع الدوله فرزند ماست هر کس که
نسبت او ترکب یی ابدی خواهد شد سزای لائق خواهد یافت چنانچه دو سه
راهل را بنا بر چشم بنامی و غیرت و دق گزند تیر در منی انداخته و بر خرسواران
و تمام لشکر گردانیدند و منادی کرد که بار دیگر هر کس که زیادهائی خواهد نمود لیسز خواهد
رسید تا آنکه ازین تفهید و تاکید شوخی این فریق یک گویند بر طرف گشت قطعه
تاریخ این سانحه عظیم از طبع عزاد میرزا و مغفور در خزانة عامیه مندرج است اینجا
طریقه تفصیل کلام و یاد بود سنه تاریخ بقلم حی آید -

باد و با فوج خود تلف شد از دست مجاهدان قتال
تاریخ شکست فوج کفار - فرمود خرد غنیمت پامال

چون این خبر در کن نزد بالاجی را و رسید و آنرا نشین غم گردید و پس
از پنج ماه و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة ۱۱۸۰ راه بادیه فنا گرفتند و بالیسر
برادر پیوست - نتیجه احوال مریدان یعنی نشست مادر و بالیسر بالاجی را و مذکور
و بعد از آن نراین را و برادر خود مادر و و سپس سوامی مادر و بالیسر و
پس از آن با سیه را و پس از گشتن را و برادر بالاجی مذکور تا حالت تحریر که ۱۱۸۰
میگردد و از ابتدای سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و هجری که صبح آغاز ریاست

بدرگاه عالی آصفیاه نانی است در دفتر دوم ماثر آصفی و تکریمه آن مرقد است
زیر که این کارناجات تفصیلی دفتر جداگانه دارد و این محقق مشغول است
الحمد لله این چند اوراق و قالی که به بساط الغنائیم نامزد است در این
شهر جمادی الآخره سنه یک هزار و دصد و چهارده چهری دوشنبه مطابق
هجری ۱۰۱۴۰۰ به همراه انگریزی سنه یک هزار و دصد و نه عیسوی موافق بنفتم شهر
ماه رومی سنه دو هزار و یکصد یازده اسکندری مطابق یازدهم خرداد ماه قمری
سنه یک هزار و یکصد و شصت و نه یزدجردی از خانه سرای سیر شده شفیق
ذوبه دستم الله عیوبه حسن انجام که نیت اتمام گرفت - ترصد که مطالعه کنندگان
این اساطیر را تمسطور را بدعای خیر یاد آرند و جرم اختلاف روایت برناقل
نگذارند بالله التوفیق - **قطعه**

هزار و دصد و ده چار عیسوی شفیق من دوست این ماجراست
که تا صاحب دلی روزی بر جنت کند در حق این مسکین و دلگیر

سایه

LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

18J

DATE SLIP

9075.7

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of **one anna** will be charged for
each day the book is kept over time.

affirm.
~~RECEIVED~~
E. R.
1011

LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

7-18J

DATE SLIP

१०/५/५

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of **one anna** will be charged for
each day the book is kept over time.

10-11-10

10-11-10

10-11-10

affm.
~~RECEIVED~~
SGR

SGR

1011

SGR

